پانچواں حصہ

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام ابواب	نمبر شمار
۸۵	اللہ (ذات)	907
۸۶	اسماء الحسنٰی	916
۸۷	الحکیم	924
۸۸	قادر	934
۸۹	خالق	941
۹۰	رحمت	948
۹۱	ربوبیت	960
۹۲	رزاقیت	967
۹۳	غفار	982
۹۴	نعمت	987
۹۵	فضل	990
۹۶	قریب	993
۹۷	المصور	996
۹۸	الغنی	998
۹۹	الجبار	1004
۱۰۰	القہار	1007
۱۰۱	المنتقم	1009
۱۰۲	عرش و کرسی	1011
۱۰۳	حمد	1013
۱۰۴	کائنات	1027
۱۰۵	ملائکہ	1040
۱۰۶	ابلیس و شیطان	1047
۱۰۷	جن	1064
۱۰۸	انسان	1069
۱۰۹	خلیفہ	1087

اللہ

اللہ کی ذات

اَلِہَ کے معنے ہیں متحیر ہونا اور اَلَہَ یَاْلُہُ کے معنے ہیں کسی کو پناہ دینا۔ امان میں لینا چنانچہ اِلٰہٌ کے معنے ہوں گے ایسی ہستی جس سے خطرات میں پناہ حاصل کی جائے جس سے مشکلات دور کرنے کی استدعا کی جائے۔ اور جس کی عظمت وبلندی کے تصور سے انسان متحیر ہو جائے۔

قرآن کریم میں لفظ اللہ خدا کے لئے استعمال ہوا ہے قرآن کی رو سے اللہ وہ بلند وبالا ہستی ہے جو انسانی نگاہوں سے پوشیدہ ہے جس کی عظمتوں کے سامنے انسانی عقل وادراک متحیر رہ جاتے ہیں جس کا اقتدار تمام کائنات پر چھایا ہوا ہے۔

جہاں تک اللہ کی ذات کا تعلق ہے ہم اس کی ماہیت اور کیفیت کے متعلق کچھ نہیں جان سکتے ایک محدود ذہن کسی لا محدود ذات کا ادراک نہیں کر سکتا۔ البتہ قرآن حکیم میں اللہ تعالی کی جن صفات کا ذکر آیا ہے ان سے ہم اللہ کے متعلق اپنی ذہنی استعداد کے مطابق اندازہ کر سکتے ہیں۔

اللہ کی اطاعت : اللہ سے انسان کا تعلق اس کے قوانین کے ذریعے سے ہے۔ لہٰذا اللہ کی اطاعت بھی اس کے قوانین کی اطاعت سے ہی کی جا سکتی ہے چنانچہ اَطِيْعُوا اللّٰهَ کے معنی ہوں گے۔ اللہ کے قوانین کی اطاعت کرو۔ اسی طرح کائنات میں جو کچھ ہوتا ہے سب اسی کے قانون کے ماتحت ہوتا ہے لہٰذا قرآن کریم میں جہاں یہ آئے گا کہ "اللہ یوں کرتا ہے" تو اس کا مفہوم یہ ہوگا کہ اللہ کے قانون کے مطابق اس طرح ہوتا ہے عَالمِ امر میں بھی اسی کا قانون کار فرما ہے اور عالمِ خلق میں بھی یہ قوانین اس نے اپنی مشیت سے

بنائے ہیں۔ اور اسی کی قدرت سے یہ قوانین نافذالعمل اور کارفرما ہیں یہی وہ سُنَّۃُ اللّٰہِ ہے جس میں کبھی تبدیلی نہیں آتی۔

اللہ پر ایمان :اللہ کا جو تصور قرآن حکیم میں دیا گیا ہے اس تصور کے مطابق اللہ کے ماننے کو اللہ پر ایمان کہا جائے گا اس کے علاوہ جو لوگ اپنے اپنے تصور کے مطابق اللہ کو مانتے ہیں اسے اللہ پر ایمان نہیں کہا جا سکتا یہ بڑی اہم حقیقت ہے جسے اچھی طرح سمجھ لینا ضروری ہے "خدا پرستی" اور نیک عملی وہی درست ہے جو قرآنی تعلیمات کے مطابق ہو نہ کہ وہ جو مختلف افراد، اقوام یا مذاہب کے اپنے اپنے تصور کے مطابق ہو قرآن کے مطابق اس لئے کہ اللہ کی طرف سے وحی کی ہوئی کتب میں سے صرف یہی ایک کتاب ہے جو اس وقت دنیا میں اپنی اصل حالت میں موجود ہے۔

o

واحد ہے

وَمَامِنْ اِلٰہٍ اِلَّا اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ۵/۷۳ اور اللہ کے سوا کوئی اور خدا نہیں جو صرف واحد ہے

نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے

قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ کہو اللہ صرف ایک ہے اور وہ خود مکتفی ہے

لَمْ یَلِدْ ۝ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ نہ اسکی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے،

کُفُوًا اَحَدٌ ۝ ۱۱۲/۱-۴ . نہ اسکا کوئی ہم سر ہے نہ مثیل و نظیر۔

اگر اللہ ایک سے زائد ہوتے

مَا اتَّخَذَاللّٰہُ مِنْ وَّلَدٍ اللہ کی کوئی اولاد نہیں ہے

وَّ مَا کَانَ مَعَہٗ مِنْ اِلٰہٍ اور نہ اسکے ساتھ کوئی اور خدا ہے

اِذًا لَّذَھَبَ کُلُّ اِلٰہٍ بِمَا خَلَقَ اگر ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوق کو الگ

وَلَعَلَا بَعۡضُهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍؕ　کر کے ایک دوسرے پر چڑھائی کر دیتے

سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ۙ۝ ۲۳/۹۱　لہٰذا اللہ کی ذات ان تصورات سے بہت بلند ہے۔

اگر مزید اللہ بھی ہوتے

لَوۡ كَانَ فِيۡهِمَاۤ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ　کائنات میں اگر اللہ کے سوا اور خدا بھی ہوتے تو

لَفَسَدَتَا ۚ ۲۱/۲۲　یہاں فساد بپا ہو جاتا۔

کچھ بھی اس کی مثل نہیں

لَيۡسَ كَمِثۡلِهٖ شَىۡءٌ ۚ ۴۲/۱۱　کوئی بھی اس کی مثل نہیں ہے۔

اوّل و آخر، ظاہر و باطن وہی ہے

هُوَ الۡاَوَّلُ وَالۡاٰخِرُ　سب سے پہلے بھی وہی تھا اور سب سے آخر بھی وہی ہو گا

وَالظَّاهِرُ وَالۡبَاطِنُ ۚ ۵۷/۳　ظاہر میں بھی وہی ہے اور باطن میں بھی وہی ہے۔

آسمانوں میں بھی وہی ہے اور زمینوں میں بھی وہی ہے

وَهُوَ الَّذِىۡ فِى السَّمَآءِ اِلٰهٌ　وہی ہے جو آسمانوں میں اللہ ہے

وَّفِى الۡاَرۡضِ اِلٰهٌ ؕ　اور وہی ہے جو زمینوں

وَهُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡعَلِيۡمُ ۝ ۴۳/۸۴　میں اللہ ہے اور وہی ہے حکمت والا علم والا۔

مشرق بھی اسی کا ہے اور مغرب بھی اسی کا

وَلِلّٰهِ الۡمَشۡرِقُ وَالۡمَغۡرِبُ ۚ　مشرق و مغرب سب اللہ ہی کے ہیں

فَاَيۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ ؕ لہٰذا تم جس طرف بھی رخ کرو گے اللہ کو اپنے سامنے پاؤ گے۔
اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ۝ ۲/۱۱۵ وہ بڑی وسعتوں والا اور بڑے علم والا ہے۔

پوری نوع انسانی کا اللہ

اِلٰهِ النَّاسِ ۝ ۱۱۴/۳ پوری نوع انسانی کا اللہ۔

وہ خدائے زِندہ

الۡحَيِّ الَّذِىۡ لَا يَمُوۡتُ ۲۵/۵۸ وہ خدائے زندہ جس کے لئے موت نہیں۔

وہ سب کو دیکھ رہا ہے لیکن اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا

لَا تُدۡرِكُهُ الۡاَبۡصَارُ وَهُوَ کوئی نگاہ اسے دیکھ نہیں سکتی اور اس کی نگاہیں سب دیکھ رہی ہیں
يُدۡرِكُ الۡاَبۡصَارَ‌ ۚ وَهُوَ اللَّطِيۡفُ ۔ وہ ایسا لطیف ہے کہ محسوسات کے دائرے میں آ ہی نہیں سکتا
الۡخَبِيۡرُ ۝ ۶/۱۰۳ لیکن ہر بات سے باخبر ہے۔

ہر کسی کے ساتھ ہے

وَهُوَ مَعَكُمۡ اَيۡنَ مَا كُنۡتُمۡ‌ ؕ وَاللّٰهُ تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے
بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ۝ ۵۷/۴ اور جو کچھ کرتے ہو اسے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

رگ جاں سے بھی زیادہ قریب

وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَيۡهِ مِنۡ حَبۡلِ انسان کی رگِ جاں سے بھی زیادہ

الْوَرِيْدِ ٥٠/١٦ اس کے قریب ہے۔

دِلوں کا حال جاننے والا

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ دیکھو تم خواہ اپنے دلوں کا حال چھپا کر رکھو خواہ

اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ط ٣/٢٩ اسے ظاہر کر دو اللہ کو سب معلوم ہوتا ہے۔

نگاہ کی خیانتوں سے بھی واقف

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ اللہ تمہاری نگاہ کی خیانتوں کو بھی جانتا ہے

وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ○ ٤٠/١٩ اور تمہارے دل کے رازوں سے بھی واقف ہے۔

علم غیب کا جاننے والا

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ علم غیب کی کنجیاں صرف اللہ کے پاس ہیں

لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ط ٦/٥٩ اس علم کو سوائے اس کے اور کوئی نہیں جانتا۔

ہر شے اس کے سامنے حاضر ہے

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٌ ○ ٣٤/٤٧ اور کائنات کی ہر شے اس کے سامنے حاضر ہے۔

ہر شے پر قادر

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ اور اللہ کو ہر شے پر

مُّقْتَدِرًا ○ ١٨/٤٥ قدرت حاصل ہے۔

سبقت لے جانے والوں سے بھی واقف اور پیچھے رہ جانے والوں سے بھی آگاہ

وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَقۡدِمِيۡنَ مِنۡكُمۡ دیکھو ہم ان کا حال بھی جانتے ہیں جو تم میں سبقت لے جانے والے
وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَاۡخِرِيۡنَ ۝ ۱۵/۲۴ ہیں اور انکے حال سے بھی واقف ہیں جو پیچھے رہ جانیوالے ہیں۔

تمام رازوں سے واقف

يَعۡلَمُ السِّرَّ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ ۲۵/۶ وہ آسمانوں اور زمین کے تمام رازوں سے واقف ہے۔

اللہ کی تخلیق اور اس کی قدرت و حکمت کی وسعت

وَلَوۡ اَنَّمَا فِى الۡاَرۡضِ	اللہ کی تخلیق اور اس کی قدرت و حکمت کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ تمام
مِنۡ شَجَرَةٍ اَقۡلَامٌ	روئے زمین کے درخت اگر قلم بن جائیں
وَّالۡبَحۡرُ يَمُدُّهٗ	اور تمام سمندر روشنائی میں تبدیل ہو جائیں
مِنۡۢ بَعۡدِهٖ سَبۡعَةُ اَبۡحُرٍ	اور انکے ساتھ متعدد سمندر اور شامل کر دیے جائیں
مَّا نَفِدَتۡ كَلِمٰتُ اللّٰهِ‌ؕ	تو بھی اللہ کی تخلیق اور قدرت و حکمت کی باتوں کا
اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ۝ ۳۱/۲۷	احاطہ نہ ہو سکے بلاشبہ اللہ بڑا ہی قوتوں اور حکمتوں کا مالک ہے۔

ہر شے اللہ کے احاطۂ علم میں ہے

وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدۡ اَحَاطَ بِكُلِّ شَىۡءٍ	کائنات کی ہر شے اللہ کے احاطۂ
عِلۡمًا ۝ ۶۵/۱۲	علم میں ہے۔

اس کے علم سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں

اِنَّ اللّٰہَ لَایَخۡفٰی عَلَیۡہِ شَیۡءٌ بلاشبہ اللہ کے علم سے کوئی شے پوشیدہ نہیں ہے۔
فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ۵/۳ خواہ وہ زمین میں ہو خواہ آسمان میں۔

قوانین فطرت کا خالق

وَیَعۡلَمُ مَا فِی الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ خشکیوں، تریوں میں جو کچھ ہے وہ سب اسکے علم میں ہے
وَمَاتَسۡقُطُ مِنۡ وَّرَقَۃٍ اِلَّا یَعۡلَمُھَا درخت سے گرنے والا کوئی پتا ایسا نہیں جس کا اسے علم نہ ہو
وَلَا حَبَّۃٍ فِیۡ ظُلُمٰتِ الۡاَرۡضِ زمین کی تاریکیوں میں دباہوا دانہ کب پھوٹے گا
وَلَا رَطۡبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اور کوئی تازہ یا خشک میوہ کب کھانے کے قابل ہوگا
اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ ۶/۵۹ یہ سب کچھ قانون فطرت کی کتاب میں واضح طور پر درج ہے۔

اس کا حُسنِ انتظام

وَاَحۡصٰی کُلَّ شَیۡءٍ عَدَدًا ۷۲/۲۸ اور اس کے پاس ہر چیز کے اعداد و شمار موجود ہیں۔

اور اس نے ہر شے کے لئے پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں

الَّذِیۡ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ اس پوری کائنات میں ہر جگہ اللہ ہی کا قانون کارفرما ہے
وَلَمۡ یَتَّخِذۡ وَلَدًا اور اس سلسلہ میں اسے اپنی امداد کیلئے نہ تو اولاد کی ضرورت ہے
وَّلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ شَرِیۡکٌ فِی الۡمُلۡکِ اور نہ اسکے اقتدار میں کوئی اور قوت ہی شریک ہے
وَخَلَقَ کُلَّ شَیۡءٍ اور اس نے ہر شے کو ایک خاص ترتیب دے کر پیدا کیا
فَقَدَّرَہٗ تَقۡدِیۡرًا ۲۵/۲ اور اسکے امکانات اور صلاحیتوں کے پیمانے مقرر کر دیئے۔

کائنات کی ہر شے اس کے پروگراموں کی تکمیل میں سرگرمِ عمل ہے

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ	اللہ کے متعین فرمودہ پروگرام کی تکمیل میں سرگرم عمل ہے ہر
مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ج	وہ شے جو کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں موجود ہے جلال وجمال،
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ز	قوت وحمد دونوں کا سرچشمہ اسی کی ذات ہے، اور اس نے ہر شے
وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ O ۶۴/۱	کیلئے پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں جن پر اس کا اپنا کنٹرول ہے

پوری کائنات پر اسی کی حکومت ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اس پوری کائنات پر حکومت صرف اللہ کی ہے

یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ط	اسی کے قانون کے مطابق تمہیں زندگی ملتی ہے اور موت بھی
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ	اور اللہ کے سوا کوئی بھی
وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ O ۹/۱۱۶	نہ تو تمہارا ولی ہے اور نہ مددگار۔

وہ مکمل ترین ذات

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج	وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی اور خدا نہیں
اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ	نہایت پاکیزہ حکمراں جس کی ذات مکمل ترین ہے
الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ	امن دینے والا، نگہبان اور غالب
الْجَبَّارُ	ہر بگاڑ کو قانون کے سانچوں میں جکڑ کر درست کرنیوالا
الْمُتَكَبِّرُ ط ۵۹/۲۳	اور تمام عظمتوں اور بڑائیوں کا مالک ہے۔

وہ عظیم ہستی

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج — اللہ کے سوا کوئی اور خدا نہیں

اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ج ۵ — ہمیشہ زندہ خود قائم اور قائم رکھنے والا

لَاتَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوْمٌ ط — اسے نہ کبھی اونگھ آتی ہے نہ نیند

لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط — اس کائنات میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے

مَنْ ذَاالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط — کوئی ایسا نہیں جو اس کی مرضی کے بغیر کسی بات کی سفارش کر سکے

یَعْلَمُ مَا بَیْنَ — اور وہ ہر اس بات کا علم رکھتا ہے

اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ج — جو اس کائنات کے سامنے ہے یا اسکے پیچھے ہے

وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ — اور کوئی ایسا نہیں جو اسکے علم کا احاطہ کر سکے

اِلَّا بِمَا شَآءَ ج — بجز اسکے کہ جو اسکے قانون مشیت کی رو سے مل جائے

وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج — اور اس کا علم و اقتدار اس پوری کائنات پر چھایا ہوا ہے

وَلَا یَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا ج — اور اس کی حفاظت و نگہبانی سے وہ کبھی تھکتا نہیں

وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۞ ۲/۲۵۵ — وہ بڑا بلند مرتبہ و عظیم ہے۔

اس کو فنا نہیں

کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا — کائنات کی ہر شے نے فنا ہو جانا ہے مگر صرف

وَجْھَہٗ ط ۲۸/۸۸ — اس ایک ذات نے باقی رہنا ہے جس کے لئے فنا نہیں۔

❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊

اِسمٌ

مادہ: س م و

اسم کے معنی ہیں کسی چیز کی علامت جس سے اسے پہچانا جائے، پھر نام کو بھی اسم کہتے ہیں۔ اس کی جمع 'اَسْمَاءٌ' ہے۔ اسم سے مسمّی پہچانا جاتا ہے۔

اَلْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی

کائنات میں حسن پیدا کرنے والی اللہ کی صفات

قرآن کریم میں ہے " وَ لِلّٰهِ الْاَ سْمَآ ءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا" ۷/۱۸۰ "صفاتِ خداوندی پورا پورا حسن و توازن لئے ہوئے ہیں 'لہٰذا اللہ کو انہیں کے مطابق پکارو۔" یعنی اللہ کے متعلق وہی تصور درست ہے جو ان صفات کے مطابق قائم ہو۔

اللہ کی صفات مختلف ہیں جو اس کی ذات میں ایسے مکمل توازن و اعتدال کے ساتھ سموئی ہوئی ہیں کہ ان کا نتیجہ ہمیشہ حسن آمیز ہوتا ہے ان کا جہاں بھی مظاہرہ ہوگا وہاں حسن پیدا ہو جائے گا۔ اس اعتبار سے انہیں اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی کہا گیا ہے اور انسان سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ کے رنگ میں رنگ لے یعنی اپنے اندر علےٰ حدِ بشریت اللہ کی صفات پیدا کرتا جائے۔ اس سے اس کی ذات میں بھی حسن و توازن پیدا ہوتا جائے گا اور تاکید کی کہ ان صفات کے پیدا کرنے میں اعتدال و توازن کا خیال رکھنا اور کسی ایک صفت کو لے کر افراط و تفریط کی طرف نہ نکل جانا ورنہ زندگی کا توازن کھو دو گے۔

قرآن کی تعلیمات کا مقصد یہ ہے کہ انسان حسن پیدا کرے، خود اپنی ذات میں، دوسرے انسانوں میں اور خارجی کائنات میں یہ چیز اپنا بدلہ آپ ہو گی۔ جہاں دیکھو کہ توازن بگڑ رہا ہے اسے درست

کردو۔ اس سے بگاڑ خود بخود دور ہو جائے گا۔ خارجی کائنات میں علم و تحقیق کی رو سے حسین اضافے کرتے جاؤ۔ تمہاری یہ کوششیں اپنا بدلہ آپ ہوں گی۔ حسن پیدا کرنے کا نتیجہ یہ ہو گا کہ حسن پیدا ہو جائے گا یعنی بگڑا ہوا توازن درست ہو جائے گا۔ زندگی کا مقصود یہی ہے۔ یعنی تخلیق حسن اور اللہ کی ذات وہ ہے جس میں حسن اپنی انتہا تک پہنچا ہوا ہے۔ اسی لئے انسانی ذات کی صحیح صحیح نشوونما اور تکمیل کا خارجی معیار اللہ کی ذات ہے جس کا تعارف قرآن نے کرایا ہے۔

اللہ کی حسین و متوازن صفات، اس کی ذات کے مختلف پرتو ہیں

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ	اس کائنات میں اللہ کے سوا کوئی اور صاحب اقتدار ہستی نہیں
لَهُ الْاَسْمَآءُ	اس کی تمام صفات (جو قرآن میں مذکور ہیں)
الْحُسْنٰی ۝ ۲۰/۸	انتہائی حسن و توازن کے ساتھ اس کی ذات کے مختلف پرتو ہیں۔

الاسماء الحسنٰی اللہ کی ذات کے حسن زیبائی کے مختلف گوشے ہیں

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا	کہو اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ اللہ کو اللہ کہہ کر پکارو یا
الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا	رحمٰن کہہ کر اسے جس نام سے بھی پکارو ٹھیک ہے
فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ؕ ۱۷/۱۱۰	یہ سب اسی ذات کے حسن و زیبائی کے مختلف گوشے ہیں۔

ہر چیز کی تخلیق میں حسن و توازن

الَّذِیْٓ اَحْسَنَ	اور اللہ نے حسن و توازن پیدا کیا
كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ۳۲/۷	ہر چیز کی تخلیق میں۔

کائنات کی بلندیوں میں حسن

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ	ہم نے فضا کی بلندیوں میں ابھرے ہوئے کرے پھیلار کھے ہیں
زَیَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِیْنَ ۝ ۱۵/۱۶	اور ان میں دیکھنے والوں کے لئے حسن و زینت ہے۔

کواکب کا حسن

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا	ہم نے آراستہ کیا آسمانِ دنیا کو
بِزِيْنَةِ ۨ الْكَوَاكِبِ ٥ۙ ٣٧/٦	کواکب کے حسن وزینت سے۔

فضائے آسمانی میں میناکاری

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ	کیا ان لوگوں نے کبھی نظر نہیں ڈالی اپنے اوپر فضائے آسمانی
فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا	کی پہنائیوں میں کہ ہم نے اسے کس طرح بنایا
وَزَيَّنّٰهَا ٥٠/٦	اور اس چھت پر کیسی حسین میناکاری کر رکھی ہے۔

روئے زمین کی ہر چیز میں حسن وزینت

مَا عَلَى الْاَرْضِ	دیکھو روئے زمین پر جو کچھ بھی ہے اسے ہم نے زمین
زِيْنَةً لَّهَا ١٨/٧	اور اس پر رہنے والوں کے لئے وجہ حسن وزینت بنایا ہے۔

زمین پر خوشنما مناظر کا حسن

وَتَرَى الْاَرْضَ	تم زمین کی حالت پر غور کرو کہ وہ
هَامِدَةً	کس طرح خشک اور ویران پڑی ہوتی ہے
فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ	پھر جب ہم اس پر بارش برساتے ہیں
اهْتَزَّتْ	تو وہ اچانک لہلہانے لگتی ہے
وَرَبَتْ وَاَنْبَتَتْ	اور اس کی روئیدگی روزبروز ابھرتی چلی جاتی ہے
مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ٥ ٢٢/٥	اور اس طرح خوشنما مناظر کی ایک دنیا ظہور میں آجاتی ہے۔

انسانی تخلیق میں حسن

اَلَّذِیۡ خَلَقَکَ	اللہ وہ ہے جس نے تمہاری تخلیق کی
فَسَوّٰکَ	اور مختلف مراحل سے گزار کر تمہاری نک سک درست کی
فَعَدَلَکَ ۙ	تمہیں متناسب بنایا
فِیۡۤ اَیِّ صُوۡرَۃٍ	اور نہایت موزوں و مناسب پیکر عطا کیا
مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ ۸۲/۷-۸	اپنے قانون مشیت کے مطابق۔

انسانی پیکر میں حسن

اَللّٰہُ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ	اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے
الۡاَرۡضَ قَرَارًا	زمین کو رہنے کے قابل بنایا
وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً	اور اوپر فضا کی چھتری تان دی
وَّصَوَّرَکُمۡ	پھر اس نے تمہیں زندگی کا پیکر عطا کیا
فَاَحۡسَنَ صُوَرَکُمۡ ۴۰/۶۴	جو بہترین حسن و تناسب کا مظہر ہے۔

انسانی معاشرہ میں حسن پیدا کرنے کے لئے

قُلۡ یٰعِبَادِ الَّذِیۡنَ	میرے ان بندوں سے کہو
اٰمَنُوا	جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے کہ وہ
اتَّقُوۡا رَبَّکُمۡ ؕ	اپنے پروردگار کے قوانین کی پوری پوری پیروی کریں کیونکہ
لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوۡا	جو لوگ ان قوانین کے مطابق اپنے معاشرے کو حسین و متوازن بنائینگے

فِیۡ هٰذِهِ الدُّنۡیَا حَسَنَةٌ ؕ	ان کی یہ دنیا حسین و خوشگوار ہو جائے گی
وَاَرۡضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ	دیکھو اللہ کی زمین وسیع ہے لہٰذا دنیا کا جو خطہ بھی
اِنَّمَا یُوَفَّی	قیامِ نظامِ خداوندی کے لئے سازگار ہو وہاں جاکر
الصّٰبِرُوۡنَ	صبر و استقامت سے اس کے لئے جدوجہد کرو تمہاری استقامت
اَجۡرَهُمۡ بِغَیۡرِ حِسَابٍ ○ ۳۹/۱۰	کا نتیجہ تمہارے وہم و گمان سے بھی بڑھ کر نکلے گا۔

اس کائنات کی ساری مشینری اسلئے سرگرم عمل ہے کہ یہاں حسن و توازن پیدا ہو جائے

وَلِلّٰهِ مَافِی	اللہ کے قانون کے مطابق سرگرم عمل ہے
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ۙ	کائنات کی بلندیوں و پستیوں کی ساری مشینری
لِیَجۡزِیَ الَّذِیۡنَ	تاکہ جو لوگ زندگی میں ناہمواریاں اور برائیاں پیدا کر لیتے ہیں
اَسَآءُوۡا بِمَا عَمِلُوۡا	ان کے اعمال کے نتائج اس کے مطابق نکلیں
وَیَجۡزِیَ الَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوۡا	اور جو لوگ زندگی میں حسن و توازن پیدا کر لیتے ہیں
بِالۡحُسۡنٰی ○ۚ ۵۳/۳۱	ان کے اعمال کے نتیجہ میں حسن و توازن پیدا ہو جائے۔

حسن و توازن پیدا کرنے کی کوششوں میں اللہ کی مدد

لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوا	جو لوگ اپنی ذات اور معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرتے ہیں
الۡحُسۡنٰی وَزِیَادَةٌ ؕ	اُن کے اس حسن میں اور اضافہ کر دیا جاتا ہے
وَلَا یَرۡهَقُ وُجُوۡهَهُمۡ	اور ان کا معاشرہ روسیاہیوں اور
قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ	ذلتوں کے عذاب سے محفوظ ہو جاتا ہے

اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ ۚ	اور ایک ایسی جنت میں تبدیل ہو جاتا ہے
هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝ ۱۰/۲۶	جس پر کبھی خزاں نہیں آتی۔

حسن پیدا کرنے کی کوششوں سے بھی زیادہ نتائج

مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ	جو لوگ اپنی ذات اور معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کریں گے
فَلَهٗ خَيۡرٌ مِّنۡهَا ۚ ۲۷/۸۹	انہیں انکی کوششوں سے بھی زیادہ خوشگواریاں حاصل ہوں گی۔

حسن پیدا کرنے کی کوششوں کا نتیجہ دو چند

وَاِنۡ تَكُ حَسَنَةً	جو کوئی معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرے گا
يُّضٰعِفۡهَا ۴/۴۰	تو اللہ اس کی کوششوں کو دو چند کر دے گا۔

اللہ کے قوانین کی اطاعت میں دنیاوی واخروی زندگی حسین ہو جاتی ہیں

وَقِيۡلَ لِلَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا	اہل ایماں سے جب پوچھا جاتا ہے کہ
مَاذَآ اَنۡزَلَ رَبُّكُمۡ ؕ	تمہارے رب نے تمہاری طرف کیا نازل کیا تو وہ
قَالُوۡا خَيۡرًا ؕ	کہتے ہیں "خیر" یعنی زندگی کے ہر پہلو میں بہتری اور نفع بخشیاں
لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا فِىۡ	جو لوگ اس کے مطابق اپنی دنیاوی زندگی کو حسین و
هٰذِهِ الدُّنۡيَا حَسَنَةٌ ؕ	خوشگوار بنالیں گے ان کی یہ دنیا بھی حسین ہو جائے گی
وَلَدَارُ الۡاٰخِرَةِ خَيۡرٌ ؕ ۱۶/۳۰	اور ان کی آخرت بھی بہترین۔

ظلم کی روش کو بدل کر حسن پیدا کرو

مَنۡ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ	جس نے ظلم کی روش اختیار کی پھر اسے بدل کر

حُسۡنًا ۚ — اپنے اندر حسن و توازن پیدا کر لیا
بَعۡدَ سُوۡٓءٍ — اس بُری روش کے بعد
فَاِنِّیۡ غَفُوۡرٌ — تو اللہ کا قانون اسے تحفظ دے گا
رَّحِیۡمٌ ۝ ۲۷/۱۱ — اور اس کی نشو و نما برابر ہوتی رہے گی۔

معاشرہ میں معاشی توازن کے ذریعے سے حسن

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ — دیکھو اللہ کا قانون مکافات اجر ضائع نہیں کرتا ان لوگوں کا
الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۝ۙ — جو معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرتے ہیں
وَلَا یُنۡفِقُوۡنَ نَفَقَةً — یہ لوگ اس مقصد کے حصول کے لئے اپنا مال وقف کر دیتے ہیں
صَغِیۡرَةً وَّلَا کَبِیۡرَةً — قطع نظر اس کے کہ ان کے پاس مال کم ہے یا زیادہ ہے
وَّلَا یَقۡطَعُوۡنَ وَادِیًا — یا اس سلسلہ میں جو منزل بھی وہ قطع کرتے ہیں
اِلَّا کُتِبَ لَهُمۡ — ان سب کے نتائج مرتب ہوتے چلے جاتے ہیں
لِیَجۡزِیَهُمُ اللّٰهُ — تاکہ اللہ کا قانون مکافات انہیں
اَحۡسَنَ — حسین ترین جزا دے
مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ۝ ۱۲۱-۱۲۰/۹ — ان کاموں کی جو انہوں نے اس سلسلہ میں کیے۔

معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کر لینے سے ناہمواریاں خود بخود دُور ہو جائیں گی

اِنَّ الۡحَسَنٰتِ — دیکھو اگر تم اپنی ذات اور معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرلو
یُذۡهِبۡنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ۱۱۴/۱۱ — گے تو اس کی ناہمواریاں و خرابیاں خود بخود دور ہو جائیں گی۔

حسن پیدا کرنے کا اجر ملتا ہے

وَ اِنْ تُحْسِنُوْا	اگر تم اپنی ذات اور معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرو گے
وَ تَتَّقُوْا	اور اللہ کے قوانین کی پیروی کرو گے
فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ	تو اللہ کا قانون مکافات تمہیں اس کا اجر دے گا
بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ○ ۴/۱۲۸	کیونکہ وہ تمہارے ہر عمل سے باخبر ہوتا ہے۔

اور حسن پیدا کرنے کے لئے اپنے اندر اللہ کی صفات پیدا کرو

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى	اللہ کی صفات جو کامل حسن و توازن کی مظہر ہیں
فَادْعُوْهُ بِهَا ص	اپنے اندر اجاگر کرتے جاؤ اور اس میں اعتدال و توازن کا خیال رکھو
وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ	اور ان کی طرح نہ ہو جانا جو کسی ایک کی صفت کو لے کر افراط کی
فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ط سَيُجْزَوْنَ	طرف نکل جاتے ہیں اور یوں زندگی کا توازن کھو دیتے ہیں
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ ۷/۱۸۰	اور اس طرح اپنے کئے کا نتیجہ بھگتتے رہتے ہیں۔

اور اپنے آپ کو اللہ کے رنگ میں رنگ دو

صِبْغَةَ اللّٰهِ ج	اللہ کا رنگ اختیار کرو
وَمَنْ اَحْسَنُ	اور کس کا رنگ بہتر ہو سکتا ہے
مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ز ۲/۱۳۸	اللہ کے رنگ سے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

الحکیم

اَلْحِکْمَۃُ کے معنے ہیں فیصلہ میں عدل و انصاف کو ملحوظ رکھنا۔ یعنی ہر ایک کے حقوق کی حدیں مقرر کر کے کسی کو ان سے تجاوز نہ کرنے دینا۔ اسی لئے حَکِیْمٌ اس کو بھی کہتے ہیں جو ہر چیز کو صحیح تناسب د توازن کے ساتھ ہر تقاضے کو ملحوظ رکھتے ہوئے نہایت حسن و اتقان کے ساتھ بنائے یا معاملات کو اس طرح انجام دے۔

اللہ کو حَکِیْمٌ کہا گیا ہے ۲/۳۲ کیونکہ وہ کائنات کو ٹھیک ٹھیک راستہ پر چلاتا ہے، ہر شے کو صحیح اندازے اور تناسب کے مطابق پیدا کرتا ہے اور اپنے قانون کی لگام سے ہر شے کو متحد کئے ہوئے ہے۔

قرآن کو بھی حَکِیْمٌ کہا گیا ہے ۲/۳۶ کیونکہ وہ ہر شے کا صحیح مقام متعین کر کے کسی کو ان حدود سے آگے نہیں بڑھنے دیتا۔ تمام اخلاقی امور میں صحیح فیصلے کرتا ہے۔

قرآن کریم میں کِتَابٌ کے ساتھ حِکْمَۃ کا لفظ بھی آیا ہے "وَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ ۴/۱۱۳ "اللہ نے تمہاری طرف قانون اور اس کی حکمت نازل کی"۔ دوسری جگہ ہے وَیُعَلِّمُکُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ ۲/۱۵۱ "اللہ نے تمہیں قانون اور اس کی حکمت کی تعلیم دی"۔

کتاب کے معنی ہیں قانون اور حکمت کے معنی ہیں اس قانون کی مصلحت یا غایت و علت۔ یہ حِکْمَۃٌ ہی ہے جو بتاتی ہے کہ قانون کی غایت کیا ہے اس کا متعین راستہ کونسا ہے اور وہ کس روش پر

انسانوں کو چلانا چاہتا ہے اگر اللہ کا یہ مقصد ہو تا کہ اس کے قانون کو مستبدانہ انداز سے ڈنڈے کے زور پر اندھادھند منوایا جائے تو پھر صرف قانون (کتاب) کی ضرورت تھی لیکن چونکہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ اس کے قوانین کی اطاعت علیٰ وجہ البصیرت اور بطیب خاطر، دل کی پوری رضامندی کے ساتھ کی جائے 'لہٰذا ضروری تھا کہ قوانین کے ساتھ ان کی حکمت یا مقصد 'غایت' مصلحت بھی ساتھ ہی واضح کر دی جائے۔ لہٰذا کتاب کے ساتھ حکمت بھی دی گئی۔

حکمت کو وحی کے ذریعے نازل کرنے میں ایک بہت بڑا مقصد تھا۔ اللہ نے قوانین اس لئے دیئے کہ ان کا نتیجہ مرتب ہو یعنی اس کے قوانین مقصود بالذات نہیں بلکہ ایک نتیجہ پیدا کرنے، ایک مقصد حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں اگر اللہ کی طرف سے قوانین مل جاتے اور یہ نہ بتایا جاتا کہ ان قوانین پر عمل کرنے سے نتیجہ کیا نکلے گا تو ہو سکتا ہے کہ ہم ان قوانین پر اپنے طور پر عمل کر کے مطمئن ہو کر بیٹھ جاتے کہ اللہ کا منشا پورا ہو گیا لہٰذا اللہ نے ایسا نہیں کیا۔ اس نے قوانین دیئے اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ ان قوانین پر عمل کرنے کا نتیجہ کیا ہو گا لہٰذا ہمیں ہر وقت یہ دیکھنا ہو گا کہ ان قوانین سے اللہ کا متعین کردہ نتیجہ برآمد ہو رہا ہے یا نہیں اگر برآمد ہو رہا ہے تو پھر ان قوانین پر عمل بھی ٹھیک ہو رہا ہے لیکن اگر ان سے وہ نتیجہ نہیں نکلتا تو پھر ہمیں رک کر اپنے عمل کا جائزہ لینا ہو گا کہ ہم سے کہاں غلطی ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے ان قوانین سے ان کا متعین نتیجہ برآمد نہیں ہو رہا۔ مثلاً قرآن کریم میں صلوٰۃ کے متعلق ہے کہ

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ط اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡهٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡكَرِ ط ۲۹/۴۵ اس میں اَقِمِ الصَّلٰوۃَ (صلوٰۃ قائم کرو) حکم' قانون (کِتَابٌ) ہے اور دوسرا حصہ کہ صلوٰۃ سے فحشا اور منکر کی روک تھام ہو جائے گی اس کی حکمت یا غرض و غایت ہے اگر ہماری مروجہ صلوٰۃ سے یہ نتیجہ برآمد نہیں ہوتا تو ہمیں سوچنا ہو گا کہ ہم سے کہاں غلطی ہو رہی ہے اس لئے کہ یہ نتیجہ بھی خود اللہ ہی کا بتایا ہوا ہے جو کبھی غلط نہیں ہو سکتا لہٰذا ہماری مروجہ صلوٰۃ کا وہ نتیجہ نہیں نکل رہا جو اللہ نے بتایا ہے تو ضرور اس میں کوئی مغالطہ ہے جس کی ہمیں تلاش کرنی چاہئے۔

اللہ کے نظام (دین) میں ہر قانون اپنا متعین نتیجہ مرتب کرتا چلا جاتا ہے یہ مقصد تھا کِتَابٌ'

کے ساتھ حکمت کے منزل مِنَ اللّٰہَ ہونے کا۔

نبی اکرم ﷺ کے متعلق قرآن میں فرمایا گیا۔ یَتلُوا عَلَیھِم اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیھِم وَیُعَلِّمُھُمُ الکِتٰبَ وَالحِکمَۃَ ۶۲/۲ "یہ رسول تمہارے سامنے اللہ کے قوانین پیش کرتا ہے اور ان کے ذریعہ سے تمہاری ذہنی تربیت' کردار سازی اور روحانی نشوونما کرتا ہے اور تمہیں اللہ کے قوانین کی تعلیم دیتا اور ان کی حکمت بتاتا ہے" اس تعلیم و حکمت سے امت کو یہ سکھانا مطلوب ہے کہ وہ بھی مختلف ادوار و حالات میں قرآنی تعلیمات سے ذہنی تربیت، کردار سازی اور روحانی نشوونما حاصل کرتی رہے اور ان تعلیمات کی حکمت سے انسانی ذات اور معاشرہ کو حسین و متوازن بناتی چلی جائے۔

o

اللہ الحکیم

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ	اللہ کے متعین کردہ پروگرام کی تکمیل میں سرگرم عمل ہے
مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الاَرضِ	ہر وہ چیز جو کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں موجود ہے
المَلِکِ القُدُّوسِ	اللہ وہ ہے جس کے اقتدار کی وسعت لاانتہا ہے
العَزِیزِ	اور جسے ہر شے پر پورا پورا غلبہ حاصل ہے
الحَکِیمِ o	اور یہ غلبہ یکسر حکمت پر مبنی ہے
ھُوَالَّذِی بَعَثَ	وہی اللہ ہے جس نے اپنا رسول بھیجا ان لوگوں میں
فِی الاُمِّیّٖنَ رَسُولًا مِّنھُم	جنہیں اس سے پہلے آسمانی کتاب نہیں ملی تھی
یَتلُوا عَلَیھِم اٰیٰتِہٖ	یہ رسول ان کے سامنے اللہ کے قوانین پیش کرتا ہے
وَیُزَکِّیھِم	اور ان کے ذریعہ سے ان کی مضمر صلاحیتوں کی نشوونما کرتا ہے
وَیُعَلِّمُھُمُ الکِتٰبَ	وہ انہیں اللہ کے نظام و قوانین کی تعلیم دیتا

وَالۡحِکۡمَةَ ۗ	اور ان کی غرض وغایت وحکمت سمجھاتا ہے
وَاِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ	حالانکہ یہ لوگ اس سے قبل
لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۙ	کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا تھے
وَّ اٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ	بہر حال اس رسول ﷺ کی بعثت ان لوگوں تک محدود نہیں
لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ ؕ	یہ بعد میں آنے والوں کے لئے بھی ہے یعنی عالمگیر انسانیت کیلئے
وَهُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۝ ۳۔۱/۶۲	اور یہ سب کچھ اللہ کے غلبہ وحکمت کی بنا پر ہے۔

وَاللّٰهُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ

یُرِیۡدُ اللّٰهُ لِیُبَیِّنَ لَکُمۡ	اللہ چاہتا ہے کہ تمہیں بتائے
وَ یَهۡدِیَکُمۡ سُنَنَ	اور تم پر ان کامیاب لوگوں کی راہ کھول دے
الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ	جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں
وَ یَتُوۡبَ عَلَیۡکُمۡ ؕ	اور تم پر اپنی رحمتیں لوٹا دے
وَاللّٰهُ عَلِیۡمٌ	اللہ سب کچھ جانتا ہے
حَکِیۡمٌ ۴/۲۶	اور اپنے تمام اصول وقوانین میں حکمت رکھتا ہے۔

اللہ کی حکمت کی نشانیاں اہل علم وعقل ہی کو نظر آسکتی ہیں

تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ	یہ ضابطۂ ہدایت اس اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے
الۡعَزِیۡزِ	جو بڑا ہی غلبہ واقتدار کا مالک
الۡحَکِیۡمِ ۝	اور صاحب حکمت وتدبر ہے

اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	اس کے غلبہ و حکمت کی نشانیاں
لَاٰیٰتٍ	صحن کائنات میں ہر طرف بکھری پڑی ہیں
لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۝ؕ	لیکن یہ انہی کو نظر آسکتی ہیں جو اس کے قوانین پر یقین رکھیں
وَ فِیۡ خَلۡقِکُمۡ وَمَا یَبُثُّ	خود انسان اور دیگر ذی حیات کی تخلیق میں بھی
مِنۡ دَآبَّۃٍ اٰیٰتٌ	اس کی حکمت کی نشانیاں موجود ہیں
لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ ۝ۙ	ان لوگوں کے لئے جو اس کے قوانین پر یقین رکھتے ہیں
وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّہَارِ	دن رات کی گردش میں
وَمَآ اَنۡزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ	اور بادلوں سے برسائی جانے والی
مِنۡ رِّزۡقٍ	بارش میں
فَاَحۡیَا بِہِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا	جو زمین مردہ کو از سر نو زندگی عطا کر دیتی ہے
وَ تَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ	اور ہواؤں میں جو سمت بدلتی رہتی ہے
اٰیٰتٌ	اللہ کی حکمت کی نشانیاں موجود ہیں
لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ۝ ۵-۳/۴۵	ان لوگوں کے لئے جو عقل وبصیرت سے کام لیتے ہیں۔

''اللہ العزیز الحکیم'' نے قرآن نازل کیا

تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ	یہ ضابطہ قوانین اس اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے
مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ	جو ہر شے پر غالب ہے
الۡحَکِیۡمِ ۝ ۱/۳۹	اور تمام سلسلہ کائنات کو نہایت حکمت و تدبر سے چلا رہا ہے۔

اللہ نے تمہاری طرف کتاب اور حکمت نازل کی

وَاَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ	اللہ نے تمہاری طرف اپنے قوانین نازل کیے
وَالۡحِكۡمَةَ	اور ان کی حکمت و غرض و غایت بھی بتادی
وَعَلَّمَكَ	اور اس طرح تمہیں وہ کچھ سکھادیا
مَالَمۡ تَكُنۡ تَعۡلَمُ ؕ ۴/۱۱۳	جو تم (تنہا عقل سے) نہیں سیکھ سکتے تھے۔

قرآن امر حکیم ہے

وَالۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ۙ	یہ واضح ضابطۂ حیات اپنی صداقت پر آپ شاہد ہے۔
اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةٍ	اس کا نزول ایک ایسے تاریک دور میں ہوا
مُّبٰرَكَةٍ	جو ساری دنیا کے لئے صد ہزار برکات و سعادت کا موجب بن گیا
اِنَّا كُنَّا	یہ ہمارے پروگرام کا حصہ ہے جو ہم شروع سے نوع انسان کو
مُنۡذِرِيۡنَ ۝	ان کی غلط روش کے نتائج سے آگاہ کرتے چلے آرہے ہیں
فِيۡهَا يُفۡرَقُ كُلُّ	اس میں غلط امور سے جدا کر دیے گئے ہیں
اَمۡرٍ حَكِيۡمٍ ۙ ۴۴/۲-۴	وہ امور جو آسمانی حکمت پر مبنی ہیں۔

قرآن میں حکمت بالغہ ہے

وَلَقَدۡ جَآءَهُمۡ مِّنَ الۡاَنۡۢبَآءِ	قرآن کریم نے لوگوں کے سامنے وہ حالات بیان کر دیے ہیں
مَافِيۡهِ مُزۡدَجَرٌ ۙ	جن میں کافی سامان عبرت ہے
حِكۡمَةٌ ۢ بَالِغَةٌ ۵۴/۴-۵	اور حکمت بالغہ ہے

"الکتاب الحکیم" کے قوانین

تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ	یہ قوانین اس ضابطۂ حیات کے ہیں
الۡحَكِيۡمِ ۙ	جو سراسر حکمت پر مبنی ہے
هُدًى	اس میں ان لوگوں کے لئے ہدایت ورہنمائی ہے
وَّ رَحۡمَةً	اور ان کی انسانی صلاحیتوں کی نشوونما کا سامان ہے
لِّلۡمُحۡسِنِيۡنَ ۙ ۳۔۲/۳۱	جو حسین و متوازن انداز سے زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔

اللہ الحکیم کے نازل کردہ قرآن کا باطل قوتیں کچھ نہیں بگاڑ سکتیں

وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ	یہ قرآن ایسا ضابطۂ حیات ہے
عَزِيۡزٌ ۙ	جس نے آخر الامر غالب آکر رہنا ہے
لَّا يَاۡتِيۡهِ الۡبَاطِلُ مِنۡۢ بَيۡنِ	باطل کی قوتیں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں
يَدَيۡهِ وَلَا مِنۡ خَلۡفِهٖ ؕ	وہ خواہ آگے سے حملہ کریں یا پیچھے سے
تَنۡزِيۡلٌ مِّنۡ	کیونکہ یہ اس اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے
حَكِيۡمٍ	جو بہترین حکمت و تدبر کا مالک ہے
حَمِيۡدٍ ۝ ۴۲۔۴۱/۴۱	اور ہر قسم کی حمد و ستائش کا حامل۔

ہمارا رسول تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور اس کی حکمت بتاتا ہے

اَرۡسَلۡنَا فِيۡكُمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡكُمۡ	ہم نے تمہاری طرف تم میں سے یہ رسول بھیجا ہے
يَتۡلُوۡا عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِنَا	جو تمہارے سامنے ہمارے قوانین پیش کرتا

وَيُزَكِّيْكُمْ	اور انکے ذریعہ سے تمہاری ذہنی تربیت اور روحانی نشوونما کرتا ہے
وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ	وہ تمہیں قرآنی احکام و قوانین کی تعلیم دیتا
وَالْحِكْمَةَ ۲/۱۵۱	اور ان کی علم و حکمت اور غرض و غایت بتاتا ہے۔

اللہ الحکیم کے دیئے ہوئے پُر حکمت معاشی نظام میں ہر طرح کا معاشی تحفظ ہوتا ہے

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ	دیکھو تمہارے مال و اولاد تمہارے لئے فتنہ کا باعث بن سکتے ہیں
فِتْنَةٌ ؕ	انکی محبت میں پڑ کر تم کہیں مفاد پرستانہ نظام قائم نہ کر لینا
وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○	اللہ کے نظام میں تمہارے لئے بہت بڑا فائدہ اور اجر ہے
فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ	لہٰذا اس نظام کی پوری استطاعت کے ساتھ اطاعت کرو
وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا	اور اللہ کے قوانین کو غور سے سنو اور ان کی اطاعت کرو
وَاَنْفِقُوْا	اپنا مال اور صلاحیتیں فلاح عامہ کے لئے وقف کر دو
خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ	اسی میں تمہاری بھلائی و بہتری ہے
وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ	دیکھو جو لوگ ذاتی لالچ سے بچ کر فلاح عامہ کا نظام قائم کر لیتے
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○	ہیں تو یہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے اور کامیاب ہونے
اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ	والے ہیں اس سلسلہ میں جو کچھ تم نظام خداوندی کو دیتے ہو
قَرْضًا حَسَنًا	وہ ایک طرح کا بڑا حسین اور توازن بدوش قرضہ ہے
يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ	جو کئی گنا ہو کر تمہاری اجتماعی بہتری پر خرچ ہوگا
وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ	اور یہ نظام تمہیں ہر طرح کا تحفظ دے گا
وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ	اور اللہ محنتوں کا بھرپور پھل دینے والا ہے

حَلِیۡمٌ ۝ اور بڑا ہی بردبار ہے

عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَالشَّهَادَةِ وہ غائب و حاضر اور پوشیدہ و ظاہر ہر بات کا علم رکھتا ہے

الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ ۝ ۱۸-۱۵/۶۴ اور بڑا ہی غالب اور حکمت والا ہے۔

نظامِ خداوندی کی حکمت کہ معاشرہ کے کمزور و بے آسرا لوگوں کی حالت کو سنوارا جائے

وَیَسۡـَٔلُوۡنَكَ لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں

عَنِ الۡیَتٰمٰی ؕ ان کے متعلق جو معاشرہ میں کمزور، تنہا اور بے آسرا ہو گئے ہیں

قُلۡ اِصۡلَاحٌ لَّهُمۡ خَیۡرٌ ؕ کہو ان کے حالات سنوارنے میں ہی بھلائی ہے

وَاِنۡ تُخَالِطُوۡهُمۡ فَاِخۡوَانُكُمۡ ؕ وہ تمہارے اپنے ہیں لہٰذا انہیں اپنے ساتھ ملا کر اپنے جیسا کر لو

وَاللّٰهُ یَعۡلَمُ الۡمُفۡسِدَ اور اللہ کو معلوم ہے کہ تم میں سے کس کی نیت میں فتور ہے

مِنَ الۡمُصۡلِحِ ؕ اور کون اصلاح چاہتا ہے

وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعۡنَتَكُمۡ ؕ اور اللہ چاہتا ہے کہ تم مشکلات میں پھنسنے سے بچ جاؤ

اِنَّ اللّٰهَ عَزِیۡزٌ حَكِیۡمٌ ۝ ۲۲۰/۲ یقیناً اللہ بڑا غالب اور حکمت والا ہے۔

اللہ کے نظام کی قوت اور حکمت

فَاِنَّ حَسۡبَكَ اللّٰهُ ؕ اے نبی ﷺ تمہارے لئے اللہ کا نظام ہی کافی ہے

هُوَ الَّذِیۡۤ اَیَّدَكَ جس نے تمہیں قوت دی

بِنَصۡرِهٖ وَبِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۝ اور جس کے ذریعہ سے تمہیں مومنین کی مدد حاصل ہوئی

وَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ اور ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے محبت پیدا ہو گئی

لَوْ اَنفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا	اس نظام کے بغیر اگر تم دنیا بھر کی دولت بھی خرچ کر دیتے
مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ	تو ان کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت پیدا نہ کر سکتے
وَلٰکِنَّ اللّٰهَ	یہ اللہ کا نظام ہی ہے جس نے
اَلَّفَ بَیْنَهُمْ ط	ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے محبت پیدا کر دی
اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ○ ۶۳۔۶۲/۸	یقیناً وہ بڑا غالب اور حکمت والا ہے۔

****

قادر

قَدرٌ کے بنیادی معنی ہیں اندازہ۔ پیمانہ۔ قَدَرتُ الشَّیَٔ کے معنے ہیں میں نے اس چیز کو ماپا۔ اس کا اندازہ کیا' اس کی لمبائی چوڑائی' جسامت' کمیت وغیرہ کو متعین کیا۔ بتایا کہ وہ کیسی ہے' کتنی ہے' اس کا تناسب کیا ہے۔ قَدَّرتُ عَلَیهِ الشَّیئَ کے معنی ہیں، میں نے اس چیز میں ایسی مناسب تبدیلیاں کر دیں کہ وہ بالکل اس پر فٹ آگئی۔

چونکہ کسی چیز کو کسی خاص پیمانے اور اندازے کے مطابق بنانے کے لئے ضروری ہے کہ اس چیز پر پوری پوری قدرت حاصل ہو۔ اس لئے قَدرٌ کے معنی کسی چیز پر اقتدار و اختیار رکھنے کے بھی ہیں قَدَرتُ عَلَی الشَّیئِ کے معنی ہیں مجھے اس قدر قوت حاصل تھی کہ میں اس چیز کو اپنی مرضی یا پیمانے کے مطابق بنا دیتا۔ اس بنا پر قَدَّرَ کے معنی ہوتے ہیں کسی چیز کو تیار و ہموار کرنے یا کسی معاملہ کو سر انجام دینے کے لئے اس پر غور و فکر کرنا۔ اسی سے اس کے معنی فیصلہ کرنے کے آتے ہیں۔

قرآن کریم کا یہ اہم اعلان کہ کائنات میں ہر شے کے لئے پیمانے (قوانین۔ اندازے۔ تناسب و توازن) مقرر ہیں۔ علمی دنیا میں ایک عظیم الشان حقیقت کا علمبردار ہے۔ آج سائنس کی تحقیقات اور منکشفات قدم قدم پر اس کی شہادت بہم پہنچا رہی ہے کہ کائنات میں قانون کی کار فرمائی ہے۔ یونہی اندھیر نگری نہیں۔ وَکَانَ اَمرُاللّٰہِ قَدَرًا مَّقدُورًا ۳۳/۳۸ اللہ کا ہر معاملہ ایک خاص اندازے کے مطابق مقرر کردہ ہے یہاں ہر بات (Rational) ہے اندھی فطرت (Blind Nature) کار فرما نہیں۔ نہ انسان مجبور اور مقہور ہی ہے ''پہلے کا لکھا ہوا'' صرف قانون ہے کہ فلاں عمل کا نتیجہ یہ ہو گا۔

انسان کی قسمت نہیں۔ اپنی قسمت ہر انسان اللہ کے قانون مکافات کے مطابق خود بناتا ہے۔

قانون کسی محسوس قوت کا نام نہیں ہوتا یہ ایک اصول یا فارمولا ہوتا ہے جس کے مطابق کوئی سکیم نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ کسی قانون کو نتیجہ خیز بنانے کے لئے قوت نافذہ کی ضرورت ہوتی ہے اگر قانون کے پیچھے قوت نافذہ نہ ہو تو وہ قانون کچھ معنی نہیں رکھتا۔ اللہ کے تمام قوانین اس لئے ٹھیک نتائج مرتب کئے جارہے ہیں کہ اللہ پوری قوتوں کا مالک ہے اس نے ان قوانین پر اپنا کنٹرول رکھا ہوا ہے اس کنٹرول کے لئے لفظ قَدِیْرٌ یا قَادِرٌ آیا ہے یعنی اللہ کو ایسا کرنے کی قدرت حاصل ہے۔

اور لفظ قدرت اس حقیقت پر بھی دلالت کرتا ہے کہ قوت خداوندی کسی مستبد ڈکٹیٹر کی قوت نہیں جو اندھا دھند کام کرتی ہے بلکہ ایک حاکم مطلق کی قوت ہے جو اس کے قوانین کے نتیجہ خیز ہونے میں صرف ہوتی ہے۔

قوانین خداوندی جس طرح خارجی کائنات میں جاری و ساری ہیں۔ اس طرح انسانی دنیا میں بھی کارفرما ہیں جنہیں مستقل اقدار کہتے ہیں۔ اللہ کی یہی مستقل اقدار یا غیر متبدل قوانین ہیں جن کے مطابق انسانی اعمال نتیجہ خیز ہوتے ہیں۔

نزول قرآن سے مقصد یہ تھا کہ نوع انسان تک ان مستقل اقدار کو پہنچادیا جائے اسی وجہ سے قرآن کے نزول کے دور کو لَیْلَۃُ الْقَدْرِ ۳۔۱/۹۷ کہا گیا ہے۔ یعنی وہ تاریک دور جس میں دنیا کو نئی اقدار عطا ہوئیں۔

یہ مستقل اقدار ہی ہیں جن کے احترام اور پابندی سے انسان حیوانی سطح زندگی سے بلند ہو کر انسانیت کی سطح پر آتا ہے لہذا جب کسی مستقل قدر اور طبعی زندگی کے تقاضے میں تصادم ہو تو بلند قدر کی خاطر طبعی زندگی کے تقاضوں کو قربان کر دینا چاہئے۔ حتیٰ کہ عندالضرورت جان تک کو بھی۔ اور ''دین'' تو ہے ہی قرآن کریم کی عطا کردہ مستقل اقدار کے تحفظ کا نام۔

o

تخلیق کائنات سے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کی تشریح

قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ	لوگوں سے کہو کہ وہ زمین پر گھومیں پھریں
فَانْظُرُوْا کَیْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ	اور دیکھیں کہ تخلیق کی ابتدا کس طرح کی گئی ہے
ثُمَّ اللّٰہُ یُنْشِیءُ النَّشْاَۃَ الْاٰخِرَۃَ ؕ	پھر اللہ اس کی نشاۃ ثانی بھی کرے گا
اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۚ۝ ۲۰/۲۹	یقیناً اللہ ہر بات کی قدرت رکھتا ہے۔

کائنات میں تمہیں اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں میں کہیں کوئی نقص نظر نہیں آئیگا

تَبٰرَکَ الَّذِیْ	بزرگ و برتر ہے وہ ذات
بِیَدِہِ الْمُلْکُ ؗ	جس کے قبضہ قدرت میں تمام کائنات کا اقتدار ہے
وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ	اور اس نے ہر شے کے پیمانے اور قوانین مقرر کر رکھے ہیں
قَدِیْرُ ۙ۝	جس پر اسے پورا پورا کنٹرول ہے اس نے
الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ	افراد اور اقوام کی موت و حیات کے قانون بنائے تاکہ پرکھا
لِیَبْلُوَ کُمْ	جائے کہ کن کا ارتقا رک جاتا ہے اور وہ موت سے ہمکنار ہو جاتے ہیں
اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ	اور کون ہیں جو اپنے حسن عمل سے ارتقائی منازل طے کرنے کے قابل
وَھُوَالْعَزِیْزُ	ہو جاتے ہیں یہ ہے وہ اللہ جو اپنے تمام پروگراموں پر غالب ہے
الْغَفُوْرُ ۙ۝	اور انہیں ہر قسم کی تخریب سے محفوظ رکھتا ہے
الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ	تم کائنات کی اس عظیم القدر مشینری پر غور کرو کہ کس طرح
طِبَاقًا ؕ	فضا کی پنہائیوں میں مختلف کروں کو تہ در تہ بنایا
مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ	تم یہاں سے وہاں تک دیکھتے جاؤ تمہیں خدائے رحمٰن کی تخلیق میں

مِنۡ تَفٰوُتٍ ؕ کہیں بے ترتیبی یا عدم تناسب نظر نہیں آئے گا

فَارۡجِعِ الۡبَصَرَ ۙ تم بار بار نگاہ کو لوٹا کر دیکھو اور خوب جانچ پڑتال کرو

هَلۡ تَرٰی مِنۡ فُطُوۡرٍ ۝ تمہیں کہیں کوئی دراڑ یا درز دکھائی نہیں دے گی

ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ کَرَّتَیۡنِ تم فضا کی پنہائیوں میں بار بار جائزہ لو اور خوب

یَنۡقَلِبۡ اِلَیۡکَ الۡبَصَرُ اچھی طرح دیکھو کہ کائنات میں کہیں کوئی نقص ہے تمہاری نگاہ

خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیۡرٌ ۝ ۴-۱/۶۷ تھک کر ناکام لوٹ آئے گی اور اسے کوئی نقص نظر نہیں آئے گا۔

پیدائش انسانی میں اللہ کے مقرر کردہ پیمانے

اَلَمۡ نَخۡلُقۡکُّمۡ تم اپنی پیدائش پر غور کرو کہ کن کن تخلیقی مراحل سے گزرے ہو

مِّنۡ مَّآءٍ مَّهِیۡنٍ ۝ ہم نے تمہیں اس مادہ تولید سے پیدا کیا جو بڑا حقیر تھا

فَجَعَلۡنٰهُ فِیۡ قَرَارٍ مَّکِیۡنٍ ۝ پھر اس مادہ تولید کو رحم کے اندر ٹھہرایا جہاں وہ

اِلٰی قَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ ۝ ایک مقررہ پیمانے اور قانون کے مطابق نشوونما پاتا رہا اسطرح

فَقَدَرۡنَا ۖ ہم نے تمام امور کے پیمانے اور قوانین مقرر کر رکھے ہیں اور ہمارے

فَنِعۡمَ الۡقٰدِرُوۡنَ ۝ ۲۳-۲۰/۷۷ مقرر کردہ پیمانے نہایت عمدگی سے نتائج مرتب کرتے رہتے ہیں

انسانی زندگی کے متعلق اللہ کے مقرر کردہ علم و حکمت پر مبنی پیمانے

اَللّٰهُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ اللہ ہی ہے جو تمہیں پیدا کرتا ہے

مِّنۡ ضُعۡفٍ نہایت کمزور حالت میں

ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ ضُعۡفٍ پھر کمزوری کی یہ حالت

قُوَّۃً	قوت میں بدلتی جاتی ہے
ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّۃٍ	پھر اس قوت کے بعد تم پر
ضُعْفًا وَّ شَیْبَۃً ط	کمزوری اور بڑھاپا چھا جاتا ہے
یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ج	یہ تخلیقی پروگرام اس کے قانون مشیت کے مطابق جاری ہے
وَھُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ ۝ ۳۰/۵۴	جس کے پیمانے و قوانین یکسر علم و حکمت پر مبنی ہیں۔

اِنَّ اللّٰہ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کا ایک گوشہ

وَتَرَی الْاَرْضَ	تم زمین کی حالت پر غور کرو
ھَامِدَۃً	کہ وہ کس طرح خشک اور ویران پڑی ہوتی ہے کہ
فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْھَا الْمَآءَ	ہم اس پر بارش برساتے ہیں
اھْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْبَتَتْ	تو وہ اچانک لہلہانے لگتی ہے اور اس طرح
مِنْ کُلِّ زَوْجٍ بَھِیْجٍ ۝	خوشنما مناظر کی ایک دنیا ظہور میں آجاتی ہے یہ اس لئے کہ
ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَقُّ	اللہ حق ہے اور اس کے کام سنجیدہ، با مقصد اور پر حکمت ہوتے ہیں
وَاَنَّہٗ یُحْیِ الْمَوْتٰی	وہ بے جان اشیاء کو جاندار بناتا ہے اور مردوں کو زندگی عطا کر دیتا ہے
وَاَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ	اور اس نے ہر شے کے پیمانے اور قوانین مقرر کر رکھے ہیں
قَدِیْرٌ ۝ لا ۲۲/۵-۶	جن پر اسے پورا پورا کنٹرول حاصل ہے۔

قوموں کی موت و حیات کے متعلق اللہ کے مقرر کردہ علم و حکمت پر مبنی پیمانے

اسْتِکْبَارًا فِی الْاَرْضِ	جو لوگ معاشرہ میں جور و استبداد اور سرکشی کرتے ہیں

وَمَكْرَ السَّيِّئِ ؕ	اور معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرنے والی چالیں چلتے ہیں
وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ	انہیں معلوم نہیں کہ اس طرح کی چالیں
اِلَّا بِاَهْلِه ؕ	چلنے والوں کو لے ڈوبا کرتی ہیں
فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ	سو کیا یہ لوگ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ
اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ج	جیسا کچھ سابقہ اقوام کے ساتھ ہوا وہی کچھ ان کے ساتھ بھی ہو
فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ	یادرکھو اللہ کے قوانین میں تبدیلی نہیں ہوا کرتی
وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ○	اور نہ اس کے قوانین ٹلا ہی کرتے ہیں
اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ	کیا ان لوگوں نے زمین میں گھوم پھر کے
فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ	تاریخی شواہد سے اندازہ نہیں لگایا کہ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ	اقوام سابقہ کی غلط روش کے کیا نتائج نکلے
وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ	حالانکہ وہ قوت میں ان سے بھی زیادہ تھیں
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَه مِنْ شَيْءٍ	دیکھو کائنات کی کسی شے میں بھی اتنی قوت نہیں کہ وہ
فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ؕ	اللہ کے قانون کو بے بس کر سکے
اِنَّه كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ○ ۳۵/۴۳-۴۴	جس کے پیمانے یکسر علم و حکمت پر مبنی ہیں۔

تمہاری حفاظت اور عذاب کے فیصلے اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ہوتے ہیں

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ	دیکھو کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے
وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ	سب اللہ کے متعین پروگرام کی تکمیل میں سرگرم عمل ہے
وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ	لہٰذا اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ تم ظاہر کیا کرتے ہو

اَوۡ تُخۡفُوۡہُ	اور دل میں چھپا کر کیا رکھتے ہو
یُحَاسِبۡکُمۡ بِہِ اللّٰہُ ؕ	اللہ کا قانون مکافات تمہاری ہر بات کا محاسبہ کرتا ہے تمہاری
فَیَغۡفِرُ لِمَنۡ یَّشَآءُ	حفاظت کا فیصلہ بھی اس کے قانون مشیت کی رو سے ہوتا ہے
وَیُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ	اور تمہارے عذاب کا فیصلہ بھی اسی قانون کی رو سے
وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ	اللہ نے ہر شے کے لئے پیمانے اور قانون مقرر کر رکھے ہیں
قَدِیۡرٌ ۝ ۲/۲۸۴	جن پر اس کا اپنا کنٹرول ہے۔

ہر شے اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ظہور میں آتی ہے

وَلِلّٰہِ غَیۡبُ	دیکھو کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو تغیرات واقع ہوتے ہیں
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ	وہ تمہاری نگاہ سے پوشیدہ ہوتے ہیں لیکن اللہ انہیں خوب جانتا ہے
وَمَاۤ اَمۡرُ السَّاعَۃِ	آنے والا انقلاب اس وقت ضمیر کائنات میں پہلو بدل رہا ہے،
اِلَّا کَلَمۡحِ الۡبَصَرِ	جب وہ نمودار ہوگا تو یوں سمجھو جیسے آنکھ کا جھپکنا
اَوۡ ہُوَ اَقۡرَبُ ؕ	بلکہ اس سے بھی جلد تر
اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ	بلاشبہ اللہ نے ہر شے کے پیمانے اور قانون مقرر کر رکھے ہیں
قَدِیۡرٌ ۝ ۱۶/۷۷	اور ہر شے ان پیمانوں کے مطابق ظہور میں آتی رہتی ہے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

خالق

خَلَقَ کے معنی ہیں کسی چیز کا اندازہ کرنا، اس کے حشو وزوائد کو دور کرنا اور پھر اسے اندازے اور پیمانے کے مطابق بنانا اس طرح کہ اس کا توازن و تناسب بالکل درست رہے اور وہ صاف و ہموار ہو جائے۔

بَدَءَ اور فَطَرَ کے معنی ہیں کسی چیز کو عدم سے وجود میں لانا پہلی بار پیدا کرنا ایجاد کرنا۔ اس اعتبار سے خَلَقَ کے معنی ہوں گے مختلف عناصر کو نئی نئی ترکیبیں دینا اور اس طرح ان سے اور چیزیں پیدا کرتے چلے جانا۔

خَالِقٌ اور خَلّٰاقٌ اللہ کی دو عظیم صفات ہیں۔ لہٰذا جس فرد یا قوم میں صفات خداوندی کی نمود ہوگی اس کا مظاہرہ اس کی قوت تخلیق سے ہوگا۔

انسان کا اولاد پیدا کرنا تخلیق نہیں تولید ہے یہ وہ حیاتیاتی عمل ہے جس میں حیوانات بھی انسان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں لہٰذا تولید حیوانی سطح زندگی کا عمل ہے۔ انسانی سطح پر تخلیق شروع ہوتی ہے جس میں حیوان شریک نہیں ہو سکتے جس قوم میں قوت تخلیق نہیں اس میں صفات خداوندی کی نمود نہیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ محض ایک جیسی چیز کا بار بار بناتے چلے جانا بھی تخلیق نہیں تخلیق نت نئے اضافے چاہتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ہے کہ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَایَشَآءُ ۳۵/۱ وہ اپنی

مشیت کے مطابق تخلیق میں اضافے کرتا رہتا ہے۔ لہٰذا اس کے بندوں کی بھی یہ شان ہونی چاہیئے کہ وہ اپنے تخلیقی کاموں میں نئے نئے اضافے کرتے رہیں۔ اس کو ایجاد کہتے ہیں۔

o

کُنْ فَیَکُوْن

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط — اس کائنات کو عدم سے وجود میں لانے والے اللہ کا
وَ اِذَا قَضٰی اَمْرًا — انداز تخلیق یہ ہے کہ جب وہ کسی بات کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس
فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ کُنْ — کیلئے کہتا ہے "ہو جا" اور اسکے ساتھ ہی تخلیق کا عمل شروع ہو جاتا ہے اور
فَیَکُوْنُ o ۲/۱۱۷ — پھر وہ شے تخلیق کے مراحل طے کرتی ہوئی بن کر سامنے آجاتی ہے۔

تخلیق کائنات

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ — اللہ نے اجرام فلکی کی تخلیق اس طرح کی کہ
سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ — بلندیوں پر متعدد کُرّے ہیں جو بطور آسمان کے ہیں
الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ط ۶۵/۱۲ — اور انہی جیسے کُرّے نیچے ہیں جو بطور زمین کے ہیں۔

خَلَقَ فَسَوّٰی قَدَّرَ فَهَدٰی

الَّذِیْ خَلَقَ — اللہ نے ہر چیز کی تخلیق کی
فَسَوّٰی o — پھر اس کے حشو و زوائد دور کر کے اس میں تناسب و توازن پیدا کیا
وَالَّذِیْ قَدَّرَ — پھر اس کے لئے اندازے، پیمانے اور قوانین مقرر کئے
فَهَدٰی o ۳-۲/۸۷ — اور اسے وہ راہ دکھائی جس پر چلنے سے اس کی تکمیل ہو سکتی ہے۔

ہر شے کی تخلیق میں قاعدے اور قوانین مقرر کر دیئے گئے ہیں

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ	ہم نے ہر چیز کی تخلیق میں
بِقَدَرٍ ۝ ۵۴/۴۹	قاعدے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں۔

ہر چیز کی تخلیق میں بہترین حسن و توازن

الَّذِيْٓ اَحْسَنَ	اللہ نے بہترین حسن و توازن رکھا ہے
كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۳۲/۷	ہر چیز کی تخلیق میں۔

ہر شے کی تخلیق کے ساتھ ہی اس کے امکانات کے پیمانے مقرر کر دیئے گئے

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ	اللہ نے کائنات کی ہر شے کو پیدا کیا
فَقَدَّرَهٗ	ایک خاص ترتیب دے کر
تَقْدِيْرًا ۝ ۲۵/۲	اور اس کے امکانات اور صلاحیتوں کے پیمانے مقرر کر دیے۔

اللہ کی ہر سکیم اس کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق انتہا تک پہنچ کر رہتی ہے

اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ	بلا شبہ اللہ اپنے امر یا سکیم کو انتہا تک پہنچا کر رہتا ہے
قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ	اس نے ہر چیز کے لئے
قَدْرًا ۝ ۶۵/۳	پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں۔

اللہ تخلیق کی طرف سے غافل نہیں

وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ	ہم اپنی تخلیق کی طرف سے

غٰفِلِیۡنَ ○ ۲۳/۱۷	غافل نہیں ہوئے۔

اللہ اپنی ہر سکیم پر غالب ہوتا ہے

وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰۤی اَمۡرِہٖ	اللہ اپنے ہر امر و سکیم پر غالب ہوتا ہے
وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ	لیکن انسانوں میں سے اکثر
لَا یَعۡلَمُوۡنَ ○ ۱۲/۲۱	اس حقیقت کو سمجھ نہیں سکتے۔

تخلیق میں نت نئے اضافے

یَزِیۡدُ فِی الۡخَلۡقِ	اللہ اپنی تخلیق میں نت نئے اضافے کرتا رہتا ہے
مَا یَشَآءُ ؕ ۳۵/۱	اپنے قانون مشیت کے مطابق۔

اَلۡمُصَوِّرُ

ھُوَ اللّٰہُ الۡخَالِقُ	اللہ تخلیق کے لئے مختلف عناصر کو نئی ترتیب دیتا ہے
الۡبَارِئُ	پھر انہیں باقی عناصر سے الگ کرتا ہے
الۡمُصَوِّرُ ۵۹/۲۴	اس کے بعد انہیں ایک متعین شکل دیتا ہے۔

تخلیق کی اور صورت دی

وَلَقَدۡ خَلَقۡنٰکُمۡ	ہم نے تمہاری تخلیق کی
ثُمَّ صَوَّرۡنٰکُمۡ ۷/۱۱	اور پھر تمہیں صورت دی۔

اَحۡسَنُ الۡخَالِقِیۡنَ

فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ	بڑی بابرکت ہے اللہ کی ذات
اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِیۡنَ ۞ ۲۳/۱۴	جسکی تخلیق تمام تخلیق کاروں میں حسن و توازن لئے ہوتی ہے۔

تخلیق میں اللہ نے کسی سے مدد نہیں لی

مَآ اَشۡهَدۡتُّهُمۡ	ہم نے کسی کو مدد کے لئے نہیں بلایا تھا
خَلۡقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	اس کائنات کی تخلیق کے سلسلہ میں
وَلَا خَلۡقَ اَنۡفُسِهِمۡ ص ۱۸/۵۱	اور نہ انسان کی تخلیق کے سلسلہ میں۔

کائنات کو بالحق تخلیق کیا گیا

وَهُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ	اور اللہ نے تخلیق کیا
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ	اس کائنات کو
بِالۡحَقِّ ط ۶/۷۳	مثبت اور تعمیری مقاصد کے لئے

تخلیق جدید

اَفَعَیِیۡنَا	کیا ہم تھک گئے ہیں
بِالۡخَلۡقِ الۡاَوَّلِ ط	پہلی بار کی تخلیق سے
بَلۡ هُمۡ فِیۡ لَبۡسٍ	جو یہ لوگ شبہ میں پڑے ہیں
مِّنۡ خَلۡقٍ جَدِیۡدٍ ۞ ۵۰/۱۵	تخلیق جدید سے متعلق۔

ایک دوسری زندگی کی تخلیق

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ	کیالوگ غور نہیں کرتے کہ
الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	جس اللہ نے اس کائنات کو تخلیق کیا ہے
قَادِرٌ عَلٰی اَنْ	وہ اس پر بھی قادر ہے کہ
يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ	اس کی مثل ایک اور زندگی پیدا کردے
وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا	دیکھو موجودہ طبعی زندگی کی ایک مدت مقرر ہے
لَّارَيْبَ فِيْهِ ۱۷/۹۹	جس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں۔

اللہ کے قانون تخلیق میں تبدیلی

لَاتَبْدِيْلَ	غیر متبدل ہے
لِخَلْقِ اللّٰهِ ۳۰ ۳۰	اللہ کا قانون تخلیق۔

دنیا کی ہر چیز کی تخلیق انسان کیلئے ہے

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ	اللہ نے انسان کے لئے تخلیق کی ہے
مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۲/۲۹	دنیا کی ہر چیز۔

اللہ کے تخلیقی قوانین کا بیان اہل علم کے لئے ہے

مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ	اللہ نے اس کائنات کی ہر شے کو
اِلَّا بِالْحَقِّ	مثبت اور تعمیری مقاصد کے لئے پیدا کیا

یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ	اور اس نے اپنے قوانین کو کھول کھول کر بیان کیا ہے
لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ٥ ۵/۱۰	اہل علم لوگوں کے لئے۔

اور اللہ کے تعمیری مقاصد سے ہم آہنگ نہ ہونے کا نتیجہ

اَلَمْ تَرَاَنَّ اللّٰهَ	کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ نے
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	اس کائنات کو پیدا کیا ہے
بِالْحَقِّ ؕ	تعمیری اور مثبت نتائج پیدا کرنے کے لئے
اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ	لہٰذا تم نے اگر اپنے آپ کو اس مقصد سے ہم آہنگ نہ کیا
وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ۙ٥	تو اللہ کا کائناتی قانون تمہیں نکال باہر پھینکے گا
وَّ مَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ	اور تمہاری جگہ ایک نئی مخلوق لے آئے گا اور اللہ کے لئے ایسا کرنا
بِعَزِیْزٍ ٥ ۲۰-۱۹/۱۴	کچھ مشکل نہیں ہوگا۔

****

رَحۡمَۃٌ

رِحۡمٌ وَ رَحِمٌ بطن مادر کا وہ خانہ جس میں بچہ پرورش پاتا ہے۔ اور اس غلاف میں خارجی اثرات سے محفوظ رہتا ہے۔ رَحۡمَۃٌ وہ عطیہ جو کسی کی ظاہر وباطن کی کمیوں کو پورا کردے۔ عطیہ کے معنی یہ ہیں کہ وہ چیز بغیر قیمت اور بلا مزد یا بے معاوضہ دی جائے۔ لہٰذا رحمت وہ سامانِ نشوونما ہے۔ جو اللہ کی طرف سے بلا معاوضہ ملتا ہے۔

سورۃ رُوم میں ہے۔ وَاِذَآ اَذَقۡنَا النَّاسَ رَحۡمَۃً فَرِحُوۡا بِهَا ؕ وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ اِذَا هُمۡ يَقۡنَطُوۡنَ ۝ ۳۰/۳۶ "اور جب ہم لوگوں کو رحمت سے لطف اندوز کراتے ہیں تو وہ اس پر اترا جاتے ہیں۔ اور جب ان پر ان کے اپنے اعمال کی وجہ سے مصیبت آتی ہے تو وہ مایوس ہو جاتے ہیں"۔ یہاں رحمت مقابلہ سَيِّئَةٌ آیا ہے۔ لہٰذا اس سے مراد زندگی کی تمام خوشگواریاں ہیں اور اس سے اگلی آیت میں رزق کی بسط و کشاد کا ذکر ہے جس سے ظاہر ہے کہ یہاں رحمت سے مراد رزق یا سامان زیست ہے۔ جو اللہ کی طرف سے بلا مزد و معاوضہ ملتا ہے۔

سورہ بنی اسرائیل میں والدین کے سلسلہ میں اولاد کی آرزو بتائی گئی ہے کہ رَبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيۡ صَغِيۡرًا ۱۷/۲۴ "پروردگار ان کی اس طرح پرورش فرمائیے جس طرح انہوں نے ہماری بچپن میں پرورش کی تھی" یہاں رحمت سے مراد پرورش و نشوونما دینے کے ہیں۔

سامانِ رزق جو بارش سے پیدا ہوتا ہے۔ یعنی فصلیں رحمت ہیں ۳۰/۴۶ و ۴۲/۲۸ زندگی کی

خوشگواریاں (نَعْمَاءُ) جو بلا معاوضہ ملتی ہیں رحمت ہیں ۱۰۔۱۱/۹ قصہ حضرت موسیٰ میں ہے کہ دو یتیم بچوں کا خزانہ جو دیوار کے نیچے مدفون تھا اسے اللہ کے حکم سے اس طرح محفوظ کر دیا گیا تھا کہ وہ انہیں بلوغت کے بعد ملے اس خدائی انتظام کو رحمت سے تعبیر کیا گیا ۱۸/۸۲

چونکہ اللہ کی ربوبیت کے معنی صرف انسانی جسم کی نشو و نما ہی نہیں بلکہ اس کے شرف انسانیت اور انسانی ذات یا نفس کی نشو و نما بھی ہے جو اس ضابطہ حیات کی رو سے ہوتی ہے جو وحی کے ذریعے ملتا ہے لہٰذا وحی کو بھی رحمت کہا گیا ہے ۲/۱۰۵ و ۴۳/۳۲ حقیقت یہ ہے کہ وحی کی رہنمائی سب سے بڑا ذریعہ نشو و نما ہے جو یکسر وہبی طور پر ملتا ہے اس لئے رحمت خصوصی ہے۔

چونکہ اَللّٰہ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ ہے یعنی تمام کائنات کو نشو و نما دینے والا اور نوع انسان کی صلاحیتوں کی تکمیل کرنے والا لہٰذا اس نے سامان نشو و نما کا وہبی طور پر عطا کرنا اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۶/۵۴ تمہارے پروردگار نے سامان نشو و نما کا بہم پہنچانا اپنے اوپر واجب قرار دے رکھا ہے۔ اس طرح وہ کائنات کی ہر شے کو اپنے دامن ربوبیت و پردہ رحمت میں لئے ہوئے ہے۔ ۷/۴۰

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ ہر انسانی بچہ اپنے اولین ماں باپ کے گناہ کی پاداش میں گنہگار پیدا ہوتا ہے اور یہ گناہ عمل سے زائل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ان کے نزدیک نجات صرف اللہ کے رحم (MERCY) سے ملتی ہے اسی طرح کے تصورات دیگر مذاہب کے لوگوں کے بھی ہیں جو سب خلاف قرآن ہیں۔ قرآن کریم کی رو سے فلاح و فوز اور کامیابی و کامرانی اعمال صالحہ کا فطری نتیجہ ہے۔ اور یہ سب کچھ اللہ کے مقرر کردہ قانون کے مطابق ہوتا ہے جسے قانون مکافات عمل کہتے ہیں۔ اس قانون کا بنیادی اصول یہ ہے کہ وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ۵۳/۳۹ "انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کے لئے وہ سعی و محنت کرے"۔ البتہ انسان کو اس سعی و محنت کے لئے مختلف صلاحیتیں اور خارجی کائنات میں سامان نشو و نما اور عقل کی رہنمائی کے لئے وحی کی روشنی اللہ کی طرف سے بلا مزد و معاوضہ ملتے ہیں اس لئے یہ سب رَحْمٌ میں داخل ہے یعنی یہ تمام سامان نشو و نما اللہ کی طرف سے مفت ملتا ہے اب جو کوئی اس سب سے فائدہ اٹھا کر اللہ کے قانون کے

مطابق اپنی ذات کی نشوونما کرے گا وہ زندگی کی خوشگواریوں سے بہرہ یاب ہو جائے گا۔ جو ایسا نہیں کرے گا وہ ان سے محروم رہے گا اسے اللہ کا قانون مکافات کہتے ہیں لہذا انسان اپنی منزل مقصود تک اللہ کی (GRACE) سے نہیں بلکہ اپنے اعمال کے نتائج کی رو سے اللہ کے قانون مکافات کے مطابق پہنچتا ہے۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

آں بہشتے کہ خدا اے بتو بخشد ہمہ ہیچ
تا جزا اے عمل تست چناں چیزے ہست

اسی بنیادی تصور سے قرآن کریم ایسی قوم تیار کرتا ہے جو اپنی جنت کے گل و لالہ اپنے خون جگر سے کھلاتی ہے اور اپنا جہان نو اللہ کے قانون مکافات کے مطابق اپنی قوت بازو سے پیدا کرتی ہے۔

قرآن حکیم ہدایت بھی ہے اور رحمت بھی

يَاَيُّهَا النَّاسُ	اے بنی نوع انسان
قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ	قرآن کی صورت میں تمہیں وہ ہدایت ورہنمائی دے دی گئی ہے
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ	تمہارے پروردگار کی جانب سے جس میں علاج موجود ہے تمہاری ان
لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۵	نفسیاتی و معاشرتی خرابیوں کا جو تمہارے ذہنوں کو وقف اضطراب
وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ	رکھتی ہیں یہ ہدایت بھی ہے اور رحمت بھی
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۵ ۱۰/۵۷	ان کے لئے جو اس کے مطابق زندگی بسر کریں گے۔

اللہ کی رحمتوں کا سایہ

يٰاَيُّهَا النَّاسُ	اے بنی نوعِ انسان
قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ	بلاشبہ تمہارے پاس ایک واضح رہنمائی آگئی ہے

مِّنۡ رَّبِّكُمۡ	تمہارے پروردگار کی جانب سے ہم نے
وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكُمۡ نُوۡرًا مُّبِيۡنًا○	قرآن کی صورت میں تمہاری طرف ایک واضح روشنی نازل کردی ہے
فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ	لہٰذا جو لوگ اللہ کی رہنمائی کے مطابق زندگی بسر کریں گے
وَاعۡتَصَمُوۡا بِهٖ	اور اس کے نظام کو مضبوطی سے تھامے رکھیں گے
فَسَيُدۡخِلُهُمۡ فِىۡ رَحۡمَةٍ مِّنۡهُ	تو اللہ انہیں اپنی رحمتوں کے سایہ تلے لے آئے گا
وَفَضۡلٍ ۙ	اور اپنے فضل و کرم سے نوازے گا
وَّيَهۡدِيۡهِمۡ اِلَيۡهِ	اور انہیں رہنمائی حاصل ہو جائے گی
صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا ○ ۴/۱۷۴۔۱۷۵	ایک متوازن روش زندگی کی طرف۔

رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا	اے نبیؐ تمہیں ہدایت و رہنمائی دے کر اس لئے بھیجا گیا ہے کہ
رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ○ ۲۱/۱۰۷	یہ ہر دور کے انسانوں کے لئے باعث رحمت ہو۔

علم کی بنیادوں پر قائم یہ ضابطۂ ہدایت و رحمت

وَلَقَدۡ جِئۡنٰهُمۡ بِكِتٰبٍ	دیکھو ہم نے تمہیں ایسا ضابطۂ حیات دیا ہے
فَصَّلۡنٰهُ عَلٰى عِلۡمٍ	جو ہر بات کو علم کی بنیادوں پر کھول کر بیان کرتا ہے
هُدًى وَّرَحۡمَةً	اور یہ ہدایت و رحمت ہے ان لوگوں کیلئے
لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ○ ۷/۵۲	جو اس کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

کہو، میں تو صرف اس سرچشمہ ہدایت ورحمت کا اتباع کرتا ہوں

قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى	اے نبی ﷺ کہو میں تو صرف اس وحی کا اتباع کرتا ہوں
اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ	جو میرے پروردگار کی جانب سے آئی ہے
هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ	یہ ضابطہ قوانین تمام دنیا کے لئے بصائر و دلائل کا مجموعہ ہے
وَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ	اور ہدایت ورحمت کا سرچشمہ ہے ان کے لئے
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ ۷/۲۰۳	جو اس کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں۔

رحمت، وقفۂ مہلت کی صورت میں

خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ	تم سے کہا گیا تھا کہ اس ضابطہ حیات کو
بِقُوَّةٍ	مضبوطی سے تھامے رکھنا
وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ	اور اس کی تعلیمات کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنا
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○	تاکہ تم زندگی کے خطرات سے محفوظ رہ سکو
ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ	لیکن اس محکم عہد وپیمان کے بعد تم اس سے پھر گئے
فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ	یہ تو اللہ کے قانون مہلت کی صورت میں اس کا فضل
وَرَحْمَتُهٗ	اور اس کی رحمت تھی کہ تم پر فوراً گرفت نہ کی گئی

لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ ۲/۶۳-۶۴ ورنہ تم کبھی کے تباہ وبرباد ہو چکے ہوتے۔

اللہ کی رحمت نظامِ خداوندی کی طرف سے دیے گئے تحفظ کی صورت میں

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جو لوگ نظام خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا	اور اس کی خاطر اگر گھربار اور وطن چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دیتے
وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ	ہیں اور اس کے قیام واستحکام کے لئے جدوجہد کرتے ہیں تو یہی
أُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ	لوگ ہیں جو رحمت خداوندی کے صحیح معنوں میں امیدوار ہیں
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ	اللہ کا نظام انہیں ہر طرح کا تحفظ دے گا
رَّحِيْمٌ ۝ ۲/۲۱۸	اور انہیں نشوونما کا پورا پورا سامان مہیا کیا جائے گا۔

جنتی معاشرہ کے اندر سامان نشوونما کی صورت میں ملنے والی رحمت

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں اور
وَهَاجَرُوْا	اس کی خاطر اگر گھربار اور وطن چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دیتے ہیں
وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اور اس کے قیام واستحکام کے لئے جدوجہد کرتے ہیں
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ	اپنے اموال کے ذریعہ سے بھی اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے بھی
اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ	معیار خداوندی کے مطابق ان لوگوں کے مدارج بہت بلند ہیں
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝	یہی لوگ کامیاب وکامران اور فائزالمرام ہونے والے ہیں
يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ	ان کا پروردگار انہیں خوشخبری دیتا ہے کہ
بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ	ان کے لئے اس جنتی معاشرہ میں سامان نشوونما
وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ	اور عنایات خداوندی کی فراوانیاں ہوں گی
مُّقِيْمٌ ۝ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ	اور یہ لوگ زندگی کی ان شادابیوں سے ہمیشہ بہرہ یاب رہیں گے
اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ ۹/۲۰-۲۲	بلاشبہ اللہ کے ہاں عظیم اجر ہے۔

اللہ کی رحمت، جن کے قریب رہتی ہے

اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ	بلاشبہ اللہ کی رحمت ان کے قریب رہتی ہے جو دوسروں کی
مِّنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝ ۷/۵۶	کمیاں پوری کر کے معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرتے ہیں

انسان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ چاہے تو اپنے آپ کو اللہ کی رحمتوں کا مستحق بنالے

وَ لَوۡ شَآءَ اللّٰهُ	اگر اللہ کی مشیت ایسی ہوتی تو وہ تمام انسانوں کو پیدا ہی اسطرح کرتا کہ
لَجَعَلَهُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً	وہ سب (حیوانوں کی طرح) ایک ہی راستہ پر چلنے کے لئے مجبور ہو جاتے
وَّلٰكِنۡ	لیکن اس نے انسان کو صاحب اختیار وارادہ بنایا
يُّدۡخِلُ مَنۡ يَّشَآءُ	اور اس بات کا فیصلہ ان پر چھوڑ دیا کہ ان میں سے جو
فِىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ ۴۲/۸	چاہے اپنے آپ کو اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا مستحق بنالے۔

اپنے اختیار وارادہ کو اللہ کے قانون سے ہم آہنگ کر کے اسکی رحمتوں کے سایہ میں آجاؤ

نَحۡنُ خَلَقۡنٰهُمۡ	یاد رکھو کہ ہم نے ہی انہیں پیدا کیا
وَشَدَدۡنَاۤ اَسۡرَهُمۡ ۚ	اور ان کے پیکروں کا یہ استحکام بھی ہمارا ہی عطا کردہ ہے
وَاِذَا شِئۡنَا بَدَّلۡنَاۤ	لہٰذا اگر یہ ہمارے قوانین کی مخالفت کریں گے تو ہمارے لئے کچھ مشکل
اَمۡثَالَهُمۡ تَبۡدِيۡلًا ۝	نہیں کہ ہم اپنے قانون مشیت کے مطابق انکی جگہ کوئی دوسری قوم لے
اِنَّ هٰذِهٖ تَذۡكِرَةٌ ۚ	آئیں یہ ایک واضح حقیقت ہے جسے ان کے سامنے پیش کیا جارہا ہے
فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ	سو جس کا جی چاہے اس سے عبرت حاصل کر کے
اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيۡلًا ۝	نظامِ خداوندی کی طرف جانے والی راہ اختیار کرے

وَمَا تَشَآءُوْنَ	اور یہ اسی صورت میں ہو سکے گا کہ تم اپنے اختیار و ارادہ
اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ	کو قانون خداوندی سے ہم آہنگ کر لو
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝	اس لئے کہ اللہ کا قانون علم و حکمت پر مبنی ہے
يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ	اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ کا قانون مشیت تمہیں
فِيْ رَحْمَتِهٖ	اپنی رحمتوں کے سایہ تلے لے آئے گا
وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ	اور جو ظالم اللہ کے نظام و قانون سے سرکشی اختیار کریں گے
عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ ۳۱-۲۸/۷۶	تو وہ اپنی زندگی کو المناک عذابوں میں مبتلا کر لیں گے۔

نظامِ خداوندی قائم کرنے والی انقلابی جماعت کے لئے اللہ کی رحمت کا مفہوم

اَلَّذِيْنَ اِذَآ	اس انقلابی جماعت پر جب قیام نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں
اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ	مصائب و مشکلات ہجوم کر کے آجاتے ہیں
قَالُوْٓا	تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ مشکلیں آتی ہیں تو آئیں
اِنَّا لِلّٰهِ	ہم نے اپنے آپ کو قیامِ نظامِ خداوندی کے لئے وقف کر دیا ہے
وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝	لہٰذا ہمارا ہر قدم اسی نصب العین کی طرف اٹھے گا
اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ	یہی وہ انقلابی جماعت ہے جو اپنے پروردگار کے نزدیک
صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ	مستحق ہزار تبریک و تہنیت ہے اور انہیں کیلئے
وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ	سامان نشو و نما کی فراوانیاں اور الطاف و کرم کی بارشیں ہیں اور ان
هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝ ۱۵۷ل۱۵۶/۲	کا اپنی منزل مقصود تک پہنچ جانا یقینی ہے۔

اللہ کی وہ رحمت جو زندگی کے تمام سرمایوں سے بہتر ہے

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ	قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	اگر تم قتل کر دیے جاؤ
اَوْ مُتُّمْ	یا اس جدو جہد کے دوران تمہیں موت آجائے
لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ	تو اللہ تمہاری ذات یا روح کو تحفظ مہیا کرے گا
وَرَحْمَةٌ	اور اس کی نشو و نما کا سامان کر دے گا
خَيْرٌ مِّمَّا	دیکھو یہ چیز اس تمام سرمایہ سے بہتر ہے
يَجْمَعُوْنَ ۝ ۳/۱۵۷	جسے انسان ذاتی مفاد کے لئے جمع کرتا ہے۔

اللہ کی رحمت کے حقدار

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ ؕ	ہماری رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے
فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ	اور یہ ان کے حصہ میں آتی ہے
يَتَّقُوْنَ	جو قوانین خداوندی کی پیروی کرتے ہوئے
وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ	نوع انسان کی پرورش و نشو و نما کا انتظام کرتے ہیں
وَالَّذِيْنَ هُمْ	یہ وہ لوگ ہیں جو
بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ۚ ۷/۱۵۶	ہمارے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

غلط روی سے باز آکر پھر سے رحمت خداوندی کے حقدار بن سکتے ہیں

قُلْ يٰعِبَادِیَ الَّذِيْنَ	میرے ان بندوں کو بتا دو جنہوں نے

اَسۡرَفُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ	قوانین خداوندی کی خلاف ورزی کر کے اپنے آپ پر زیادتی کر لی
لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَۃِ اللّٰہِ ؕ	ہے کہ وہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں
اِنَّ اللّٰہَ	اگر وہ پھر سے ان قوانین کی اطاعت شروع کر دیں تو اللہ انہیں
یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِیۡعًا ؕ	ان کی برائیوں کے مضر اثرات سے حفاظت عطا کر دے گا
اِنَّہٗ ہُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ ۝	بلاشبہ اس کے قوانین میں بڑی حفاظت اور رحمت ہے
وَ اَنِیۡبُوۡۤا اِلٰی رَبِّکُمۡ	لہٰذا اپنے پروردگار کے قوانین کی طرف رجوع کر لو
وَ اَسۡلِمُوۡا لَہٗ	اور ان کے اطاعت گزار بن جاؤ
مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ	قبل اس کے کہ مہلت کا وقفہ ختم ہو کر ظہور نتائج کا وقت آجائے
یَّاۡتِیَکُمُ الۡعَذَابُ	اور تم عذاب میں مبتلا ہو جاؤ
ثُمَّ لَا تُنۡصَرُوۡنَ ۝ ۳۹/۵۳-۵۴	اور پھر تمہارا مدد کرنے والا کوئی بھی نہ ہو۔

رحمت، انسانی صلاحیتوں کی نشوونما کے معانی میں

ثُمَّ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ	ہم نے اس سے پیشتر موسیٰؑ کو بھی ایسا ہی ضابطہ قوانین دیا تھا
تَمَامًا	تاکہ اس کے ذریعہ سے اتمام نعمت کر دیا جائے
عَلَی الَّذِیۡۤ اَحۡسَنَ	ان لوگوں پر جو حسین انداز سے زندگی بسر کریں
وَ تَفۡصِیۡلًا لِّکُلِّ شَیۡءٍ	اس میں تمام ضروری قوانین کو تفصیل سے بیان کر دیا گیا تھا
وَّ ہُدًی	اس کتاب میں رہنمائی تھی
وَّ رَحۡمَۃً	اور انسانی ذات کی نشوونما کا سامان تھا
لَّعَلَّہُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّہِمۡ	اور یہ سب اس لئے دیا گیا تھا کہ وہ لوگ

يُؤۡمِنُوۡنَ ۞ اللہ کے قانون مکافات پر یقین رکھیں

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ مُبٰرَكٌ اب یہ مبارک کتاب (قرآن) نازل کی گئی ہے

فَاتَّبِعُوۡهُ لہٰذا اب تم اس کی پیروی کرو

وَاتَّقُوۡا اور تخریبی راستوں سے بچتے رہو

لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۞ ۱۵۵۔۶/۱۵۴ تاکہ تمہاری انسانی صلاحیتوں کی نشوونما ہو سکے۔

اللہ کی رحمت بھی اس کے قانون مشیت کے مطابق حاصل ہوتی ہے

نُصِيۡبُ بِرَحۡمَتِنَا ہماری رحمت نصیب ہوتی ہے

مَنۡ نَّشَآءُ ہمارے قانون مشیت کے مطابق

وَلَا نُضِيۡعُ اور ہم ان کا اجر ضائع نہیں ہونے دیتے

اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۞ ۱۲/۵۶ جو عدل و توازن پر مبنی حسین انداز کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

اللہ نے رحمت کو اپنے آپ پر لازم کر رکھا ہے

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيۡنَ جب وہ لوگ تمہارے پاس آئیں

يُؤۡمِنُوۡنَ بِاٰيٰتِنَا جو ہمارے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرنے کا عہد کر چکے ہیں

فَقُلۡ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ تو انہیں کہو کہ تم پر سلامتی ہو

كَتَبَ رَبُّكُمۡ عَلٰى نَفۡسِهِ الرَّحۡمَةَ ۙ تمہارے رب نے اپنے آپ پر رحمت کو لازم کر رکھا ہے

اَنَّهٗ مَنۡ عَمِلَ مِنۡكُمۡ سُوۡٓءًۢا بِجَهَالَةٍ لہٰذا تم سے اگر نادانی میں کوئی برا کام سرزد ہو جائے

ثُمَّ تَابَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ وَاَصۡلَحَ پھر اس سے باز آجاؤ اور اپنی اصلاح کر لو

فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ٦/٥٤ — تو اللہ کے قانون کی حفاظت ور حمت پھر سے حاصل کر لو گے۔

رحمت کے باوجود قانون مکافات کے نتائج بر قرار

فَقُلْ — لوگوں سے کہہ دو کہ

رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ — کہ اللہ بڑا ہی کشادہ رحمتوں والا ہے

وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ — لیکن غلط اعمال کے ناخوشگوار نتائج کو ٹالا نہیں جایا کرتا

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ ٦/١٤٧ — جو قانون مکافات کی رو سے مجرم لوگوں کے حصہ میں آتے ہیں۔

رحمت بھی اور جزاوسزا بھی

قُلْ لِّلّٰهِ ؕ — لوگوں سے کہہ دو کہ اللہ نے

كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ — رحمت کو اپنے آپ پر لازم قرار دے رکھا ہے

لَيَجْمَعَنَّكُمْ — لیکن وہ تمہیں جمع ضرور کرے گا

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ — قیامت کے روز جزاوسزا کے لئے

لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ ٦/١٢ — اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔

****** ****

ربوبیت

رَبٌّ کے معنی نشوونما دینا ہیں۔ یعنی کسی چیز کو نئی نئی تبدیلیوں سے اس طرح گذارنا کہ وہ بتدریج نشوونما پاتی ہوئی اپنی تکمیل تک پہنچ جائے۔ جس طرح فطرت قطرۂ نیساں کو موتی بنانے کے لئے نئی نئی تبدیلیوں سے گذارتی ہے اور رفتہ رفتہ اس کی نشوونما کیے جاتی ہے یہ طریق نشوونما ربوبیت کہلاتا ہے۔

چونکہ نشوونما کا لازمی نتیجہ شگفتگی اور شادابی ہے لہٰذا اَلرِّبَّةُ ان پودوں کو کہتے ہیں جو گرمیوں میں بھی مرجھاتے نہیں بلکہ ان کی سربلندی و تازگی سردی گرمی دونوں میں یکساں رہتی ہے۔

قرآن کریم کی ابتداء اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۱/۱ سے ہوتی ہے۔ یعنی کائنات کا ہر حسین گوشہ اللہ کی صفت ربوبیت کا پیکر حمد و ستائش ہے۔ کائنات کی ہر شے اپنے منہ سے کہہ رہی ہے کہ یہاں ایک عظیم الشان پروگرام کارفرما ہے جس میں ایک ادنیٰ سا بیج اپنی نشوونما کے مختلف مراحل طے کرتا ہوا اپنے نقطۂ تکمیل تک پہنچ جاتا ہے اسی کو اللہ کا نظام ربوبیت کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اسی لئے قابل حمد و ستائش ہے کہ وہ ہر شے کو ربوبیت عطا کرتا ہے۔

قرآن کریم کہتا ہے کہ جس طرح اللہ کا یہ نظام ربوبیت خارجی کائنات میں از خود کارفرما ہے۔ اسی طرح انسانوں کو چاہیے کہ وہ اپنی داخلی اور معاشرتی دنیا میں بھی اسی نظام ربوبیت کو نافذ کریں۔ اس

کا طریق یہ ہے کہ رزق کے تمام سر چشمے تمام انسانوں کے لئے عام ہو جائیں اور ہر انسان اپنی استعداد اور صلاحیت کو دوسرے انسانوں کی نشوونما کے لئے وقف کر دے۔ اس طرح تمام انسانوں کی مضمر صلاحیتیں نشوونما پاتی ہوئی اپنے نقطۂ تکمیل تک پہنچ جائیں گی اور جو لوگ اس نظام کو قائم کریں گے وہ رَبّٰنِیِّیْنَ کہلائیں گے ۳/۷۹ اور اس نظام کا قیام قرآن کریم کی تعلیم کو عام کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے سے ہوگا یہی قرآن کریم کی ساری تعلیم کا مقصود و منتہٰی ہے یعنی دنیا میں نظام ربوبیت کا قیام۔

قرآن کریم کی رو سے مملکت مقصود بالذات نہیں ہوتی وہ ذریعہ ہوتی ہے۔ افراد انسانیہ کی ربوبیت کا چونکہ ربوبیت میں انسان کی طبعی زندگی کی پرورش بھی شامل ہوتی ہے اور اس کی ذات کی نشوونما بھی اس لئے قرآنی مملکت کا فریضہ یہ ہے کہ وہ تمام افراد کی بنیادی ضروریات زندگی بہم پہنچائے۔

اور ہر ایک کے لئے یکساں طور پر ایسے وسائل و ذرائع مہیا کرے جن سے ان کی ذات کی صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی جائے۔ جب انسانی ذات کی اس طرح نشوونما ہو جاتی ہے تو موت سے بھی اس کا کچھ نہیں بگڑتا وہ زندگی کی مزید ارتقائی منازل طے کرنے کے بعد آگے بڑھ جاتی ہے اسے حیات آخرت کہتے ہیں اللہ کی ربوبیت کا سلسلہ وہاں بھی جاری رہتا ہے۔

قرآنی معاشرہ کا مقصود و منتہٰی "ربوبیت عالمینی" ہے یعنی تمام نوع انسان کی پرورش و نشوونما بلا لحاظ رنگ و نسل اور بلا امتیاز قوم و وطن جب تک اللہ کی یہ صفت افراد اور معاشرہ میں منعکس نہیں ہوتی ان کی زندگی قرآنی نہیں کہلا سکتی اور جن کے اندر اللہ کی یہ صفت منعکس ہوتی ہے وہ اپنی ضرورت سے زائد سب کچھ دوسروں کی نشوونما کے لئے دیدیتے ہیں لہٰذا ایسے معاشرہ میں نہ جائیدادیں کھڑی کرنے کا تصور پیدا ہو سکتا ہے نہ دولت اکٹھی کرنے کا خیال، نہ رزق کے سر چشموں پر انفرادی ملکیت کا سوال پیدا ہوتا ہے نہ دوسروں کی محنت کو غصب کر لینے کی خواہش۔ قرآن کریم کا مقصود اسی قسم کے معاشرہ کی تشکیل اور قیام ہے یہی معاشرہ ہے جو دنیا کو محسوس طریق پر دکھا سکتا ہے کہ اللہ کا تجویز کردہ نظام صحیح معنوں میں وحدت انسانی اور پوری انسانیت کی پرورش و نشوونما کا حامل ہے۔

o

رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ	اور حمد و ستائش ہے اس اللہ کے لئے
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ ۴۵/۶	جو تمام عالمین کو پرورش و نشو و نما دیتا ہے۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	نشو و نما دینے والا کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کا
وَمَا بَیْنَهُمَا ۵/۳۷	اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان سب کا۔

رب المشرقین و رب المغربین

رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ	نشو و نما دینے والا مشرقوں کا
وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ ۝ ۵۵/۱۷	اور نشو و نما دینے والا مغربوں کا۔

رب کریم

یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ	اے بنی نوع انسان
مَا غَرَّكَ	تمہیں کس چیز نے غلط فہمی میں مبتلا کر دیا ہے
بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ۝	نشو و نما دینے والے اس قدر کریم اللہ کی طرف سے
الَّذِیْ خَلَقَكَ	جس نے تمہاری تخلیق کی
فَسَوّٰىكَ	پھر گردشیں دے دیکر حشو و زوائد کو الگ کیا
فَعَدَلَكَ ۝	اور تمہارے تخلیقی اجزا میں نہایت عمدہ توازن پیدا کیا
فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ	پھر تمہیں مناسب پیکر عطا کیا

مَّاشَآءَ رَكَّبَكَ ۝ ۸۔۶/۸۲	اپنے قانون مشیت کے مطابق۔

اللہ کی ربوبیت کی زندہ شہادت خود تمہارا وجود ہے

جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ ز	کہو میرے پاس نظام خداوندی کا پورا ضابطہ آچکا ہے
وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ	اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس اللہ کے قوانین کے سامنے سرِتسلیم خم
لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝	کردوں جو عالمگیر ربوبیت کا ذمہ دار ہے
هُوَ الَّذِیْ	اللہ وہ ہے جس نے
خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ	تمہاری تخلیق کی ابتدا بے جان مادہ سے کی
ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ	پھر مختلف مراحل کے بعد تمہاری پیدائش نطفہ سے ہونے لگی
ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ	پھر نطفہ سے رحم مادر میں جونک کی قسم کا لوتھڑا بنایا
ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا	پھر وہ تمہیں انسانی بچہ کی شکل میں دنیا میں لے آیا
ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ	پھر تم اپنی جوانی کی عمر کو پہنچتے ہو
ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُیُوْخًا ج	پھر بوڑھے ہو جاتے ہو
وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی مِنْ قَبْلُ	تم میں سے بعض بچپن میں ہی وفات پا جاتے ہیں
وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّ	اور بعض اس عمر تک پہنچتے ہیں
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝	جہاں انسان عقل و فکر سے کام لینے کے قابل ہو جاتا ہے
هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ	اسی اللہ کے قانون کے مطابق تمہیں زندگی ملتی ہے
وَیُمِیْتُ ج ۶۶۔۶۸/۴۰	اور اسی کے قانون کے مطابق موت واقع ہوتی ہے۔

الرَّبُّ الاکرم، جس نے انسان کو قلم کے ذریعے علم پھیلانے کی استعداد دی

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَ كْرَمُ ۙ	پڑھ کہ تمہارا پروردگار بڑا اکریم ہے
الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ	جس نے انسان کو قلم کے ذریعے علم پھیلانے کی استعداد دی
عَلَّمَ الْاِنْسَانَ	اور اسے وحی کے ذریعے ان حقائق کا علم دیا
مَالَمْ یَعْلَمْ ۞ ۵۔۳/۹۶	جنہیں یہ نہیں جانتا تھا۔

یہ اللہ کی ربوبیت ہے کہ اس نے کرہ ارض کو تمہارے رہنے کے قابل بنایا

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ	یہ اللہ کی ربوبیت کا کرشمہ ہے کہ اس نے
الْاَرْضَ قَرَارًا	اس کرہ ارض کو تمہارے رہنے کے قابل بنادیا
وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً	اور اوپر فضا کی چھتری تان دی
وَّ صَوَّرَكُمْ	پھر اس نے تمہیں زندگی کا پیکر عطا کیا تو ایسا
فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ	جو بہترین حسن و تناسب کا مظہر ہے
وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ	اور تمہاری نشوونما کے لئے نہایت خوشگوار سامان زیست مہیا کیا
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ	یہ ہے تمہارا وہ اللہ جو تمہاری نشوونما کرتا ہے
فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ	بے حساب برکتوں والا
رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۞	اور تمام عالمین کی پرورش کرنے والا
هُوَالْحَیُّ	وہ ذات زندہ جس سے ہر ایک کو زندگی ملتی ہے
لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ	کائنات میں اس کے سوا کسی کا اقتدار نہیں
فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ	لہٰذا تم خالصتاً اسی کے قوانین کی اطاعت کرو

لَهُ الدِّيْنَ ط	اس طرح تمہارے معاشرہ میں اللہ کا وہ نظام قائم ہو جائے گا
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ	جسے دیکھ کر ہر کوئی پکار اٹھے گا کہ در خور ہزار توصیف و ستائش ہے
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ O ٤٠/٦٤_٦٥	وہ ذات جس کے نظام میں تمام عالمین کی پرورش کا انتظام موجود ہے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُم

اَللّٰهُ الَّذِىْ	اللہ وہ ہے جس نے تمہاری
جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ	نشو و نما کے لئے یہ انتظام کر دیا ہے کہ
لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ	تم رات کے وقت آرام کرو
وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ط	اور دن کی روشنی میں تازہ دم ہو کر کاروبار دنیا کرو
اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ	اللہ نے اس قدر آسانیاں بہم پہنچادی ہیں
عَلَى النَّاسِ	انسانی جدوجہد کے لئے
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ	لیکن انسانوں میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے
لَا يَشْكُرُوْنَ O	جو اس کی قدر نہیں کرتے
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ	بہر حال یہ ہے وہ اللہ جس نے تمہاری
رَبُّكُمْ	نشو و نما کے لئے ایسا عمدہ انتظام کر رکھا ہے
خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ م	وہی ہر شے کا خالق ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ز	اس کے سوا کائنات میں کسی کا اقتدار نہیں
فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ O ٤٠/٦١_٦٢	پھر تم اس اللہ کے بجائے کس طرف الٹے پھرے جا رہے ہو۔

قرآنی انقلاب کے ذریعے تعمیر انسانیت کا پروگرام

یٰاَیُّھَا	اے وہ کہ جس کے ذمے
الْمُدَّثِّرُ ۙ	انسانیت کے سنوارنے کا فریضہ ہے
قُمْ	اس دعوت انقلاب کو لے کر اٹھ
فَاَنْذِرْ ۙ	اور دنیا کو غلط روش کے عواقب سے آگاہ کر دے
وَرَبَّكَ	اور اللہ کے نظام ربوبیت کو اس طرح متمکن کر کہ
فَكَبِّرْ ۙ	کبریائی صرف اسی کے لئے ہو
وَثِيَابَكَ	اس کیلئے ضروری ہے کہ اپنی سیرت و کردار کو پاکیزہ بنایا جائے
فَطَهِّرْ ۙ	اور اس تحریک کو ہر قسم کے ناپسندیدہ عناصر سے پاک و صاف رکھا جائے
وَالرُّجْزَ	اپنے رفقا کی سیرت و کردار میں ایسی پختگی پیدا کرو کہ
فَاهْجُرْ ۙ	اس بار عظیم کے اٹھانے میں ان کے پائے استقلال میں لغزش نہ آنے
وَلَا تَمْنُنْ	پائے اور دوسروں کی نشوونما کا انتظام احسان کے طور پہ نہ کرو
تَسْتَكْثِرُ ۙ	اور نہ اس لالچ میں کہ اس کے بدلے میں تمہیں اس سے زیادہ ملے
وَلِرَبِّكَ	یہ ہے وہ نظام ربوبیت جس کے قیام و استحکام کے لئے
فَاصْبِرْ ؕ ۷۴/۱-۷	تمہیں نہایت ثبات و استقامت سے سرگرم عمل رہنا ہے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

رزاقیت

رِزُق" ہر وہ چیز جس سے نفع اٹھایا جائے یا جو غذا اللہ کی طرف سے ذی حیات کو بطور سامان نشو و نما ملے بارش کو بھی رِزُق" کہتے ہیں اور مقررہ آمدنی کو بھی۔

قرآن کریم کی رو سے رِزُق" سے مراد وہ تمام اسباب و ذرائع ہیں جن سے انسانی جسم اور اس کی ذات کی نشو و نما ہوتی جائے اور اللہ کے رَازِق" ہونے سے مراد ہے کہ اس نے انسان کو یہ تمام ذرائع و اسباب مہیا کر دیئے ہیں۔ اس نے فرمایا وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ۱۱/۶ ''زمین میں کوئی جاندار ایسا نہیں جس کے رزق کی ذمہ داری اللہ پر نہ ہو'' لہٰذا اللہ نے اپنی اس ذمہ داری کو نبھانے کے لئے زمین پر افراط سے ہر طرح کا سامان رزق مہیا کر دیا ہے اور انسان کو علم دیا کہ وہ اس کی مدد سے اپنے لئے اور دیگر ذی حیات کے لئے حسب ضرورت رزق حاصل کرتا رہے۔

نیز اللہ نے تقسیم رزق کے لئے محکم قوانین دیئے کہ انسان ان قوانین کے مطابق تقسیم رزق کا نظام قائم کر کے اپنے معاشرہ میں حسن و توازن قائم کر سکے۔

لہٰذا خرابی وہاں پیدا ہوتی ہے جہاں انسان حصول رزق کے لئے اپنا علم استعمال نہیں کرتا یا حصول رزق کے بعد اس کی تقسیم اللہ کے قوانین کے مطابق نہیں کرتا۔

خدا کا رزق تو ہرگز زمین پر کم نہیں یارو
مگر یہ کاٹنے والے! مگر یہ بانٹنے والے!

o

اللہ نے پیدا کیا اور رزق دیا

اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ	اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا
ثُمَّ رَزَقَكُمْ ۴۰/۳۰	اور پھر رزق دیا۔

اللہ ہی ہے جو آسمان و زمین سے انسان کو رزق دیتا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ	اے بنی نوع انسان
اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۭ	اللہ کی ان نعمتوں کو یاد کرو جو تم پر کی گئی ہیں
هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ	کیا اللہ کے سوا کوئی اور پیدا کرنے والا ہے
يَرْزُقُكُمْ	جو تمہیں رزق مہیا کرے
مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ ۳۵/۳	آسمان سے اور زمین سے۔

ہر جاندار کے رزق کی ذمہ داری اللہ پر ہے

وَمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ فِي الْاَرْضِ	زمین پر کوئی جاندار ایسا نہیں
اِلَّا عَلَي اللّٰهِ رِزْقُهَا ۱۱/۶	جس کے رزق کی ذمہ داری اللہ پر نہ ہو۔

اور حصول رزق اس کے قانون کے مطابق

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ	اللہ اپنے بندوں پر بڑا ہی مہربان ہے
يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ	وہ انہیں رزق دیتا ہے اپنے قانون مشیت کے مطابق
وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۱۹/۴۲	اور وہ بڑا ہی قوی اور غالب ہے۔

رزق کے خزانوں کی کنجیاں

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ	زمین وآسمان کے خزانوں کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ	رزق کی فراخیاں بھی اس کے قانون مشیت کے مطابق
يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ۭ	حاصل ہوتی ہیں اور تنگیاں بھی
اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ۴۲/۱۲	بلاشبہ وہ ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔

رزق کی فراخیاں اور تنگیاں، اللہ کے قانون کے مطابق

اِنَّ رَبَّكَ	بلاشبہ تمہارا پروردگار
يَبْسُطُ الرِّزْقَ	رزق میں کشادگیاں عطا کرتا ہے
لِمَنْ يَّشَآءُ	اپنے قانون مشیت کے مطابق
وَيَقْدِرُ ۭ	اور تنگیاں بھی
اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ	یقیناً وہ اپنے بندوں کے متعلق
خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝ ۱۷/۳۰	بڑا باخبر اور دیکھنے والا ہے۔

انسانوں کی اکثریت جس بات کا علم نہیں رکھتی

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ	کہو میرا پروردگار
يَبْسُطُ الرِّزْقَ	رزق میں کشادگیاں دیتا ہے
لِمَنْ يَّشَآءُ	اپنے قانون مشیت کے مطابق
وَيَقْدِرُ	اور تنگیاں بھی

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ	لیکن انسانوں کی اکثریت
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ٣٦/٣٤	اس کا علم نہیں رکھتی۔

انسانوں کے حصول رزق کے لئے کائنات کی ہر شے کو اس کے تابع تسخیر کر دیا گیا ہے

اَللّٰهُ الَّذِیْ	اللہ وہ ہے جس نے
سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ	ان بے پایاں اور پر خروش سمندروں کو تمہارے تابع تسخیر کر دیا
لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ بِاَمْرِهٖ	تاکہ ان میں اللہ کے قانون کے مطابق جہاز رانی کر کے
وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ	سامان معیشت کی تلاش میں ادھر ادھر نکل سکو
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝	اور اس طرح تمہاری کوششیں بھرپور نتائج پیدا کر سکیں
وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ	ایک سمندر ہی کیا، اس نے تو کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں
وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ ؕ	جو کچھ ہے اس سب کو تمہارے تابع تسخیر کر دیا ہے
اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ	دیکھو ان امور میں قوانین موجود ہیں
لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ ١٢ـ١٣/٤٥	ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔

حصول رزق کے لئے عقل و فکر اور اللہ کے قوانین کو سمجھنے کی ضرورت ہے

وَسَخَّرَ لَكُمُ	اور تمہارے تابع، تسخیر کر دیے گئے ہیں
الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ۙ	رات اور دن
وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ	اور سورج اور چاند
وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ	اور ستارے بھی اللہ کے قانون کے مطابق تمہارے تابع تسخیر ہیں

اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ	بلا شبہ ان امور میں قوانین ہیں
لِقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ۝	ان لوگوں کے لئے جو عقل اور سمجھ سے کام لیتے ہیں
وَمَاذَرَاَلَكُمۡ فِی الۡاَرۡضِ	اس نے سطح زمین پر تمہارے لئے جو کچھ پھیلادیا ہے
مُخۡتَلِفًا اَلۡوَانُهٗ ؕ	دیکھووہ کس قدر مختلف اقسام پر مشتمل ہے
اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیَةً	بلا شبہ ان امور میں نشانیاں اور دلائل موجود ہیں
لِقَوۡمٍ یَّذَّكَّرُوۡنَ ۝ ۱۳۔۱۲/۱۶	ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔

حصول رزق کے لئے سمندر بھی تمہارے تابع تسخیر کر دیئے گئے

وَهُوَالَّذِیۡ سَخَّرَ الۡبَحۡرَ	اور اللہ نے سمندروں کو تمہارے تابع تسخیر کر دیا ہے
لِتَاۡ كُلُوۡا مِنۡهُ لَحۡمًا طَرِیًّا	تاکہ ان سے کھانے کے لئے تازہ گوشت حاصل کر سکو
وَّتَسۡتَخۡرِجُوۡا مِنۡهُ حِلۡیَةً تَلۡبَسُوۡنَهَا ۚ	اور اپنے استعمال کے لئے آرائش و زیبائش کی چیزیں نکالو
وَتَرَی الۡفُلۡكَ مَوَاخِرَ فِیۡهِ	اور دیکھو سینہ بحر پر جہاز کس طرح پانی کو چیرتے ہوئے چلے جاتے ہیں
وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ	تاکہ اس طرح سے اللہ کے فضل کی تلاش کر سکو
وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۝ ۱۴/۱۶	اور تمہاری کوششیں بھرپور نتائج پیدا کریں۔

ہوا اور پانی بھی ذریعۂ رزق ہیں

وَمِنۡ اٰیٰتِهٖۤ اَنۡ یُّرۡسِلَ الرِّیٰحَ	اور اس کے قوانین میں سے ہواؤں کا چلنا بھی ہے
مُبَشِّرٰتٍ	یہ خوشخبریاں لے کر آتی ہیں
وَّلِیُذِیۡقَكُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِهٖ	کہ تمہیں اس کی رحمتوں کے پھل چکھائیں

وَلِتَجۡرِیَ الۡفُلۡکُ بِاَمۡرِہٖ	اور اس کے قانون کے مطابق تم کشتیاں چلا کر
وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِہٖ	اس کا فضل یا رزق تلاش کر سکو
وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ○ ۴۶/۳۰	اور اس طرح سے اپنی محنتوں کے بھرپور نتائج پاؤ۔

رزاقیت کا ایک اور انداز

وَمِنۡ رَّحۡمَتِہٖ	اور یہ تم پر اللہ کی رحمتوں میں سے ہے کہ
جَعَلَ لَکُمُ الَّیۡلَ وَالنَّہَارَ	اس نے تمہارے لئے رات اور دن کی گردشیں قائم کر دیں
لِتَسۡکُنُوۡا فِیۡہِ	تا کہ رات کے وقت آرام کر سکو اور تازہ دم ہو کر
وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِہٖ	دن کے وقت اس کا فضل یا رزق تلاش کرو
وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ○ ۲۸/۷۳	اور اس طرح تمہاری کوششیں بھرپور نتائج پیدا کرتی جائیں۔

پہاڑ اور دریا وغیرہ تمہارے لئے حصول رزق کا ذریعہ ہیں

وَاَلۡقٰی فِی الۡاَرۡضِ رَوَاسِیَ	اور زمین پر پہاڑ بنا دیئے گئے
اَنۡ تَمِیۡدَ بِکُمۡ	تا کہ اس کا توازن قائم رہے اور ڈول نہ سکے
وَاَنۡہٰرًا	اور ان میں سے پانی کی نہریں جاری کیں
وَّسُبُلًا	اور راستے نکال دیے
لَّعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ ○ۙ	تا کہ تم اپنی منزل مقصود پر بآسانی پہنچ جایا کرو
وَعَلٰمٰتٍ ؕ	اور تمہاری رہنمائی کے لئے نشانات راہ بنا دیئے گئے
وَبِالنَّجۡمِ ہُمۡ	اور ستارے بھی تمہارے لئے

يَهۡتَدُوۡنَ ۝ ١٦/١٥۔١٦	منزل کی رہنمائی کرتے ہیں۔

اور مویشی بھی تمہارے لئے ذریعۂ رزق ہیں

وَالۡاَنۡعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمۡ	اور تمہارے لئے مویشی پیدا کئے گئے اور انکی
فِيۡهَا دِفۡءٌ	اون و کھال وغیرہ میں تمہارے لئے گرم کرنے کے اسباب ہیں
وَّمَنَافِعُ	اور نیز طرح طرح کے دیگر فائدے بھی ہیں
وَمِنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ۝	ان میں ایسے جانور بھی ہیں جن کا گوشت کھاتے ہو
وَلَـكُمۡ فِيۡهَا جَمَالٌ	اور ان کے اندر تمہارے لئے ایک جمالی پہلو بھی ہے
حِيۡنَ تُرِيۡحُوۡنَ	ان کے گلوں کو جب شام کے وقت تم چرا کر لاتے ہو
وَحِيۡنَ تَسۡرَحُوۡنَ ۝	یا صبح کے وقت جب نکالتے ہو تو ایک حسین منظر پیدا ہو جاتا ہے
وَتَحۡمِلُ اَثۡقَالَـكُمۡ اِلٰى بَلَدٍ	یہ جانور تمہیں اور تمہارے مال و اسباب کو اٹھا کر دور دراز مقامات پر لے
لَّمۡ تَكُوۡنُوۡا بٰلِغِيۡهِ اِلَّا بِشِقِّ الۡاَنۡفُسِ‌ؕ	جاتے ہیں جہاں ان کے بغیر تمہارا پہنچنا دشوار ہوتا
اِنَّ رَبَّكُمۡ لَرَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ۝	بلا شبہ تمہارا پروردگار تم پر بڑا ہی شفیق اور رحیم ہے
وَّالۡخَيۡلَ وَالۡبِغَالَ وَالۡحَمِيۡرَ	ان کے علاوہ گھوڑے، خچریں اور گدھے ہیں کہ
لِتَرۡكَبُوۡهَا	ان سے تم سواری و بار برداری کا کام بھی لیتے ہو
وَزِيۡنَةً‌ ؕ ١٦/٥۔٨	اور یہ تمہارے لئے وجہ زینت بھی ہیں۔

دیکھو رزق کے ان ذرائع سے فیضیاب وہی لوگ ہوتے ہیں جو عقل و فکر سے کام لیتے ہیں

هُوَ الَّذِىۡۤ	اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے
اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّـكُمۡ	آسمان سے پانی برسایا

مِّنْهُ شَرَابٌ — جو تمہارے پینے کے کام بھی آتا ہے

وَّمِنْهُ — اور اس سے تم زمین کو سیراب بھی کرتے ہو

شَجَرٌ — جس سے جنگل اور چراگاہیں پیدا ہو جاتے ہیں

فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ○ — جہاں تم اپنے مویشی چراتے ہو

يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ — اور اس پانی سے تمہارے لئے غلہ کی کھیتیاں

وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ — اور زیتون، کھجور اور انگور وغیرہ

وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ — جیسے پھل پیدا کئے جاتے ہیں

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً — بلاشبہ ان امور میں قوانین اور نشانیاں موجود ہیں

لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○ ۱۱-۱۰/۱۶ — ان لوگوں کے لئے جو عقل و فکر سے کام لیتے ہیں۔

کوئی بھی اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتا

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ — غور کرو کہ دنیا میں کتنے جاندار ایسے ہیں

لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ — جو اپنا رزق پیٹھ پر لادے پھرتے ہیں

اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ — اللہ ہی ہے جو انہیں اور تمہیں سب کو رزق دیتا ہے

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ ۲۹/۶۰ — اور وہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔

رزق کی طلب اور تلاش اللہ کے قانون کے مطابق کرو

فَابْتَغُوْا — اور رزق کی طلب اور تلاش

عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ ۲۹/۱۷ — اللہ کے قانون کے مطابق کرو۔

اللہ کی رزاقیت سے لے کر انسانی معاشرہ میں نظام رزاقیت کی تفصیل

وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً	اللہ اپنے قانون کے مطابق بادلوں سے بارش برساتا ہے
فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ	تو اس سے زمین مردہ کو ازسر نو زندگی مل جاتی ہے
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً	یقیناً اسمیں ان لوگوں کیلئے حقیقت تک پہنچنے کی نشانیاں ہیں
لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۠	جو حق کی آواز کو دل کے کانوں سے سنتے ہیں
وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ	اور تمہارے لئے مویشیوں میں بھی ایک سبق موجود ہے
نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ	دیکھو کہ کس طرح ان کے پیٹوں میں
مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ	خون اور گوبر کے درمیان سے
لَّبَنًا خَالِصًا	ہم تمہارے لئے خالص دودھ مہیا کرتے ہیں
سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝	جو پینے والوں کے لئے نہایت خوشگوار ہے
وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ	اس طرح تم کھجور اور انگور کے پھلوں کو دیکھو
تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا	تم ان سے نشہ آور عرق بھی بناتے ہو
وَّ رِزْقًا حَسَنًا ؕ	اور خوشگوار اور متوازن غذا بھی حاصل کرتے ہو
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً	بلاشبہ ان امور میں اللہ کے قوانین موجود ہیں
لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝	ان لوگوں کے لئے جو عقل و فکر سے کام لیتے ہیں
وَاَوْحٰى رَبُّكَ	اور پھر شہد کی مکھی پر غور کرو کہ کس طرح
اِلَى النَّحْلِ	اللہ نے اس کے اندر جبلی طور پر یہ رہنمائی رکھ دی ہے کہ
اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا	وہ پہاڑوں میں درختوں میں اور ان مصنوعی گھروں میں
وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ۝ۙ	جو اس غرض سے بنائے جاتے ہیں اپنا چھتہ بنائے

ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ	پھر ہر طرح کے پھولوں اور پھلوں سے رس چوستی پھرے
فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ	اور نہایت فرماں پذیری اور اطاعت گزاری سے تجویز کردہ راہ پر چلتی جائے
يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا	چنانچہ جب وہ قانون فطرت کا اس طرح اتباع کرتی ہے تو
شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ	اسکے اندر سے مختلف رنگوں کا شہد نکلتا ہے
فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ	جس میں انسان کے لئے غذائیت کے علاوہ شفا بھی ہے
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً	بلاشبہ اسمیں بھی حقیقت تک پہنچنے کی نشانیاں موجود ہیں
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○	ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں
وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰكُمْ ۙ	اللہ تمہیں پیدا کرتا ہے اور موت بھی دیتا ہے
وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ	اور تم میں سے بعض عمر کے اس بدترین حصے میں پہنچ جاتے ہیں کہ
لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ؕ	ان کے تمام قویٰ کمزور و مضمحل اور نکمے ہو جاتے ہیں
اِنَّ اللّٰهَ	یہ سب کچھ اللہ کے طبعی قانون کے مطابق ہوتا ہے
عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ○	جس کے پیمانے اور اندازے علم پر مبنی ہیں
وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ	تم دیکھو کہ انسانی عمر کے مختلف مدارج میں روزی کمانے کی
عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ	استعداد مختلف ہوتی ہے کسی میں کم کسی میں زیادہ اور کسی میں بالکل
فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا	نہیں لہٰذا جن میں یہ استعداد زیادہ ہوتی ہے وہ اپنی فاضلہ دولت کو
بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى	ان کی طرف کیوں لوٹا نہیں دیتے جن میں کمانے کی استعداد نہیں
مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ	یا کم ہے اور وہ ان کے زیر ہدایت کام کرتے ہیں
فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ	تاکہ معاشی سہولتوں میں سب برابر ہو جائیں۔
اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ	جو لوگ ایسا نہیں کرتے وہ گویا ان صلاحیتوں کے اللہ کی

یَجۡحَدُوۡنَ o	طرف سے بطور نعمت کے ملنے کا انکار کرتے ہیں
وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ	تم اپنی گھریلو زندگی میں تقسیم رزق کے نظام پر غور کرو
اَزۡوَاجًا وَّ جَعَلَ لَكُمۡ مِّنۡ	اس میں کام کر سکنے والے افراد بھی ہوتے ہیں
اَزۡوَاجِكُمۡ بَنِيۡنَ وَحَفَدَةً	اور کام نہ کر سکنے والے بچے اور کمزور افراد بھی
وَّ رَزَقَكُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ	لیکن تم سب ہمارے دیے ہوئے رزق کو خوشگوار انداز سے استعمال
اَفَبِالۡبَاطِلِ يُؤۡمِنُوۡنَ	کرتے ہو تو کیا تم انسانی معاشرہ میں اس کے بجائے کوئی باطل نظام رائج
وَبِنِعۡمَتِ اللّٰهِ	کر کے اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کی
هُمۡ يَكۡفُرُوۡنَ o ۱۶/۶۵-۷۲	ناقدری کرنا چاہتے ہو۔

نظامِ خداوندی میں رزاقیت

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ	تمام بنی نوع انسان کو پکار کر کہہ دو کہ
اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمۡ	میں تمہیں تمام باطل نظام ہائے زندگی کی تباہ کاریوں سے
نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ o	واضح طور پر آگاہ کرتا ہوں اور اللہ کے نظام کی طرف
فَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا	دعوت دیتا ہوں لہذا جو کوئی اس نظام کو قبول کرے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اور اس کے مطابق اصلاح معاشرہ کے کام کرے گا
لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ	تو اسے اس نظام میں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جائے گا
وَّرِزۡقٌ كَرِيۡمٌ o ۲۲/۴۹-۵۰	اور عزت کی روزی ملے گی۔

حقیقی مومن اور نظام صلوۃ کا مفہوم

اَلَّذِيۡنَ يُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ	جو لوگ قوانین خداوندی پر مبنی نظام قائم کرتے ہیں

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ	اور ہمارے دیئے ہوئے رزق کو
يُنفِقُونَ ۝	نوع انسان کی پرورش اور نشو ونما کے لئے عام کر دیتے ہیں
أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ؕ	یہی لوگ حقیقی مومن ہیں
لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ	پروردگار کے ہاں ان کے مدارج بہت بلند ہیں
وَمَغْفِرَةٌ	اس نظام میں انہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہوگا
وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ ۴۔۳/۸	اور عزت کی روزی ملے گی۔

اللہ کے قوانین پر قائم معاشرہ میں نہایت ہی حسین انداز سے رزق مہیا کیا جائے گا

فَاتَّقُوا اللّٰهَ	اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
يٰٓأُولِي الْأَلْبَابِ ۚ ۖ	اے وہ صاحبان عقل وبصیرت
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ	جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ	اس مقصد کے لئے اللہ نے تمہاری طرف
اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝ۙ	یہ ضابطہ قوانین نازل کر دیا ہے
رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ	اور یہ رسول ﷺ تمہارے سامنے اللہ کے قوانین پیش کرتا ہے
اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ	جو اپنے مطالب میں بالکل واضح ہیں
لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	مقصد اس سے یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کے قوانین کو قبول کر کے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اصلاح معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہو جائیں
مِنَ الظُّلُمٰتِ	انہیں ظلم وجہالت کی تاریکیوں سے نکال کر
اِلَى النُّوْرِ ؕ	علم وبصیرت کی روشنیوں میں لے آئے

وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ	لہٰذا جو لوگ ان قوانین کی صداقت پر ایمان لائیں گے
وَيَعْمَلْ صَالِحًا	اور اللہ کے مقرر کردہ صلاحیت بخش پروگراموں پر عمل پیرا ہوں گے
يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ	تو وہ لوگ ایسا جنتی معاشرہ تشکیل دے لیں گے
تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	جس کی تہہ میں قوانین خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا	اور یہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے
قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۱۱ ۶۵/۱۰	اور اللہ انہیں نہایت حسین انداز سے رزق مہیا کرتا رہے گا۔

نظام خداوندی کی برکتیں

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ	جن لوگوں نے اللہ کے نظام ربوبیت کو قبول کر لیا
ثُمَّ اسْتَقَامُوْا	پھر اسے مضبوطی سے قائم رکھا
تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ	تو اللہ کی کائناتی قوتیں ان کی مددگار ہو جاتی ہیں
اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا	اور ان کے تمام خوف اور پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں
وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِىْ	یہ بشارت ہے اس جنتی معاشرہ کی
كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۴۱/۳۰	جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔

تقسیم رزق کے سلسلہ میں انسان کی کھلی ہوئی گمراہی

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ	انسان پر جب کوئی مصیبت آتی ہے
دَعَانَا ز	تو ہمیں پکارتا ہے
ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۡ	اور جب ہم اسے کسی نعمت سے نوازتے ہیں

قَالَ اِنَّمَآ	تو کہنے لگ جاتا ہے کہ
اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ ؕ	یہ سب کچھ تو میری اپنی ہنر مندی کا نتیجہ ہے
بَلْ هِیَ فِتْنَةٌ	حالانکہ یہ اس کی کھلی ہوئی گمراہی ہے
وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ○	لیکن اکثر لوگ اس بات کا علم نہیں رکھتے
قَدْ قَالَهَا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ	قبل ازیں بھی سرمایہ پرست لوگ ایسی ہی باتیں کیا کرتے تھے
فَمَآ اَغْنٰی عَنْهُمْ	لیکن جب ان کے غلط نظریہ کی پیدا کردہ تباہیاں ان کے
مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ○	سامنے آئیں تو ان کا کسب وہنر کسی کام نہ آیا
فَاَصَابَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ	اور ان کی غلط روش کی پیدا کردہ ناہمواریاں ان کے سامنے آگئیں
وَالَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰۤؤُلَآءِ	اب بھی جنھوں نے ظلم کی روش اختیار کر رکھی ہے
سَیُصِیْبُهُمْ سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ	ان کے اعمال کے تباہ کن نتائج ان کے سامنے آکر رہیں گے
وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ○	اور یہ لوگ ہمارے قانون مکافات کو عاجز نہیں کر سکیں گے
اَوَلَمْ یَعْلَمُوْآ	انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ
اَنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ	رزق کی کشادگی بھی اللہ کے قانون مشیت کے مطابق ہوتی ہے
لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ؕ	اور تنگی بھی اس کے قانون کے مطابق
اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ	اس بات میں حقیقت تک پہنچنے کی بڑی نشانیاں ہیں
لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ ۵۲-۴۹/۳۹	ان لوگوں کے لئے جو اس کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں۔

رزق کی کشادگی اور تنگی کا قانون

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ	کہو رزق کی تنگی اور کشادگی اللہ کے قانون سے وابستہ ہے

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ	جو اس کے قانون کا اتباع کرتا ہے اسے کشادگی اور وسعت حاصل ہوتی
مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ	ہے اور جو اس سے منہ موڑ لیتا ہے اس کی روزی تنگ ہو جاتی ہے
وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ	دیکھو جس قدر تم نوع انسان کی پرورش اور نشوونما کے لئے دیتے ہو
فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ	اسی قدر تمہارے رزق میں وسعت اور کشادگی پیدا ہو جاتی ہے
وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ ٣٩/٣٤	اور اللہ کے قانون کے مطابق ملا ہوا رزق ہی بہترین ہوتا ہے۔

****

غَفَّارٌ

غَفَرٌ' کے بنیادی معنی ہیں حفاظت کرنا' غَفَّارٌ' ' غَفُوْرٌ' کے معنی ہیں حفاظت دینے والا' محفوظ رکھنے والا۔

o

اللہ کی غفاریت کا ایک انداز

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ	اللہ نے اس تمام سلسلہ کائنات کو ٹھیک ٹھیک انداز سے تعمیری نتائج مرتب کرنے کے لئے پیدا کیا ہے
يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ	اس نے زمین کی گردش کو اس انداز سے متعین کیا ہے کہ رات کو دن کے اوپر لپیٹتا جاتا ہے اور دن کو رات کے اوپر اور اس نے
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ	سورج اور چاند کو اپنے قوانین کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے تمام
كُلٌّ يَّجْرِىْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى	اجرام فلکی ایک مدت معینہ تک کیلئے اپنے اپنے راستہ پر چلے جا رہے ہیں
اَلَا هُوَالْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ○ ۳۹/۵	یہ سب کچھ اس اللہ کے قوانین کے مطابق ہو رہا ہے جو پورے پورے غلبہ کا مالک ہے اور ہر شے کی حفاظت کا سامان رکھتا ہے۔

اللہ کی غفوریت کا ایک انداز

اِنَّ اللّٰهَ	دیکھو کہ کس طرح اللہ نے
يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	اس قدر عظیم الجثہ اجرام فلکی کو قانون کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے
اَنْ تَزُوْلَا ۚ	کہ ان میں سے کوئی بھی اپنے مقام سے بال برابر بھی اِدھر اُدھر نہیں ہٹتا
وَلَئِنْ زَالَتَآ	اور اگر ان میں سے کوئی اپنے مقام سے ہٹ جائے تو
اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ ۢ بَعْدِهٖ ؕ	کوئی قوت ایسی نہیں جو اسے پھر اس کے اصل مقام پر لے جائے
اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ○ ۳۵/۴۱	بلا شبہ یہ اللہ ہی ہے جسکے قانون میں اس قدر حلیمی اور حفاظت ہے

اللہ کے قانون میں حلیمی اور حفاظت

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ	دیکھو اللہ کا قانون تمہاری ان قسموں پر گرفت نہیں کرتا
بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ	جو تم یونہی بلا سوچے سمجھے کھالیا کرتے ہو
وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ	وہ صرف ان قسموں پر گرفت کرتا ہے
بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ	جو تم دل کے پورے ارادے سے کھاتے ہو
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ○ ۲/۲۲۵	کیونکہ اللہ کے قانون میں بڑی حفاظت اور حلیمی ہے۔

اور اللہ کی حفاظت اس کے قوانین کی پیروی سے حاصل ہوتی ہے

وَاِنْ تُصْلِحُوْا	دیکھو اگر تم اپنا طرز عمل درست رکھو
وَتَتَّقُوْا	اور اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے رہو
فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ ۴/۱۲۹	تو تمہیں اللہ کی طرف سے حفاظت اور رحمت حاصل رہے گی۔

گھریلو زندگی کے سلسلے میں اللہ کی غفاریت ورحمت

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآءِ هِمْ	جو لوگ اپنی بیویوں سے تعلق نہ رکھنے کی قسم کھالیں
تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ	ان کے لئے چار ماہ کی مہلت ہے
فَاِنْ فَآءُ وْ	کہ وہ اس عرصہ میں اپنے تعلقات بحال کرلیں
فَاِنَّ اللّٰهَ	کیونکہ اللہ کے قانون میں ایسی لغزشوں سے
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۲/۲۲۶	حفاظت و مرحمت کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

گھریلو زندگی کے سلسلے میں اللہ کے قانون کی غفاریت

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ	دیکھو تم میں سے اگر کوئی اپنی بیوی کو ماں کہہ دے
مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ	تو وہ اس کی ماں بن نہیں جاتی
اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓئِىْ وَلَدْنَهُمْ	ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنم دیا
وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ	اس قسم کی باتیں تو محض بیہودگی اور لغویت ہوتی ہیں
وَزُوْرًا	جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں
وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ	لہٰذا اللہ کا قانون ایسی لغویات سے درگزر کرتا ہے
غَفُوْرٌ ۝ ۵۸/۲	اور تمہیں اس کے مضر اثرات سے تحفظ دیتا ہے۔

مجبوری کی حالت میں حرام اشیاء کے استعمال سے انکے مضر اثرات سے حفاظت

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِىْ مَآ اُوْحِىَ اِلَىَّ	کہو میری طرف جو وحی کی گئی ہے اس میں
مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ	کسی ایسی چیز کو جسے لوگ عام طور پر کھاتے ہیں حرام نہیں پاتا
اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً	ماسوا مردار

اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا	یا بہتے ہوئے خون کے
اَوْلَحْمَ خِنْزِيْرٍ	یا خنزیر کے گوشت کے
فَاِنَّه' رِجْس"	کیونکہ یہ تمام چیزیں مضر صحت اور غلیظ ہیں
اَوْفِسْقًا	اور وہ تمام چیزیں بھی حرام ہیں جنہیں حدود اللہ سے تجاوز کرتے
اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ج	ہوئے غیر اللہ کے نام پر دیا گیا ہو
فَمَنِ اضْطُرَّ	بہر حال مجبوری کی حالت میں ان چیزوں کا استعمال بھی کیا جاسکتا ہے
غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ	لیکن اس احتیاط کے ساتھ کہ حد سے تجاوز نہ ہو اور نہ قانون شکنی کی نیت
فَاِنَّ رَبَّكَ	ہو ایسی حالت میں تمہارا پروردگار تمہیں ان چیزوں کے مضر
غَفُوْر" رَّحِيْم" ٥ ٦/١٤٥	اثرات سے محفوظ رکھے گا اور تمہاری نشوونما بدستور ہوتی رہے گی۔

وقفہ مہلت بھی اللہ کی غفاریت اور اس کی رحمت ہے

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُوالرَّحْمَةِ ط	دیکھو تمہارے پروردگار کے قانون میں بڑی حفاظت اور رحمت ہے
لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا	وہ اگر لوگوں کی غلط کاریوں پر فوراً ہی گرفت کرتا
لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ط	تو ان پر فوری طور پر تباہی کا عذاب مسلط ہو جاتا
بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِد"	لیکن انہیں اصلاح کے لئے ایک مہلت دی جاتی ہے
لَّنْ يَّجِدُوْا	اور جب مہلت کا یہ وقفہ ختم ہو جاتا ہے تو پھر انہیں
مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ٥ ١٨/٥٨	اپنے کرتوتوں کے نتائج سے بچ نکلنے کی کوئی راہ نہیں ملتی۔

میرے بندوں کو خبردار کردو

نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ	میرے بندوں کو خبردار کردو کہ میرے قوانین کی
اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ٥ لا	پیروی سے انہیں ہر طرح کا تحفظ اور رحمت حاصل ہو جائیگی

وَاَنَّ عَذَابِیْ	اور ان قوانین کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں
هُوَالْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ۝ ۵۰-۱۵/۴۹	انکی زندگیاں سخت عذاب میں گزریں گی۔

لغزش کے بعد اللہ کی حفاظت ور حمت حاصل کرنے کا طریقہ

وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ	دیکھو جن لوگوں سے کوئی لغزش سرزد ہو جائے
ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا	پھر اس کے بعد وہ اس سے باز آجائیں
وَاٰمَنُوْٓا ۫	اور اللہ کے قانون کے مطابق زندگی بسر کریں
اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا	تو اس طرح وہ تمہارے پروردگار کے
لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۷/۱۵۳	سایہ رحمت و حفاظت کے تلے آجائیں گے۔

لغزش کے بعد اللہ کی حفاظت ور حمت حاصل کرنے کا طریقہ

لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ	جو لوگ نادانی اور جہالت سے کوئی برا کام کر بیٹھیں
ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	اور پھر احساس ہونے پر اس سے باز آجائیں
وَاَصْلَحُوْٓا ۙ	اور اپنی اصلاح کرلیں تو اس طرح
اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ	وہ اپنے آپ کو اللہ کے قانون کی حفاظت میں لے آئیں گے
رَّحِيْمٌ ۝ ۱۶/۱۱۹	اور ان کی نشوونما بدستور جاری رہے گی۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

نعمت ، انعام

نَعْمٌ کے معنی ہیں کسی چیز کا ایسی کیفیت لئے ہونا۔ جس سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کو سکون حاصل ہو انسانی زندگی کے ہر پہلو کا خوشگوار، کشادہ، ملائم، آسودہ اور اذیت و تکلیف سے مبرا ہو جانا، تروتازگی، شگفتگی، شادابی وسرفرازی حاصل ہونا۔

—— o ——

ایک مکمل نظام حیات کی نعمت

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ	اب ہم نے تمہیں ایک مکمل نظام زندگی دے دیا ہے
وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ	اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کر دی ہیں
وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۵/۳	اور اسلام کو تمہارے لئے بطور نظام حیات منتخب کر لیا ہے۔

وہ نعمت جس نے تمہاری کایا پلٹ دی تھی

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اتَّقُوا اللّٰهَ	اللہ کے قوانین کی پیروی اس طرح کرو کہ

حَقَّ تُقٰتِہٖ جس طرح پیروی کرنے کا حق ہے

وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ اور زندگی بھر قوانین خداوندی کے اطاعت گزار بنے رہو

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا اور سب مل کر اللہ کے نظام کو مضبوطی سے تھامے رکھو

وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ اور اپنے اندر فرقے اور گروہ نہ پیدا کرلو

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اور اپنے اوپر اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو

اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً کہ جب تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو رہے تھے

فَاَلَّفَ بَيْنَ کہ اس نظام نے آکر تمہارے دلوں میں

قُلُوْبِكُمْ ایک دوسرے کی الفت پیدا کردی

فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ اور اللہ کی اس نعمت کے ہاتھوں تم آپس میں بھائی بن گئے

وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ تم تباہیوں اور بربادیوں کے جہنم کے کناروں پر پہنچ گئے تھے۔

فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ ۳/۱۰۲-۱۰۳ کہ اس نظام نے آکر تمہیں اس میں گرنے سے بچا لیا۔

تسخیر کائنات کی نعمت

اَلَمْ تَرَوْا کیا تم دیکھتے نہیں کہ

اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ اللہ نے تمہارے تابع تسخیر کردیا ہے

مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ہر اس چیز کو جو آسمانوں وزمین میں موجود ہے

وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ اور پوری کردی ہیں تم پر اپنی نعمتیں

ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ۭ ۳۱/۲۰ ظاہر بھی اور باطن بھی۔

قومیں خود اپنے آپ کو اللہ کی نعمتوں سے محروم کر لیتی ہیں

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ	اللہ کا مقررہ قانون یہ ہے کہ
لَمۡ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعۡمَةً	وہ ہرگز ایسا نہیں کرتا کہ ان نعمتوں کو بدل ڈالے
اَنۡعَمَهَا عَلٰى قَوۡمٍ	جو اس نے کسی قوم پر انعام کر رکھی ہوں
حَتّٰى يُغَيِّرُوۡا مَا	جب تک کہ وہ قوم خود اپنے اندر تبدیلیاں
بِاَنۡفُسِهِمۡ ۙ	پیدا کر کے نااہل نہ بن جائے

وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ۙ ۸/۵۳ اور اللہ تو سب کچھ سنتا اور ہر بات کا علم رکھتا ہے۔

اللہ کے قوانین کو مذاق بنا کر کفران نعمت نہ کرو

وَلَا تَتَّخِذُوۡۤا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا	اور دیکھو اللہ کے قوانین کو مذاق نہ بنالو
وَاذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ	اور اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو تم پر کی گئی ہے
وَمَاۤ اَنۡزَلَ عَلَيۡكُمۡ مِّنَ الۡكِتٰبِ	اس نے تمہاری طرف یہ ضابطہ قوانین نازل کیا
وَالۡحِكۡمَةِ	اور ساتھ ہی ان قوانین کی غرض و غایت و حکمت بھی بتادی
يَعِظُكُمۡ بِهٖ ؕ	اور یہ بھی بتادیا کہ ان پر عمل پیرا ہونے کے نتائج کیا ہوں گے
وَاتَّقُوا اللّٰهَ	اور تم ان قوانین کی پوری پوری اطاعت کرو
وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ	اور اس حقیقت کو جان لو کہ اللہ
بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ۲/۲۳۱	کو ہر بات کا علم ہوتا ہے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋

فضل ، فضیلت

عربی زبان میں فضل کا لفظ کمی کے مقابلہ میں بولا جاتا ہے یعنی کسی چیز کا کم نہ ہونا۔ بلکہ زیادہ ہونا، جتنی ضرورت ہے اس سے بھی زیادہ۔

عام طور پر یہ لفظ معاشی سہولتوں کے لئے آتا ہے۔ لیکن اس کا استعمال فضیلت، برتری، مدارج کی بلندی وغیرہ کے لئے بھی ہوتا ہے۔ نیز انعام واکرام کے لئے بھی اور احسان وکرم کے لئے بھی۔ یعنی جتنا کسی کا واجب ہے۔ اس سے بھی زیادہ دے دینا۔ یا بلا معاوضہ احساناً دے دینا۔

o

نزول کتاب کا فضل

وَاَنزَلَ اللّٰهُ عَلَيۡكَ	اللہ نے تمہاری طرف اپنا
الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ	پرحکمت ضابطۂ قوانین نازل کیا
وَعَلَّمَكَ مَا لَمۡ تَكُنۡ تَعۡلَمُ ؕ	اور تمہیں ان باتوں کی تعلیم دی جن کا تمہیں علم نہیں تھا،
وَكَانَ فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ	تم پر اللہ کا یہ
عَظِيۡمًا o ۴/۱۱۳	بڑا ہی عظیم فضل ہے۔

دفع شر کا فضل

وَلَوۡ لَا دَفۡعُ اللّٰهِ	اگر اللہ روک تھام نہ کرتا
النَّاسَ بَعۡضَهُمۡ بِبَعۡضٍ	انسانوں کے شر کی انسانوں کے ذریعہ سے ہی
لَّفَسَدَتِ الۡاَرۡضُ	تو دنیا میں فساد بپا ہو جاتا
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوۡ فَضۡلٍ	لیکن اللہ کا فضل
عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ○ ۲/۲۵۱	تمام عالمین پر جاری و ساری ہے۔

دیگر مخلوقات پر انسان کی فضیلت و برتری

وَلَقَدۡ كَرَّمۡنَا بَنِىۡۤ اٰدَمَ وَ	بلا شبہ ہم نے نوع انسان کو عزت و برتری دی
حَمَلۡنٰهُمۡ فِى الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ	اور اسے تمام خشکی و تری کی قوتوں پر کنٹرول دیا
وَرَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ	اور نہایت ہی خوشگوار سامان زیست سے نوازا
وَفَضَّلۡنٰهُمۡ عَلٰى كَثِيۡرٍ مِّمَّنۡ خَلَقۡنَا	اور دیگر مخلوقات میں سے اکثر پر فضیلت و برتری دی
تَفۡضِيۡلًا ○ ۱۷/۷۰	ایسی فضیلت و برتری جیسی کہ ہونی چاہئے تھی۔

نظام خداوندی کی برکات

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰهَ	اگر تم قوانین خداوندی کی پیروی کرتے رہے
يَجۡعَلۡ لَّكُمۡ فُرۡقَانًا	تو اللہ تمہیں ایک امتیازی حیثیت عطا فرما دے گا
وَّيُكَفِّرۡ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ	اور تمہارے معاشرہ کی کمزوریاں و ناہمواریاں دور ہو جائیں گی

وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ	اور تمہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جائے گا یاد رکھو اللہ
ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ۝ ۸/۲۹	کے نظام میں بڑی ہی خوشحالیاں اور فضل ہے۔

اللہ کے فضل سے محرومی کے اسباب

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
مَنۡ يَّرۡتَدَّ مِنۡكُمۡ عَنۡ دِيۡنِهٖ	اگر تم نے اللہ کے نظام کی اطاعت ترک کر دی
فَسَوۡفَ يَاۡتِى اللّٰهُ بِقَوۡمٍ	تو اللہ تمہارا یہ مقام کسی ایسی قوم کو دے دے گا
يُّحِبُّهُمۡ	جو اس کی پسندیدہ ہو گی
وَيُحِبُّوۡنَهٗۤ ۙ	کہ اس کے قوانین کو پسند کرتی ہو گی
اَذِلَّةٍ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ	یہ قوم قوانین خداوندی کے فرمانبردار لوگوں کے لئے نرم ہو گی
اَعِزَّةٍ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ۖ	اور ان قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے سخت
يُجَاهِدُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ	اور اللہ کے نظام کو عام کرنے کے لئے پوری پوری جدوجہد کرے گی
وَلَا يَخَافُوۡنَ لَوۡمَةَ لَاۤئِمٍ ؕ	اور اس سلسلہ میں کسی کی ملامت سے نہیں ڈرے گی
ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ	یہ اللہ کا وہ فضل ہے
يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ	جو اس کے قانون مشیت کے مطابق حاصل ہوتا ہے
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ۝ ۵/۵۴	اور اللہ بڑا ہی وسعتوں والا اور علم رکھنے والا ہے۔

****

قریبٌ، قُربِ الٰہی

قُرب کسی کے قریب ہونا۔ یہ لفظ بُعد کے مقابلہ میں آتا ہے۔

اَلْقُرْبَۃُ رُتبہ کے اعتبار سے کسی کے قریب ہونا۔ مقرب جو کسی کے قریب ہو۔ اللہ تعالیٰ زمان و مکان کی نسبتوں سے بہت بلند ہے۔ لہٰذا فاصلہ کے اعتبار سے اس کے قریب ہونے کے کچھ معنی نہیں۔

قُربِ خداوندی حاصل کرنے کے لئے 'یا اللہ کا مقرب بننے کے لئے اس کے قوانین کی پیروی کرنی پڑتی ہے نیز اپنے اندر اللہ کی صفات (علیٰ حد بشریت) پیدا کرنی ہوتی ہے۔

o

فاصلے کی قربت

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ	ہم نے انسان کو پیدا کیا
وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۖ	لہٰذا اس کے دل میں گزرنے والے وسوسوں کو بھی جانتے ہیں
وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ	ہم اس کے اس قدر قریب ہیں کہ
مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۵۰/۱۶	اس کی رگ جان سے بھی زیادہ قریب۔

تم جہاں بھی ہو اللہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ	تم جہاں بھی ہو اللہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ ۵۷/۴	اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو اسے وہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔

ہم تمہارے بہت قریب ہیں

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ	جب میرے بندے میرے متعلق دریافت کریں
فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ	تو انہیں بتاؤ کہ میں ان کے بالکل قریب ہوں
أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۙ	اور میرا قانون ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہے
فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ	لہٰذا اُنہیں چاہئے کہ میرے احکام و قوانین کو قبول کر لیں
وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ	اور ان کی پیروی کریں
لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ ۲/۱۸۶	تاکہ انہیں منزل مقصود کی طرف رہنمائی حاصل ہو جائے۔

قرب الٰہی کا حصول

وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ	نہ تمہارے مال اور نہ تمہاری اولاد اس قابل ہیں کہ
بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰى	ان سے تمہیں اللہ کا قرب حاصل ہو جائے
إِلَّا مَنْ اٰمَنَ	اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے قوانین خداوندی کو قبول کرنے سے
وَعَمِلَ صَالِحًا	اور ان کے مطابق اصلاح معاشرہ کے کام کرنے سے
فَأُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ	ایسے لوگوں کو ان کے کاموں کا دگنا اجر ملتا ہے 'ایک معاشرہ کی
الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا	خوشحالیاں اور دوسرے ذات کی صلاحیتوں کی نشوونما

وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ	اس طرح وہ زندگی کی خوشگوار بلندیوں پر پہنچ جاتے ہیں
اٰمِنُوْنَ ۝ ۳۴/۳۷	اور انہیں امن و سلامتی حاصل ہو جاتی ہے۔

****

اَلْمُصَوِّرُ

اَلصُّوْرَۃُ شکل، ہیئت کسی شے کی حقیقت، صفت، نوع وہ خدوخال جس سے انسان کو پہچانا جائے اور دوسروں سے اس کا امتیاز کیا جائے۔ صَوَّرَ صورت بنانا اَلْمُصَوِّرُ صورت بنانے والا۔

کوئی شے صورت کے بغیر محسوس و مرئی ہو نہیں سکتی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے تخلیقی پروگرام میں مصوریت کا مقام وہ ہے جہاں غیر مرئی و غیر محسوس قوتوں کو ایک خاص ترتیب دے کر (خلق) محسوس و مرئی بنادیا جاتا ہے۔

o

اللہ کی مصوّری

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ	اللہ مختلف عناصر کی ترتیب نو سے کسی چیز کی تخلیق کا آغاز کرتا ہے
الْبَارِئُ	پھر انہیں باقی عناصر سے الگ کر لیتا ہے اور پھر
الْمُصَوِّرُ ۵۹/۲۴	اسے سنوارتے اور بناتے ہوئے ایک خاص صورت دے دیتا ہے۔

اسی کے قانون کے مطابق رحم مادر میں تمہاری صورتیں بنتی ہیں

هُوَ الَّذِیْ	اللہ ہی ہے جو

يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ	ارحام مادر میں تمہاری صورتیں بناتا ہے
كَيْفَ يَشَآءُ ۶/۳	اپنے قانون مشیت کے مطابق۔

اللہ ہی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتوں میں حسن و توازن پیدا کیا

اَللّٰهُ الَّذِيْ	اللہ وہ ہے جس نے
جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا	زمین کو تمہارے لئے قرار کی جگہ بنادیا
وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً	اور اوپر فضاؤں کا خیمہ تان دیا
وَّ صَوَّرَكُمْ	اور تمہاری صورتیں بنائیں
فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۶۴/۴۰	اور تمہاری صورتوں کو حسن و توازن دیا۔

اللہ نے تمہاری صورتوں کو سنوارا اور پھر کائناتی قوتوں کو تمہارے سامنے سجدہ ریز کر دیا

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ	ہم نے تمہیں پیدا کیا
ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ	پھر تمہاری صورتیں درست کیں
ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ	اور پھر تمام کائناتی قوتوں کو حکم دیا کہ
اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ق ۱۱/۷	انسان کی مطیع و فرمانبردار بن جائیں۔

****

الغنی

اَلْغِنٰی حاجات سے بے نیازی، تونگری، آسودگی، خوشحالی یہ فقر یا محتاجی کی ضد ہے۔ نیز اس کے معنی ہیں کافی ہو جانا کسی کو ایسا کر دینا کہ اسے کسی چیز کی حاجت نہ رہے۔

اَلْغَانِیَۃُ اس عورت کو کہتے ہیں جو اپنے ذاتی حسن و جمال کی وجہ سے خارجی زیبائش و آرائش سے مستغنی ہو اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۲۹/۶ اللہ کو کائنات میں کسی چیز کی احتیاج نہیں۔ نہ اسے بندوں کی اطاعت کی ہی ضرورت ہے وہ اس کا محتاج نہیں کہ کوئی اس کے لئے کچھ کرے۔

بندوں کا قوانین خداوندی کی اطاعت کرنا خود ان کی اپنی ذات کے نفع کے لئے ہے۔

قوانین خداوندی کے صحیح یا غلط استعمال سے انسان کا اپنا ہی فائدہ یا نقصان ہوتا ہے

وَمَنْ شَكَرَ	جو لوگ فطرت کی بخشائشوں کو صحیح مصرف میں لاتے ہیں
فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ	تو اس کا فائدہ انہی کو ہوتا ہے اور جو لوگ
وَمَنْ كَفَرَ	ان کا غلط استعمال کرتے ہیں اس کا نقصان بھی انہیں کو ہوتا ہے
فَاِنَّ رَبِّیْ	اللہ کا اس سے کچھ سنورتا بگڑتا نہیں
غَنِیٌّ كَرِيْمٌ	[illegible]

اللہ کی اطاعت انسان کے اپنے فائدے کے لئے ہے ورنہ اللہ تو اس سے بے نیاز ہے

اِنۡ تَکۡفُرُوۡا	اگر تم اللہ کے قوانین سے سرکشی برتو گے
فَاِنَّ اللّٰہَ	تو اس سے اللہ کا کچھ نہیں بگڑے گا
غَنِیٌّ عَنۡکُمۡ ۟	وہ تمہاری اطاعتوں سے بے نیاز ہے
وَلَا یَرۡضٰی لِعِبَادِہِ	بہر حال اللہ اپنے بندوں کے لئے پسند نہیں کرتا کہ وہ
الۡکُفۡرَ ۚ	اس کے قوانین کی خلاف ورزی کر کے اپنا نقصان کرلیں
وَاِنۡ تَشۡکُرُوۡا	اور اگر تم اس کے قوانین کے مطابق چلو گے
یَرۡضَہُ لَکُمۡ ؕ	تو یہ وہ طریق ہوگا جسے اس نے تمہاری نشوونما کے لئے تجویز کیا ہے
وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ	اللہ کے قانون مکافات کی رو سے ہر کوئی اپنے اعمال کے نتائج بھگتتا ہے
وِّزۡرَ اُخۡرٰی ؕ	کوئی دوسرا کسی کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا
ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمۡ مَّرۡجِعُکُمۡ	تمہارا ہر قدم اس کے قانون مکافات کی طرف اٹھ رہا ہے
فَیُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ؕ	لہٰذا تمہارے ایک ایک عمل کا نتیجہ تمہارے سامنے آکر رہے گا
اِنَّہٗ عَلِیۡمٌۢ	بلکہ تمہارے خیالات اور ارادوں کا بھی کیوں کہ وہ تو
بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ۝ ۳۹/۷	تمہارے دل میں گزرنے والے خیالات سے بھی واقف ہوتا ہے۔

اے رسولؐ جس طرح اللہ نے تمہیں محتاجی سے نکالا ہے اسی طرح تم دوسروں کو نکالو

اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡمًا	اے رسول ﷺ کیا یہ واقعہ نہیں کہ تم کمزور اور بے آسرا تھے
فَاٰوٰی ۝	کہ اللہ نے تمہارے لئے حفاظت اور پناہ کا سامان کر دیا
وَوَجَدَکَ ضَآلًّا	اور کیا یہ بھی واقعہ نہیں کہ تم تلاش حقیقت میں سرگرداں تھے

فَهَدٰی ۝	کہ اس نے تمہیں بذریعہ وحی صحیح راستہ کی طرف رہنمائی دے دی
وَوَجَدَكَ عَآئِلًا	اور کیا یہ بھی واقعہ نہیں کہ اللہ نے تمہیں ضرور تمند پایا
فَاَغْنٰی ۝	تو اتنا کچھ دیا کہ تم کسی کے محتاج نہ رہے
فَاَمَّا الْيَتِيْمَ	لہٰذا اب تم اللہ کا نظام قائم کرو تا کہ معاشرہ میں
فَلَا تَقْهَرْ ۝	کمزور اور بے آسرا کو دبایا اور دھتکارا نہ جاسکے
وَاَمَّا السَّآئِلَ	اور نہ ایسا ہونے پائے کہ ضرور تمند لوگوں کو
فَلَا تَنْهَرْ ۝	ارباب ثروت کی جھڑکیاں قابل نفرت مقام پر پہنچادیں
وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ	اس کے لئے ایسے انتظامات کرو کہ اللہ کی نعمتیں ہر ایک تک پہنچیں
فَحَدِّثْ ۝ ۹۳/۶-۱۱	اور اس نظام کا چرچا عام کرتے اور اسے دنیا میں پھیلاتے جاؤ۔

اللہ کا نظام قائم کرو تا کہ کوئی کسی کا محتاج نہ رہے

وَاَنَّهٗ هُوَ	نظام خداوندی انسان کی جملہ ضروریات پوری کرنے کا ایسا انتظام کرتا ہے
اَغْنٰی ۝	کہ کوئی کسی کا محتاج نہیں رہتا اور انسان
وَاَقْنٰی ۝ ۵۳/۴۸	کو وہ کچھ دیتا ہے جس سے اسے سکون اور اطمینان حاصل ہو جائے۔

ایسا نہ ہونے دو کہ دولت اغنیا کے درمیان ہی چکر کھاتی رہے

كَیْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً	دیکھو ایسا نہ ہونے دو کہ دولت
بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ط ۵۹/۷	دولتمندوں کے درمیاں ہی چکر کھاتی رہے۔

دیکھو تم جو کچھ نظامِ خداوندی کو دیتے ہو وہ تمہارے اپنے لئے ہوتا ہے اور اللہ تو غنی ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اَنۡفِقُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ	اپنی کمائی کا بہترین حصہ نظام خداوندی کے حوالے کر دیا کرو
مَا کَسَبۡتُمۡ	اس میں سے کہ جو تم صنعت و تجارت سے کماتے ہو
وَمِمَّاۤ اَخۡرَجۡنَا لَکُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ	یا اس میں سے کہ زمینوں کی پیداوار ہم تمہیں دیتے ہیں
وَلَا تَیَمَّمُوا	اور ایسا ارادہ ہرگز نہ کرنا کہ
الۡخَبِیۡثَ مِنۡهُ تُنۡفِقُوۡنَ	اس مد میں ناقص و بیکار حصہ دینے کی کوشش کرو
وَلَسۡتُمۡ بِاٰخِذِیۡهِ	ایسا کہ جسے تم نے اپنے لئے لینا بھی پسند نہیں کرتے
اِلَّاۤ اَنۡ تُغۡمِضُوۡا فِیۡهِ ؕ	اور اگر تم نے اس معاملہ میں اغماض سے کام لیا اور حقائق سے
وَاعۡلَمُوۡۤا	آنکھیں بند کر لیں تو جان لو کہ یہ سب کچھ تو تمہارے ہی فائدہ کیلئے ہے
اَنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ ۲/۲۶۷	اللہ کو اپنے لئے کچھ نہیں چاہئے وہ تو ان باتوں سے بے نیاز ہے۔

دیکھو اللہ کا نظام کسی خاص قوم کا محتاج نہیں کہ اسی کے ہاتھوں قائم ہو

وَرَبُّكَ الۡغَنِیُّ	دیکھو نظامِ خداوندی کسی خاص قوم کا محتاج نہیں کہ اسی کے ہاتھوں قائم
ذُو الرَّحۡمَةِ ؕ	ہو اللہ اپنی مہربانی سے ہر قوم کو نشوونما حاصل کرنے کے مواقع بہم
اِنۡ یَّشَاۡ یُذۡهِبۡکُمۡ	پہنچاتا ہے اور جو قوم ان مواقع سے فائدہ نہیں اٹھاتی اسے زندہ قوموں کی
وَیَسۡتَخۡلِفۡ مِنۡۢ بَعۡدِکُمۡ	صف سے نکال دیا جاتا ہے اور اس کی جگہ کوئی اور قوم لے لیتی ہے
مَّا یَشَآءُ	اس کے قانون مشیت کے مطابق
کَمَاۤ اَنۡشَاَکُمۡ	جسطرح تمہیں اٹھا کھڑا کیا گیا ہے (ایک قوم کی تباہی کے بعد)

مِّنۡ ذُرِّيَّةِ قَوۡمٍ اٰخَرِيۡنَ ۝	ایک دوسری قوم کی نسل سے
اِنَّ مَا تُوۡعَدُوۡنَ	اور اسے اچھی طرح سمجھ لو کہ جو کچھ تم سے کہا جاتا ہے
لَاٰتٍ ۙ	وہ ہو کر رہے گا
وَّمَآ اَنۡتُمۡ	تم ہمارے قانون مکافات کو
بِمُعۡجِزِيۡنَ ۝ ۶/۱۳۳-۱۳۴	بے بس نہیں کر سکتے۔

محض زبانی دعویٰ ایمان کو تسلیم نہیں کیا جاتا

اَحَسِبَ النَّاسُ	کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ
اَنۡ يُّتۡرَكُوۡۤا	انہیں چھوڑ دیا جائے گا
اَنۡ يَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا	محض اتنا کہہ دینے پر کہ وہ ایمان لے آئے ہیں
وَهُمۡ لَا يُفۡتَنُوۡنَ ۝	اور ان کے دعویٰ ایمان کو پرکھا نہیں جائے گا حالانکہ
وَلَقَدۡ فَتَنَّا الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ	اس سے قبل بھی لوگوں کے دعویٰ ایمان کی پرکھ ہوتی رہی ہے
فَلَيَعۡلَمَنَّ اللّٰهُ	انہیں کشمکش حق و باطل کی کٹھالیوں میں ڈال کر دیکھا جاتا رہا ہے کہ
الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا	کون اپنے دعویٰ ایمان میں سچا ہے
وَلَيَعۡلَمَنَّ الۡكٰذِبِيۡنَ ۝	اور کون یونہی زبان سے دعوی کرتا ہے اور عمل میں پورا نہیں اترتا
اَمۡ حَسِبَ الَّذِيۡنَ	وہ لوگ جو معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرتے ہیں
يَعۡمَلُوۡنَ السَّيِّاٰتِ	اپنے زبانی دعوی ایمان کی بنا پر کیا یہ سمجھتے ہیں کہ
اَنۡ يَّسۡبِقُوۡنَا ؕ	ہمارے قانون کی گرفت سے بچ کر نکل جائیں گے
سَآءَ مَا يَحۡكُمُوۡنَ ۝	یاد رکھو ان کا ایسا سمجھنا بڑی ہی خود فریبی پر مبنی ہے
مَنۡ كَانَ يَرۡجُوۡا لِقَآءَ اللّٰهِ	جو لوگ اللہ کے قانون مکافات کا سامنا کرنے کی توقع رکھتے ہیں

فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ	انہیں معلوم ہو کہ نظام خداوندی کا انقلاب آکر رہے گا
وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○	یہ اللہ کا اٹل فیصلہ ہے جو سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے
وَمَنْ جَاهَدَ	اور جو لوگ اس انقلاب کے سلسلہ میں جدوجہد کر رہے ہیں
فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ	تو یہ سب کچھ وہ اپنی ذات کے لئے کر رہے ہیں
اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ	اللہ کا اس سے کچھ سنور تا بگڑ تا نہیں وہ تو تمام عالمین سے
عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ○	بے نیاز ہے اور اس کا محتاج نہیں کہ کوئی اس کے لئے کچھ کرے
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اس کا فائدہ تو انہیں ہوتا ہے جو اللہ کے قوانین کو قبول کر لیتے ہیں
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اور ان کے مطابق اصلاح معاشرہ کے کام کرتے ہیں
لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ	لہٰذا ان کی ذات اور معاشرہ کی ناہمواریاں دور ہو جاتی ہیں
وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ	اور ان میں حسن و توازن پیدا ہو جاتا ہے
الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ ۲۹/۲۔۷	ان کے ان اعمال کے نتیجہ میں۔

****

اَلْجَبَّارُ

عربی میں جبر کے معنی ہیں کسی بگڑی ہوئی بات کی اس انداز سے اصلاح کرنا جس میں قوت سے کام لیا جائے مثلاً جب ہڈی ٹوٹ جائے تو اسے دو لکڑیوں سے بطریق احسن باندھ دیا جاتا ہے جس سے وہ جڑ جاتی ہے اس انداز اصلاح کو جبر کہتے ہیں۔

چنانچہ وہ لکڑی جس سے ہڈی کو اس طرح جکڑا جاتا ہے جَبَارَۃٌ کہلاتی ہے اور جس پٹی سے اسے باندھا جاتا ہے۔ اسے جُبَیْرَۃَ کہتے ہیں۔

لہٰذا جبار کے معنی ہیں وہ ذات جس نے اس تمام نظام کائنات کو اپنے قوانین کی قوت سے اس انداز سے جکڑ رکھا ہے کہ کوئی شے اپنے مقام متعینہ سے ذرہ بھر بھی اِدھر اُدھر نہیں ہٹ سکتی اور اس جکڑنے میں ظلم وجور کا شائبہ بھی نہیں بلکہ یہ سراسر حکمت و مصلحت پر مبنی اور نظام عالم کو جادہ اعتدال پر چلانے کے لئے ہے۔

جب انسان غلط طریق کے مطابق زندگی بسر کرے گا تو اس کی زندگی میں فساد رونما ہوگا۔ اب اگر وہ اپنی اصلاح چاہتا ہے تو اسے ٹوٹی ہوئی ہڈیاں جوڑنے والے انداز سے اپنے معاملات کو اللہ کے قوانین کی پٹیوں میں کسنا پڑے گا۔ زندگی کے دھارے کو قیود وحدود خداوندی کے پختہ ساحلوں کے اندر لے جانا ہوگا۔ اس کے بعد اس کی ٹوٹی ہوئی ہڈیاں جڑ جائیں گی۔ اس کی بگڑی ہوئی حالت سنور جائے گی۔

انسانیت کی بگڑی کو سنوارنے کے لئے یہ طریق علاج صرف قوانینِ خداوندی کے لئے مخصوص ہے۔ ورنہ کسی انسان کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ لوگوں کو ان کی اصلاح کے نام پر زبردستی اپنا محکوم بنالے۔

o

اللہ ہر بگاڑ کو اپنے قانون کی پٹیوں میں کس کے درست کر دیتا ہے

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ	اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی اور اللہ نہیں
اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ	وہ نہایت مقدس حکمران ہے
السَّلٰمُ	اس کی ذات مکمل ترین اور ہر نقص سے پاک ہے
الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ	وہ امن دینے والا اور نگہبانی کرنے والا ہے
الْعَزِیْزُ	اسے ہر قسم کا غلبہ و تسلط حاصل ہے
الْجَبَّارُ	وہ ہر بگاڑ کو اپنے قانون کی پٹیوں میں کس کے درست کر دیتا ہے
الْمُتَكَبِّرُ ؕ ۵۹/۲۳	عظمت و کبریائی سب اسی کے لئے ہے۔

کسی انسان کو حتیٰ کہ نبی کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ وہ لوگوں کی زبردستی اصلاح کرتا پھرے

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ	یہ لوگ جو کہتے ہیں اس سب کا ہمیں علم ہے
وَمَآ اَنْتَ عَلَیْهِمْ	لیکن تمہارے فرائض میں یہ شامل نہیں ہے کہ
بِجَبَّارٍ ۣ	تم لوگوں کی زبردستی اصلاح کرتے پھرو
فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ	تمہارا کام صرف یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے قرآن پیش کیے جاؤ

مَنۡ یَّخَافُ — جو لوگ ہمارے قانون مکافات کی کار فرمائی سے ڈرتے ہیں

وَعِیۡدِ ۝ ۵۰/۴۵ — وہ اس سے نصیحت حاصل کر لیں گے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

اَلْقَهَّارُ

قہر ہمارے ہاں غصہ اور عتاب کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے لیکن عربی میں اس کا مفہوم غلبہ و تسلط ہے قاہر و قہار کے معنی ہیں صاحب غلبہ و تسلط۔ پورے پورے اختیارات کا مالک۔ سب پر بالادست جس کے قانون کی گرفت سے باہر کوئی نہ ہو اور اس کے سوا کسی اور کا قانون نہ چلے۔

غلبہ و تسلط اللہ کے تو شایان شان ہے لیکن کسی انسان کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ دوسرے انسانوں پر اپنا تسلط قائم کرے۔

o

غلبہ و تسلط صرف اللہ کا ہے

قُلِ اللّٰهُ	کہو اللہ ہی ہے
خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ	جس نے تمام اشیائے کائنات کو پیدا کیا
وَّ هُوَ الْوَاحِدُ	اور اکیلا دہی ہے
الْقَهَّارُ ۝ ۱۳/۱۶	جس کا غلبہ و تسلط قائم ہے۔

اللہ کا غلبہ و تسلط مثبت ہے

وَّ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ	اور اللہ کے سوا کوئی اور اللہ نہیں ہے

الوَاحِدُالقَهَّارُ ۝ — اکیلا وہی ہے جس کا غلبہ و تسلط قائم ہے

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ — اس پوری کائنات کی پرورش و نشو و نما کرنے والا

وَمَا بَيْنَهُمَاالْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝ ۳۸/۶۵-۶۶ — وہ غالب ہے حفاظت دینے والا۔

اس کا غلبہ جو حکیم و خبیر ہے

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ — اپنے بندوں پر غلبہ و تسلط صرف اللہ کا ہی ہے

وَهُوَ الْحَكِيْمُ — جس کے ہر کام میں حکمت ہے

الْخَبِيْرُ ۝ ۶/۱۸ — اور جو ہر بات سے باخبر ہے۔

انسان پر انسان کا غلبہ و تسلط فرعونیت ہے

وَقَالَ الْمَلَاُمِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ — قوم فرعون کے سرداروں نے فرعون سے کہا

اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ — کیا آپ موسیٰؑ اور اس کی قوم کو آزاد کر دینا چاہتے ہیں

لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ — تاکہ وہ دنیا میں فساد مچاتے پھریں

وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ — اور تمہاری اور تمہارے معبودوں کی اطاعت ترک کر دیں

قَالَ — اس نے کہا ایسی کوئی بات نہیں البتہ میری پالیسی یہ ہے کہ

سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ — ان کے اندر سے جوہر حریت و مردانگی ختم کر کے

وَنَسْتَحْىٖ نِسَآءَهُمْ — ان میں بزدلی و زنانہ قسم کی صفات اجاگر کر دی جائیں

وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ۝ ۷/۱۲۷ — تاکہ ان پر ہمارا غلبہ و تسلط ہمیشہ قائم رہے۔

❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄

اَلْمُنْتَقِمُ

عربی میں انتقام کے بنیادی معنی راستہ کا درمیانی حصہ ہیں جس پر چلنے والا خطرات سے محفوظ رہتا ہے۔ استعمال کی رو سے اس کے معنی ہوتے ہیں جرم کی سزا دینا۔ تاکہ مجرم کی اصلاح ہو جائے اور وہ زندگی کے جادہ مستقیم پر قائم رہے ہمارے ہاں انتقام کے مروجہ معنی سے ذہن فوراً غیض و غضب کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ ہمارے ہاں انتقام میں غصہ کا شائبہ پایا جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات غصہ و غضب کے ان جذبات سے بہت بلند ہے۔

لہٰذا جب یہ لفظ اللہ کے لئے استعمال ہو تو اس کے معنی ہوتے ہیں اللہ کا قانون مکافات جس کے مطابق افراد و اقوام کے غلط کاموں کے نقصان رساں و تباہ کن نتائج مرتب ہوتے ہیں۔

لیکن جب یہ لفظ انسانوں کے لئے استعمال ہو تو اس کا مفہوم وہی ہوتا ہے جس میں یہ لفظ ہمارے ہاں عام طور پر استعمال ہوتا ہے یعنی اپنی بغض، عداوت، حسد وغیرہ کی وجہ سے دوسروں کو نقصان پہنچانا۔

o

انسان کے غلط کاموں کے نتائج کو اللہ کا انتقام کہا گیا ہے

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ تمہاری طرف یہ ضابطۂ قانون حق کے ساتھ نازل کیا گیا ہے

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ جو اس سے قبل کی کتب کی تصدیق کرتا ہے

وَ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۙ	تورات وانجیل کا نزول بھی اسی سلسلہ کی کڑیاں تھیں
مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ	جو قبل ازیں انسانوں کی ہدایت کے لئے آئیں
وَ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۗ	اور اب حق و باطل میں امتیاز کرنے والا یہ ضابطہ قانون نازل ہوا
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	لہٰذا جو لوگ اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کریں گے
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَ	ان کی زندگیاں شدید عذاب میں مبتلا ہو جائیں گی
اللّٰهُ عَزِيْزٌ	اور اللہ کا قانون مکافات غالب ہے
ذُو انْتِقَامٍ ۝ ۴ - ۳/۳	اور غلط کاریوں کے تباہ کن نتائج مرتب کرتا ہے۔

اللہ کے قانونِ مکافات کی رو سے ملی ہوئی سزا ہی اسکا انتقام ہے

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ	اور ان سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا
ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ	جو اپنے رب کے قوانین پر عمل پیرا ہوئے
ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ	اور پھر ان سے منہ موڑ گئے
اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ	بلا شبہ ان مجرموں کو ہمارے قانون
مُنْتَقِمُوْنَ ۝ ۲۲/۳۲	مکافات عمل کی رو سے سزا مل کر رہے گی۔

قوانین خداوندی کی خلاف ورزی کا انجام یا انتقام

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ	بالآخر ان کے اعمال بد کی سزا ہم نے انہیں دی
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ	لہٰذا دیکھو کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا
الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ ۲۵/۴۳	جنہوں نے عمل کے ذریعہ سے ہمارے قوانین کی تکذیب کر دی تھی۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

عَرش وکُرسی

قرآن حکیم میں یہ الفاظ اللہ کے اقتدار و اختیار کے مفہوم کی ادائیگی کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔

عرش

هُوَالَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ	اللہ ہی ہے جس نے کائنات کی بلندیوں و پستیوں کو
فِیۡ سِتَّةِ اَیَّامٍ	چھ مختلف ادوار میں متنوع منازل سے گذار کر پیدا کیا
ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ ؕ	اور پھر اس کے مرکزی کنٹرول کو اپنے دست قدرت میں رکھا
یَعۡلَمُ مَا یَلِجُ فِی الۡاَرۡضِ	اسے ہر چیز کا علم ہوتا ہے جو زمین کے اندر داخل ہوتی ہے
وَمَا یَخۡرُجُ مِنۡهَا	اور اس چیز کا بھی جو اس میں سے نکلتی ہے
وَمَا یَنۡزِلُ مِنَ السَّمَآءِ	اور وہ سب کچھ بھی اس کے علم میں ہوتا ہے جو فضا کی بلندیوں سے
وَمَا یَعۡرُجُ فِیۡهَا ؕ	اترتا ہے اور اس کا بھی جو اوپر چڑھتا ہے
وَهُوَ مَعَكُمۡ اَیۡنَ مَا كُنۡتُمۡ	تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے
وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ○	اور جو کچھ کرتے ہو اسے دیکھ رہا ہوتا ہے

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ کائنات میں سارا اقتدار و اختیار اسی کو حاصل ہے
وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ ۵۷/۴۔۵ اور ہر معاملہ اسی کے قانون کے گرد گردش کرتا ہے۔

کرسی

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ اللہ کا علم و اقتدار کائنات کی بلندیوں و پستیوں پر چھایا ہوا ہے
وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ ۲/۲۵۵ اور ان کی حفاظت و نگہبانی سے وہ کبھی تھکتا نہیں۔

نظامِ خداوندی کا جب تختِ اجلال بچھے گا

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ	قیامِ نظامِ خداوندی کے بعد تم دیکھو گے کہ جملہ کائناتی قوتیں اور مدبرات
حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ	امور الہیہ اللہ کے تختِ اجلال کے گرد احاطہ کئے ہوں گے
يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ	اور اس کے نظامِ ربوبیت کو قابلِ حمد و ستائش بنانے کے لئے سرگرمِ عمل
وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ	اس وقت تمام انسانی امور کے فیصلے حق کے ساتھ ہوں گے
وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ	اور اللہ کی ربوبیت عالمینی اس حسن و خوبی سے آشکارا ہو گی کہ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۳۹/۷۵	ہر ایک کی زبان اس کی حمد و ستائش میں زمزمہ بار اور نغمہ سنج ہو گی۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

حَمْدٌ

مادہ : ح م د

حَمْدٌ کسی نہایت حسین، متناسب، نادر شاہکار کو دیکھ کر انسان کے دل میں تحسین و ستائش کے جو جذبات پیدا ہوتے ہیں ان کے اظہار کا نام حمد ہے جس کا مقصد اس شاہکار کے خالق کی عظمت و برتری کا اعتراف کرنا ہوتا ہے۔ جس کیلئے چند شرائط ہیں مثلاً

۱۔ جس حسن و رعنائی اور شاہکار کی ستائش کی جارہی ہے وہ حقیقی شے ہونی چاہئے۔ کیونکہ غیر محسوس اور مشاہدہ میں نہ آنے والی چیزوں کے متعلق ہمارے دل میں جذبات تحسین و ستائش پیدا نہیں ہو سکتے۔ مثلاً ہم کسی مصور کی تعریف اس کی ان تصاویر کے ذریعے ہی کر سکتے ہیں جو مرئی طور پر ہمارے سامنے آجائیں۔

۲۔ کسی کی جس بات یا جس کام کی تعریف کی جارہی ہے وہ اس سے اختیاری طور پر سرزد ہونا چاہیے (تاکہ اس کی انفرادی خودی کے زندہ و بیدار ہونے کا اندازہ کیا جاسکے) اضطراری طور پر خود بخود یونہی میکانکی انداز سے کسی فعل کا سرزد ہو جانا ستائش کا حق پیدا نہیں کرتا حتیٰ کہ وہ حسن جو کسی میں پیدائشی طور پر موجود ہو اس کے لئے بھی حمد کا لفظ نہیں بولا جاتا مدح کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے اگر کوئی مشین نہایت عمدہ چیزیں بنا رہی ہے تو وہ مشین قابل حمد نہیں۔ بلکہ قابل مدح ہوگی اور اس کا بنانے والا مستحق حمد یہی صورت مور کے رقص کی ہے مور مستحق مدح ہے اور اس کا خالق (اللہ) سزاوار حمد۔

۳۔ حَمْدُ" کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ جس چیز کی حمد (ستائش) کی جارہی ہے اسے ستائش کرنے والے کا دل بھی پسند کرتا ہو کسی کے دباؤ سے اس کی تعریف کرنا حمد نہیں مدح ہے حمد میں ملمع کاری، نمائش، منافقت یا کسی کو بنانے کے لئے تعریف کرنے کا کوئی دخل نہیں ہو سکتا۔ حمد میں تو جذباتِ تحسین بے ساختہ زبان پر آجاتے ہیں۔

۴۔ جس چیز کی حمد کی جارہی ہے۔ اس کا ٹھیک ٹھیک علم ہونا بھی ضروری ہے محض گمان کی بنا پر حمد نہیں کی جا سکتی مبہم تصورات، دھندلے نقوش اور شکوک و تذبذب پیدا کرنے والے خیالات و معتقدات کبھی حمد کا جذبہ پیدا نہیں کرسکتے حمد فریب، تخیل، توہم پرستی اور اندھی عقیدت سے نہیں ابھرتی اس کا سرچشمہ یقین محکم اور ایمان مکمل ہوتا ہے۔

۵۔ جن نفع بخش، کشش انگیز باتوں اور حسن و تناسب کے شاہکاروں کی حمد کی جارہی ہو ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ کمال کے درجہ تک پہنچ چکے ہوں اور ان کی نفع بخشیاں محسوس ہوں جو آرٹ تکمیل تک نہ پہنچا ہو یا جو آرٹ انسانیت کے لئے نفع بخش نہ ہو وہ مستحق حمد و ستائش نہیں ہوتا۔ (جیب کترے کے ہاتھ کی صفائی وجہ حمد نہیں ہو سکتی)۔

ان شرائط کے ساتھ جذبات تحسین و ستائش کے اظہار کا نام حَمْدُ" ہے اگر ان میں سے کسی ایک شرط کی بھی کمی ہے تو اس کے لئے حمد نہیں بلکہ۔ مَدْحُ" کا لفظ بولا جائے گا۔ اللہ کے شاہکاروں کے لئے ہر جگہ حَمْدُ" کا لفظ آیا ہے مدح کا لفظ ایک جگہ بھی نہیں آیا۔

لہٰذا جہاں قرآن کریم میں ہے کہ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ ۱۳/۱۳ "رعد اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتی ہے"۔ یا وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۳۰/۱۸ " کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں حمد اسی کے لئے ہے"یا وَ اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ ۱۷/۴۴ کوئی شے ایسی نہیں جو حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ تمام کائناتی قوتیں اس قسم کے تعمیری اور منفعت بخش نتائج پیدا کرنے میں مصروف عمل ہیں جو اللہ کی حمد و تحسین کے زندہ پیکر ہیں حتیٰ کہ اس مقصد کے لئے جو تخریبی قوتوں کو راستہ سے ہٹایا جاتا ہے تو یہ کام بجائے خویش وجہِ ستائش ہوتا ہے چنانچہ ظالم قوتوں کی تباہی کے سلسلہ میں کہا فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۶/۴۵ "ظلم کرنے والی قوم کی جڑ کٹ

گئی اور اللہ رب العالمین کے لئے حمد ہے "یعنی وہ تخریبی قوتوں کو راستے سے ہٹا کر تعمیری پروگرام کو اس طرح کامیاب بنانے والا ہے کہ اس کے منفعت بخش نتائج اللہ کی حمد و ستائش کی منہ بولتی تصویر بن جائیں۔

حمد کے جو معانی اوپر دیئے گئے ہیں ان کی روشنی میں قرآن کریم کی سب سے پہلی آیت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ 1/1 پر غور کیجئے اور دیکھئے کہ ان چار لفظوں سے قرآن کریم نے کس طرح اس عظیم حقیقت کو بے نقاب کر دیا ہے کہ کائنات کا ہر حسین گوشہ اور منفعت بخش پہلو اللہ کے اس عالمگیر قانونِ ربوبیت کے وجہ حمد و ستائش ہونے کی زندہ شہادت ہے جو ہر شے کو اس کے نقطہ آغاز سے بتدریج اوجِ کمال تک لے جا رہا ہے ظاہر ہے کہ یہ حمدیت محض ایک عقیدہ کا نام نہیں بلکہ وہ جذبۂ تحسین ہے جس کا اظہار نظامِ کائنات پر غور و فکر سے بے ساختہ ہو جاتا ہے۔

جو قوم نظامِ کائنات پر غور ہی نہیں کرتی وہ اس کے خالق کے کمال کو تحسین کس طرح دے سکتی ہے نیز جو قوم اس کے نظام ربوبیت کو متشکل ہی نہیں کرتی وہ کیسے سمجھ سکتی ہے کہ اس کے نتائج کس درجہ مستحق حمد و ستائش ہیں "اللہ کی حمد کرنا"۔ ایک عملی پروگرام ہے یعنی نظام خداوندی کو عملاً متشکل کر کے ایسے محیر العقول اور درخشندہ نتائج پیدا کرنا جنہیں دیکھ کر دنیا کی ہر قوم پکار اٹھے کہ جس اللہ نے ایسے قوانین عطا کیے ہیں وہ واقعی مستحق حمد و ستائش ہے۔

o

قابل حمد و ستائش ہے وہ ذات جسے اپنے اقتدار کے لئے کسی مدد گار کی ضرورت نہیں

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ	کہو حمد و ستائش ہے اس اللہ کے لئے
لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا	جس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا
وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ	اور نہ اقتدار و اختیار میں ہی اس کا کوئی شریک ہے
وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ	اور نہ وہ کمزور ہے کہ اسے کسی مدد گار کی ضرورت ہو

وَ كَبِّرۡهُ تَكۡبِيۡرًا ۝ ۱۷/۱۱۱ | اس کے نظام و قوانین کے ذریعہ سے اس کی کبریائی کا تخت بچھادو۔

قابل حمد و ستائش ہے وہ ذات جو کائنات کو عدم سے وجود میں لائی

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ | قابل حمد و ستائش ہے اللہ کی وہ ذات
فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ | جو تمام سلسلۂ کائنات کو عدم سے وجود میں لائی
جَاعِلِ الۡمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا | اس نے کائناتی قوتوں کو اپنی اسکیموں کی تکمیل کا ذریعہ بنایا ہے
اُولِىۡۤ اَجۡنِحَةٍ | ان میں کئی قوتیں ایسی ہیں جو
مَّثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ | دودو تین تین چار چار خواص رکھتی ہیں
يَزِيۡدُ فِى الۡخَلۡقِ | وہ کائناتی تخلیق میں نت نئے اضافے کرتا رہتا ہے
مَا يَشَآءُ ؕ | اپنے قانون مشیّت کے مطابق
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ | اللہ نے ہر شے کے کام کرنے کے لئے پیمانے اور قوانین مقرر کر
قَدِيۡرٌ ۝ ۳۵/۱ | دیے ہیں جن پر اس کا اپنا کنٹرول ہے۔

کائنات کا گوشہ گوشہ اپنے خالق کی حمد و ستائش کا زندہ پیکر ہے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ | کائنات کا گوشہ گوشہ اپنے پیدا کرنے والے کی
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ | حمد و ستائش کا زندہ پیکر ہے
وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوۡرَ ؕ | اس میں تاریکی اور اجالے کی نمود بھی اسی کے قانون کے مطابق ہے
ثُمَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا | لوگوں کی یہ غلط نگہی ہے جو توحید کا انکار کر کے
بِرَبِّهِمۡ يَعۡدِلُوۡنَ ۝ ۶/۱ | اللہ کے ساتھ اوروں کو بھی شریک ٹھہراتے ہیں۔

کائنات کی ہر شے حُسن وخوبی کے اعتبار سے اپنے خالق کی حمد وستائش کا زندہ پیکر ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ	کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے
الَّذِیْ لَہٗ مَا فِی	وہ اللہ کے تخلیقی پروگرام میں سرگرم عمل ہے
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ	اور حسن وخوبی کے اعتبار سے اس کی حمد وستائش کا زندہ پیکر
وَلَہُ الْحَمْدُ	اور جب اس سلسلۂ کائنات کے مجموعی پروگرام پر غور کیا جائے
فِی الْاٰخِرَۃِ ط	تو وہ بھی اس کی حمد وستائش کا آئینہ دار نظر آئے گا
وَھُوَ الْحَکِیْمُ	اس لئے کہ اس کی ہر سکیم حکمت پر مبنی ہے
الْخَبِیْرُ o	اور جو کچھ یہاں ہو رہا ہے وہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے
یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ	اسے سب معلوم ہے کہ زمین میں کیا داخل ہوتا ہے
وَمَا یَخْرُجُ مِنْھَا	اور اس کے بعد اس میں سے کیا بن کر نکلتا ہے
وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ	فضا کی بلندیوں میں سے کیا کچھ نیچے آتا ہے
وَمَا یَعْرُجُ فِیْھَا ط	اور کیا کچھ اوپر چڑھتا ہے
وَھُوَ الرَّحِیْمُ	اور یہ سب کچھ اس لیے ہو رہا ہے کہ یہاں کی ہر شے کی نشوونما ہوتی
الْغَفُوْرُ o ۲-۱/۳۴	جائے اور وہ تباہ کن عناصر کے اثرات سے محفوظ رہے۔

کائنات کی ہر شے اللہ کے پروگراموں کو قابلِ حمد وستائش بنانے میں سرگرداں ہے

تُسَبِّحُ لَہُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ	کائنات کی بلندیاں اور پستیاں اور جو کچھ ان کے اندر ہے سب اللہ کے
وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْھِنَّ ط	مقرر کردہ پروگرام کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہے یہاں کوئی
وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ	شے ایسی نہیں جو اس کے پروگرام کی تکمیل کے لئے سرگرداں نہ ہو

بِحَمْدِهٖ	جس کے نتائج اللہ کی حمد و ستائش کے زندہ پیکر بن کر سامنے آجاتے ہیں
وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ	لیکن تم (اپنی علمی سطح بلند کیے بغیر) سمجھ نہیں سکتے کہ وہ
تَسْبِيْحَهُمْ ؕ	کس طرح اپنے مفوضہ فرائض کی سر انجام دہی کرتے ہیں
اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا	اللہ اپنی تحمل آمیز قوتوں کے ساتھ نہایت محکم انداز سے نظم کائنات
غَفُوْرًا ○ ۱۷/۴۴	کو اپنے کنٹرول میں رکھے ہوئے ہے اور اسکی ہر طرح سے حفاظت کیے جارہا ہے۔

قابل حمد و ستائش ہے وہ ذات جس نے یہ ضابطہ قوانین نازل کیا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ	قابلِ حمد و ستائش ہے اللہ کی ذات
اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ	جس نے اپنے بندے پر یہ ضابطۂ قوانین نازل کیا
وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ○ ٜ	وہ ضابطۂ قوانین جس میں کسی قسم کا پیچ و خم نہیں
قَيِّمًا	جو نہایت سیدھی واضح اور متوازن بات کہتا ہے
لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ	تاکہ لوگوں کو غلط روش کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کر دے
وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ	اور جو اس کے مطابق زندگی بسر کریں
يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ	انہیں ان کے صلاحیت بخش اعمال کے
اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ○ ۱۸/۱-۲	خوشگوار نتائج کی بشارت دیدے۔

اس کائنات کی ہر شے اللہ کے قوانین کی حمد و ستائش کی زندہ شہادت ہے

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ	ان لوگوں سے اگر پوچھا جائے کہ
مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	زمین و آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے

لَیَقُوۡلُنَّ اللّٰہُ ؕ	تو وہ کہہ دیں گے کہ اللہ نے
قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ ؕ	کہو اللہ کا قانون ہی ہے جو ہر جگہ قابل حمد و ستائش ہو سکتا ہے
بَلۡ اَکۡثَرُہُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ○	لیکن اکثر لوگ علم و بصیرت سے کام نہ لینے کی وجہ سے بے بہرہ
لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ	رہتے ہیں کہو ارض و سمٰوٰت میں سب جگہ اللہ کا قانون کار فرما ہے
اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الۡغَنِیُّ	وہ اس بات کا محتاج نہیں کہ تم اس کے قوانین کی پیروی کرو
الۡحَمِیۡدُ ○	اس کائنات کی ہر شے اسکے قوانین کی حمد و ستائش کی زندہ شہادت ہے
وَ لَوۡ اَنَّمَا فِی	کائنات کی وسعتوں اور اس کے قوانین کی حدود فراموشیوں کا یہ عالم ہے
الۡاَرۡضِ مِنۡ شَجَرَۃٍ اَقۡلَامٌ	کہ اگر تمام روئے زمین کے درخت قلم بن جائیں
وَّ الۡبَحۡرُ یَمُدُّہٗ	اور تمام سمندر روشنائی میں تبدیل ہو جائیں
مِنۡۢ بَعۡدِہٖ سَبۡعَۃُ اَبۡحُرٍ	اور اس کے بعد کئی اور سمندر بھی ملا دیے جائیں
مَّا نَفِدَتۡ کَلِمٰتُ اللّٰہِ ؕ	تو بھی ان قوانین کا احاطہ نہ ہو سکے
اِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ	یہ قوانین جہاں اتنی قوت رکھتے ہیں کہ اس عظیم القدر کائنات کو
حَکِیۡمٌ ○ ۲۷-۲۵/۳۱	کنٹرول میں رکھ سکیں اس کے ساتھ علم و حکمت پر مبنی بھی ہیں۔

نظامِ خداوندی کے خوشگوار نتائج کو دیکھ کر ہر کوئی خراج تحسین وآفرین پیش کرتا ہے

اِنَّمَا یُؤۡمِنُ بِاٰیٰتِنَا	ہمارے قوانین پر وہ لوگ ایمان لاتے ہیں
الَّذِیۡنَ اِذَا ذُکِّرُوۡا بِہَا	کہ جب ان کے سامنے پیش کیے جائیں (تو غور و فکر کے بعد)
خَرُّوۡا سُجَّدًا	ان کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں
وَّ سَبَّحُوۡا	اور نظام خداوندی کو متشکل کرنے کے لئے سرگرم عمل رہتے ہیں

بِحَمۡدِ	تاکہ اس کے حسین اور خوشگوار نتائج کو دیکھ کر ہر کسی کی زبان سے
رَبِّهِمۡ	بے ساختہ نکلے کہ خالق نظام فی الواقعہ ہزار تحسین وآفرین کا مستحق ہے
وَهُمۡ لَا يَسۡتَكۡبِرُونَ ۩	وہ اس جدو جہد میں مصروف رہتے ہیں اور کسی حال میں بھی اس سے
تَتَجَافٰى جُنُوۡبُهُمۡ	سر تابی نہیں کرتے ان کی جہد مسلسل اور سعی پیہم کی کیفیت یہ ہوتی ہے
عَنِ الۡمَضَاجِعِ	کہ انکے پہلو بستر سے ناآشنا ہو جاتے ہیں وہ دن رات اس جدو جہد میں
يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ	مصروف رہتے ہیں وہ معاشرہ میں خوشگوار نتائج پیدا کرنے کی توقع
خَوۡفًا وَّطَمَعًا	اور اسے تباہ کن خطرات سے محفوظ رکھنے کے احساس سے ہر مقام پر اللہ کے
وَّمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ	قانون کو پکارتے ہیں اس مقصد کے لئے وہ ہر اس شے کو جو ہم نے انہیں
يُنۡفِقُوۡنَ ○	دے رکھی ہے نوعِ انسان کی پرورش و نشوو نما کے لئے وقف کر دیتے
فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّاۤ اُخۡفِىَ	ہیں لہذا کوئی نہیں جانتا
لَهُمۡ مِّنۡ قُرَّةِ اَعۡيُنٍ ۚ	اس آنکھوں کی ٹھنڈک کو
جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ○ ۳۲/۱۵-۱۷	جو ان کے اعمال کی جزا میں پنہاں رکھی گئی ہے۔

قوانینِ خداوندی کے نتائج ہر دیدۂ بینا سے اللہ کیلئے خراج تحسین وصول کر لیتے ہیں

وَمَنۡ يَّشۡكُرۡ	جو کوئی نعمائے خداوندی کو اس کے قوانین کے مطابق صرف کرتا ہے
فَاِنَّمَا يَشۡكُرُ لِنَفۡسِهٖ ۚ	تو اس شکر گذاری سے اس کی اپنی ذات کی صلاحیتیں نشوونما پاتی ہیں
وَمَنۡ كَفَرَ	اور جو کوئی اس کے خلاف جاتا ہے تو اس کا نقصان بھی اسی کو ہوتا ہے
فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ	اللہ کا قانون تو اپنی نتیجہ خیزیوں میں کسی کی مدد کا محتاج نہیں
حَمِيۡدٌ ○ ۳۱/۱۲	اسکے نتائج ہر دیدۂ بینا سے اللہ کیلئے خراج تحسین وصول کر لیتے ہیں

کس قدر قابل حمد و ستائش ہے اللہ جس کے نظام نے ہماری تمام پریشانیاں دور کر دیں

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ	پھر ہم نے اس کتاب کا وارث بنایا ان لوگوں کو
الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ	جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا تھا
فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ	ان میں سے کچھ لوگ تو ایسے ہونگے جو اسے چھوڑ کر اپنے آپ پر ظلم کریں گے
وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ	اور کچھ درمیان کی راہ پر گامزن ہونگے نہ ادھر کے نہ اُدھر کے
وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ	اور کچھ ایسے ہونگے جو سبقت لے جائیں گے فلاحِ انسانی کے کاموں میں
بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ	اللہ کے قوانین کے مطابق
ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ؕ ۝	یہی لوگ ہیں جو بلند مدارج کے مستحق ہوں گے
جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا	وہ ایسی جنتی زندگی میں داخل ہو جائیں گے
يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ	جس میں انہیں قوت و حشمت اور سر فرازیوں و سر بلندیوں کے
مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ	اعزازات وامتیازات حاصل ہوں گے
وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝	وہ نہایت ہی عمدہ قسم کے لباس زیب تن کریں گے
وَقَالُوا	اور زندگی کی ان شادابیوں اور سر فرازیوں کو دیکھ کر والہانہ پکار اٹھیں گے
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ	کہ کسقدر قابل حمد و ستائش ہے اللہ جس کے نظام نے
اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ	ہماری تمام پریشانیوں اور افسردگیوں کو دور کر دیا
اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ	بلاشبہ اللہ کے اس نظام میں ہمیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہے
شَكُوْرُ ۨ ۝	اور ہماری محنتوں کے ہمیں بھرپور نتائج دیے جا رہے ہیں
الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ	اس نظام کی برکات سے ہمیں ایسا معاشرہ نصیب ہو گیا ہے
مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ	جس میں نہ تو جگرپاش مشقتیں اٹھانی پڑتی ہیں

وَّلَا یَمَسُّنَا فِیۡهَا لُغُوۡبٌ ○ ۳۵ ۳۵/۳۴ اور نہ ذہنی کاوش اور نفسیاتی افسردگی ہی ہے۔

اللہ کیلئے تحسین وآفرین کے کلمات

تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ	قوانین خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے
فِیۡ جَنّٰتِ النَّعِیۡمِ ○	ان کے اس نعمتوں بھرے جنتی معاشرہ کی تہہ میں
دَعۡوٰهُمۡ فِیۡهَا	وہ معاشرہ جو ان کے اس دعویٰ کی زندہ شہادت ہوگا کہ
سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ	اللہ اس سے بہت بلند ہے کہ صحیح کوششوں کے تخریبی نتائج پیدا کر دے
وَتَحِیَّتُهُمۡ فِیۡهَا	اس معاشرہ میں ہر کوئی دوسروں کے لئے حیات بخش آرزوئیں
سَلٰمٌ ۚ	اور سلامتی عطا کرنے والی تمنائیں لیے ہوگا
وَاٰخِرُ دَعۡوٰهُمۡ	اور ان کی اس دعوت کا آخری نتیجہ یہ ہوگا کہ
اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ	اس نظام ربوبیت کے عالمگیر نتائج کو دیکھ کر ہر کوئی پکار
رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ ۱۰ ۱۰/۹	اٹھے گا کہ اللہ رب العالمین کس قدر مستحق حمد و ستائش ہے۔

قابل حمد و ستائش ہے اللہ جسکے قانون مکافات کے مطابق تمام وعدے پورے ہوئے

وَسِیۡقَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا رَبَّهُمۡ اِلَی	جو لوگ قوانین خداوندی کے مطابق زندگی بسر کریں گے
الۡجَنَّةِ زُمَرًا ؕ	انہیں گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا
حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوۡهَا	چنانچہ جب وہ اس کے قریب پہنچیں گے
وَفُتِحَتۡ اَبۡوَابُهَا	تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے
وَقَالَ لَهُمۡ خَزَنَتُهَا	اور اس کے محافظ ان سے کہیں گے کہ

سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ طِبۡتُمۡ	تم پر ہر طرح کی سلامتی ہو تم بہت اچھے رہے
فَادۡخُلُوۡهَا خٰلِدِيۡنَ ○	لہٰذا اس میں خوشگواریوں کی زندگی بسر کرو
وَقَالُوا	وہ اپنے اعمال کے ان درخشندہ نتائج کو دیکھ کر پکار اٹھیں گے
الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ	کہ فی الحقیقت قابل ہزار حمد و ستائش ہے اللہ جس کے قانون مکافات
صَدَقَنَا وَعۡدَهٗ	کے مطابق اس کے تمام وعدے پورے ہوئے
وَاَوۡرَثَنَا الۡاَرۡضَ	اور ہمیں دنیا میں مملکت اور حکومت عطا ہو گئی
نَتَبَوَّاُ مِنَ الۡجَـنَّةِ حَيۡثُ نَشَآءُ ۚ	اور اب ہم اس جنتی معاشرہ میں جہاں چاہیں رہیں سہیں
فَنِعۡمَ اَجۡرُ الۡعٰمِلِيۡنَ ○	لہٰذا دیکھو کام کرنے والوں کا یہ کیسا اچھا صلہ ہے
وَتَرَى الۡمَلٰٓئِكَةَ	اس دور میں تم دیکھو گے کہ جملہ کائناتی قوتیں اور مدبرات امور الٰہیہ
حَآفِّيۡنَ مِنۡ حَوۡلِ الۡعَرۡشِ	اللہ کے تخت اجلال کے گرد احاطہ کیے ہوں گے اور اس کے
يُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ ۚ	نظامِ ربوبیت کو قابل حمد و ستائش بنانے کیلئے مستعدی سے سرگرم عمل
وَقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ بِالۡحَـقِّ	اس وقت تمام انسانی امور کے فیصلے حق کے ساتھ ہوں گے
وَقِيۡلَ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ	اور اللہ کی ربوبیت عالمینی اس حسن و خوبی سے آشکارا ہو گی کہ
رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ○ ۷۵-۷۳/۳۹	ہر ایک کی زبان اس کی حمد و ستائش میں زمزمہ بار اور نغمہ سنج ہو گی۔

حمد و ستائش کے قابل ہے وہ ذات جس نے ہماری رہنمائی اس حسین منزل کیطرف کی

اِنَّ الَّذِيۡنَ	حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ بھی عملاً
كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا	ہمارے قوانین کی تکذیب کریں گے
وَاسۡتَكۡبَرُوۡا عَنۡهَا	اور ان سے سرکشی برتیں گے

لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ	وہ کبھی زندگی کی ان خوشگواریوں سے بہرہ یاب نہیں ہو سکیں گے
اَبْوَابُ السَّمَآءِ	جو اللہ کے متعین کردہ آسمانی نظام کے اتباع کا فطری نتیجہ ہے
وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ	ان کا معاشرہ کبھی جنتی معاشرہ نہیں بن سکے گا
حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ	یہ ایسا ہی ناممکن ہے جیسے
فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ	اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزر جانا
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ○	مجرمین کی غلط روش کے نتائج ایسے ہی ہوتے ہیں
لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ	ایسی قوموں کا بچھونا بھی جہنم کا ہوگا
وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ	اور اوڑھنا بھی جہنم کا
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ○	یاد رکھو ظلم اور سرکشی کا نتیجہ یہی کچھ ہوا کرتا ہے
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	ان کے برعکس جو قوم ہمارے قوانین کی صداقت کو تسلیم کرلے گی
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اور ہمارے مقرر کردہ صلاحیت بخش پروگرام پر عمل پیرا ہوگی
لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ	تو ہمارے قوانین کی پیروی سے ان کی ذات کی وسعتیں بڑھ جائیں گی
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	یہ لوگ جنتی معاشرہ کے لوگ ہوں گے اس دنیا میں بھی
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○	اور آخرت میں بھی ہمیشہ جنت میں رہنے والے
وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ	اس جنتی معاشرہ کی خصوصیت یہ ہوگی کہ ان کے دلوں میں سے
مِّنْ غِلٍّ	بغض کینہ، عداوت، سازش اور مکر و فریب وغیرہ نکل جائیں گے
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ	کیونکہ اس معاشرہ کی تہہ میں قوانین خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے
وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ	اور وہ بے ساختہ پکار اٹھیں گے کہ کس قدر حمد و ستائش کے قابل ہے

ھَدٰنَا لِھٰذَا ۷/۴۰-۴۳	وہ ذات جس نے ہماری رہنمائی اس حسین منزل کی طرف کر دی۔

نظامِ خداوندی کی راہ میں حائل موانع

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا	دیکھو ہم رسول بھیجتے رہے ہیں
اِلٰی اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ	تم سے پہلے بھی دیگر اقوام کی طرف
فَاَخَذْنٰھُمْ	اور وہ اقوام ہمارے قوانین کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں
بِالْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ	عام مصیبتوں اور تکلیفوں میں مبتلا ہوتی رہیں
لَعَلَّھُمْ یَتَضَرَّعُوْنَ o	یہ ابتدائی تنذیر ہوتی ہے تاکہ لوگ محتاط ہو جائیں
فَلَوْ لَآ اِذْ جَآءَھُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا	لیکن اس تنذیر سے عبرت حاصل کرنے کے بجائے
وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُھُمْ	ان کے دل اور زیادہ سخت ہو جاتے
وَزَیَّنَ لَھُمُ الشَّیْطٰنُ	اس لیے کہ ان کی مفاد پرستیوں کے جذبات ان کی کارگذاریوں کو
مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ o	ان کی نگاہوں میں بڑا خوشنما بنا کر دکھاتے
فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ	بہر حال ہمارے قوانین کو پس پشت ڈال دینے کے باوجود
فَتَحْنَا عَلَیْھِمْ	جب ہمارے قانون مہلت کی بنا پر
اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍ ؕ	خوشحالیوں کے دروازے ان پر کھلے رہتے تو وہ
حَتّٰۤی اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا	قوت اور دولت کے نشہ میں اور بھی بدمست ہوتے چلے جاتے
اَخَذْنٰھُمْ بَغْتَةً	تاآنکہ ان کی غلط روش کے تباہ کن نتائج کے ظہور کا وقت آ جاتا
فَاِذَا ھُمْ مُّبْلِسُوْنَ o	اور ان پر ایسا زوال آتا کہ ان کی بازآفرینی کی کوئی صورت باقی نہ رہتی
فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ	لہٰذا ان لوگوں کی جڑ کٹ جاتی

الَّذِينَ ظَلَمُوا ۖ	جنہوں نے انسانیت پر ظلم کئے تھے
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ	سو وجہ ہزار حمد و ستائش ہے اللہ
رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ ۶/۴۲-۴۵	جو تمام عالمین کی پرورش و نشوونما کر رہا ہے۔

❄❄❄❄❄❄❄❄❄

کائنات

سَمَاءٌ

مادہ : س م و

ہر وہ چیز جو اوپر ہو۔ یا اوپر چھائی ہوئی ہو۔ سَمَاءٌ کہلاتی ہے لہٰذا سَمَاءٌ جمع سَمٰوٰت" آسمان کو کہتے ہیں کیونکہ وہ زمین پر بلند اور سایہ فگن ہوتا ہے اور آسمان سے مراد وہ اجرام فلکی ہیں جو فضا کی بلندیوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ نیز سَمَاءٌ" سے مراد کائناتی زندگی اور اس کا نظام بھی ہوتا ہے اور فضا کی بلندیوں میں پھیلی ہوئی تمام توانائیاں مثلاً ایتھر اور ایٹم وغیرہ بھی یعنی فضا مع اپنے مشمولات کے۔

اَرْضٌ

مادہ : ا ر ض

ہر وہ چیز جو نیچے ہو، اَرْض" کہلاتی ہے۔ عام طور پر زمین کو کہتے ہیں اَرْضُ النّعل جوتے کے تلے کو کہتے ہیں۔ نیز ٹانگوں کا وہ حصہ جو گھٹنوں سے نیچے ہوتا ہے اَرْض" کہلاتا ہے زمین کو بھی اَرْض" اس لئے کہتے ہیں کہ وہ پاؤں کے نیچے رہتی ہے۔ نیز اَرْض" سے مراد انسان کی معاشی، معاشرتی اور تمدنی زندگی بھی ہوتی ہے

اَلْاَرْضُ وَالسَّمٰوٰتُ

اس پوری کائنات اور اس کی پستیوں وبلندیوں اور تمام اجرام فلکی کے لیے اَلْاَرْضُ وَالسَّمٰوٰت کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔

تخلیق میں ارتقائی انداز

کائنات اور انسان کی تخلیق ارتقائی انداز سے عمل میں آئی ہے کائنات میں جو کچھ نظر آرہا ہے وہ جھٹ سے ایک ہی دفعہ اس شکل میں نمودار نہیں ہوگیا۔ بلکہ ان کی تخلیق کا آغاز ایک معمولی نکتہ سے ہوا پھر وہ نشوونما پاتے ہوئے منزل بہ منزل ارتقائی منازل طے کرتے ہوئے اپنی موجودہ شکل میں پہنچے ہیں۔

o

اللہ کا اندازِ تخلیق

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ	اللہ کے عالمِ مشیت میں ایک اسکیم سامنے آتی ہے
اِلَی الْاَرْضِ	وہ اس اسکیم کا آغاز اس کے پست ترین نقطہ سے کرتا ہے
ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ	پھر وہ ارتقائی منازل طے کرتی ہوئی نقطۂ تکمیل کی طرف بڑھتی جاتی ہے
فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗٓ	اور ان ارتقائی منازل کی مدت تمہارے حساب وشمار کے مطابق
اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ٥ ٣٢/٥	ہزار ہزار سال (اور بعض حالتوں میں پچاس پچاس ہزار سال) ہوتی ہے۔

نقطۂ آغاز

اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ	اللہ جب کسی چیز کی تخلیق کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لئے کہتا ہے کہ
کُنْ	ہو جائے (اور اس کے ساتھ ہی تخلیق کا عمل شروع ہو جاتا ہے)

فَيَكُوْنُ ○ ۳۶/۸۲ اور پھر وہ چیز بن کر سامنے آجاتی ہے۔

یہ کائنات عدم سے وجود میں لائی گئی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ قابلِ حمد وستائش ہے اللہ

فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۳۵/۱ جو اس کائنات کو عدم سے وجود میں لایا ہے۔

پہلی بار

بَدِيْعُ پہلی بار عدم سے وجود میں لائے گئے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط ۲/۱۱۷ یہ آسمان وزمین۔

اللہ تخلیق کو گردشیں دے دے کر تکمیل تک پہنچاتا ہے

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ اللہ تخلیق کی ابتدا کرتا ہے پھر اسے گردشیں دے دے کر

ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ ۳۰/۱۱ اپنے مقررہ نکتۂ تکمیل تک پہنچاتا ہے۔

اللہ کائنات کو گردشیں دیتا ہوا نئی زندگیاں عطا کرتا چلا جا رہا ہے

اَوَلَمْ يَرَوْا کیا تم غور نہیں کرتے کہ

كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ اللہ اشیائے کائنات کی ابتدائی تخلیق کیوں کر کرتا ہے اور پھر کس

ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ط طرح گردشیں دے دے کر انہیں ارتقائی منازل طے کراتا ہے

اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ○ یہ سب کچھ قوانینِ خداوندی کی رو سے نہایت آسانی سے ہوتا چلا جا

قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا رہا ہے لوگوں سے کہو کہ وہ دنیا میں گھوم پھر کر دیکھیں اور غور کریں

كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ — کہ اللہ نے تخلیق کائنات کی ابتدا کس طرح کی ہے

ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ — اور پھر کس طرح اسے نئی نئی زندگیاں عطا کرتا چلا جارہا ہے

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۚ۝ ۲۹/۱۹،۲۰ — یہ سب کچھ اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ہوتا ہے۔

تخلیق کائنات کی تکمیل چھ مراحل میں ہوئی

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ — تمہارا پروردگار اللہ ہے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ — جس نے اس کائنات کی تخلیق کو

فِیْ سِتَّةِ اَيَّامٍ — چھ مراحل میں مکمل کیا

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ — اور پھر اس پورے نظام کے کنٹرول کو اپنے ہاتھ میں رکھا

يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ ۱۰/۳ — ہر معاملہ میں اس کا تدبر کار فرما ہے۔

زمین وآسمان پہلے ایک ہی ہیولہ تھے پھر انہیں الگ کر دیا گیا

اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ — یہ زمین وآسمان

كَانَتَا رَتْقًا — پہلے ایک ہی ہیولہ تھے

فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ ۲۱/۳۰ — پھر ہم نے انہیں الگ الگ کر دیا۔

زمین کو الگ کرنے کا انداز

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ — اس کے بعد زمین کو پھینک کر الگ کیا

دَحٰهَا ۝ ۷۹/۳۰ — اور اس میں مزید تغیرات سے ہمواری پیدا کی گئی۔

کشش ثقل یا نظر نہ آنے والی ٹیک

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ	اجرام فلکی کی تخلیق کی گئی جو نظر آنے والی
بِغَیۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَهَا	کسی ٹیک کے بغیر ہی فضا میں معلق ہیں
وَاَلۡقٰی فِی الۡاَرۡضِ رَوَاسِیَ	اور زمین کا توازن قائم رکھنے کے لئے اس پر پہاڑ بنا دیئے گئے
اَنۡ تَمِیۡدَبِکُمۡ ۳۱/۱۰	تاکہ وہ گردش کرتے ہوئے تمہارے سمیت کسی طرف کو ڈول نہ جائے

اور کائنات کا مرکزی کنٹرول اللہ کے اپنے ہاتھ میں ہے

اَللّٰهُ الَّذِیۡ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ	اللہ وہ ہے جس نے اجرام فلکی کو فضا کی بلندیوں میں معلق کر رکھا ہے
بِغَیۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَهَا	بغیر کسی نظر آنے والی ٹیک کے
ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ	اور کائنات کا مرکزی کنٹرول اللہ کے اپنے دست قدرت میں ہے
وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ	اس نے سورج اور چاند کو اپنے قانون کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے
کُلٌّ یَّجۡرِیۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ ۱۳/۲	یہ سب ایک معینہ مدت کے لئے اپنے اپنے مدار پر چلے جا رہے ہیں۔

وہ مرحلہ جب اجرام فلکی میں گیس اور دھواں چھایا ہوا تھا

ثُمَّ اسۡتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ	اللہ پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا
وَهِیَ دُخَانٌ	جہاں اس وقت دھواں اور گیس چھایا ہوا تھا
فَقَالَ لَهَا وَلِلۡاَرۡضِ	پھر ہم نے آسمان و زمین سے کہا
ائۡتِیَا طَوۡعًا اَوۡ کَرۡهًا ؕ	ہمارے قوانین کے تابع چلو خواہ خوشی سے خواہ ناخوشی سے
قَالَتَاۤ اَتَیۡنَا طَآئِعِیۡنَ ○	انہوں نے کہا ہم خوشی سے آپ کے قوانین کی اطاعت کریں گے

فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ	لہٰذا متعدد اجرام فلکی کی تخلیق دو مراحل میں کر دی گئی
وَاَوْحٰی فِیْ کُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ	اور سب کو ان کے قوانین کی وحی دے دی گئی
وَزَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا	اور آسمان دنیا کو ہم نے جگمگاتے چراغوں سے مزین کر دیا
بِمَصَابِیْحَ ۖ وَحِفْظًا ؕ	اور انہیں ایسا محفوظ کیا گیا (کہ نہ آپس میں ٹکرائیں نہ تم پہ گریں)
ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ	اور یہ سب کچھ ان پیمانوں کے مطابق ہو رہا ہے
الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ ۴۱/۱۱۔۱۲	جو اس زبردست اور صاحب علم ہستی نے مقرر کیے ہیں۔

وہ مرحلہ جب صرف پانی ہی تھا

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	اللہ کی ذات ہے جس نے اس کائنات کی تخلیق
فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ	چھ مختلف مراحل میں کی
وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَآءِ ۱۱/۷	اور ایک مرحلہ پر اللہ کی حکومت پانی پر تھی۔

زمین کی تخلیق دو مراحل میں ہوئی

خَلَقَ الْاَرْضَ	زمین کی تخلیق کی گئی
فِیْ یَوْمَیْنِ ۴۱/۹	دو مراحل میں۔

تمام اجرامِ فلکی اپنے اپنے مستقر پر رواں دواں

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ	تم نے غور کیا کہ اللہ کس طرح
یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ	رات کو دن میں داخل کرتا ہے
وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ	اور دن کو رات میں

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ اس گردش کے لئے سورج اور چاند کو مسخر کر دیا گیا

كُلٌّ يَّجْرِيْ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۳۱/۲۹ اور یہ تمام ایک میعاد مقررہ تک کے لئے برابر چلے جا رہے ہیں۔

نظامِ فلکی اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق چل رہا ہے

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ اور سورج اپنے مستقر پر چلا جا رہا ہے

ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ یہ سب کچھ ان پیمانوں کے مطابق ہو رہا ہے

الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ جو اس زبردست اور صاحبِ علم ہستی نے مقرر کر دیئے ہیں

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ اور چاند کی منزلیں مقرر کر دی گئی ہیں

حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝ وہ ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں سے سوکھی ٹہنی کی طرح نظر آتا ہے

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ نہ سورج اپنی حدود سے آگے بڑھ کر ایسا کر سکتا ہے کہ

اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ چاند کو جا پکڑے

وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ اور نہ رات دن پر سبقت لے جا سکتی ہے

وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝ ۳۶/۳۸،۴۰ یہ تمام اجرام فلکی اپنے اپنے مدار میں تیرتے چلے جا رہے ہیں۔

اجرامِ فلکی کی گردش سے مہینوں کی گنتی کا تعلق

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اللہ کے قانون کی رو سے مہینوں کی گنتی بارہ ہے

اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ یہ گنتی اس قانونِ فطرت کے مطابق ہے

يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۹/۳۶ جو اللہ نے تخلیق ارض و سما کے وقت مقرر کیا تھا۔

اجرام فلکی میں سے کوئی بھی اپنے مدار سے ادھر ادھر نہیں ہٹ سکتا

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	بلاشبہ اللہ نے اجرام فلکی کو اپنے قوانین کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے
اَنْ تَزُوْلَا ۚ	ان میں سے کوئی بھی اپنے مقام سے بال برابر ادھر ادھر ہٹ نہیں سکتا
وَلَئِنْ زَالَتَآ	اور اگر ان میں سے کوئی اپنے مقام سے ہٹ جائے
اِنْ اَمْسَكَهُمَا	تو اسے اس کے اصل مقام پر لانے والی
مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ	کوئی اور قوت نہیں ہے یہ اللہ ہی ہے
اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝ ۳۵/۴۱	جو اس قدر تحمل کے ساتھ اس کائنات کی حفاظت کر رہا ہے۔

اجرام فلکی کے گردش کرنے کی شہادت

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝ ۸۶/۱۱	قسم ہے اجرام فلکی کے گردش کرنے کی۔

یہ باتیں اہل علم لوگوں کی سمجھ میں آسکتی ہیں

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً	یہ اللہ کا قانون ہے جس نے سورج کو ایسا درخشندہ بنایا
وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ	اور چاند کو ایسی تابناکی عطا کی اور ان کی منازل متعین کر دیں
لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ	تاکہ ان سے تم برسوں کا حساب و گنتی معلوم کر لیا کرو
مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ	اللہ نے یہ سب کچھ مثبت اور تعمیری انداز میں بنایا ہے
يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ	اور اپنے قوانین و حقائق کو کھول کھول کر بیان کر دیا ہے
لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ ۱۰/۵	ان لوگوں کے لئے جو اہل علم ہیں۔

کائنات کی ہر شے ٹھوس تعمیری انداز میں پیدا کی گئی ہے

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	ہم نے اس کائنات کو
وَمَا بَيْنَهُمَآ	اور جو کچھ اس کے درمیان ہے اس سب کو
اِلَّا بِالْحَقِّ	ٹھوس تعمیری انداز میں پیدا کیا ہے
وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ط ۴۶/۳	ایک وقت معینہ تک چلنے کے لئے۔

اس کائنات کو محض شغل یا کھیل تماشہ کے طور پر پیدا نہیں کیا گیا

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	اور ہم نے اس کائنات کو اور جو کچھ اسکے
وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ o	اندر ہے اس سب کو محض کھیل تماشا کے طور پر پیدا نہیں کر دیا
مَا خَلَقْنٰهُمَآ	بلکہ جو کچھ بھی یہاں پیدا کیا گیا ہے وہ سب
اِلَّا بِالْحَقِّ ۴۴/۳۸-۳۹	تعمیری اور مثبت مقاصد کے لئے ہے۔

کائنات کی کوئی چیز تخریبی یا بیکار پیدا نہیں کی گئی

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ	اور ہم نے اس پوری کائنات کو
وَمَا بَيْنَهُمَا	اور جو کچھ اس کے اندر ہے اس میں سے کسی چیز کو بھی
بَاطِلًا ط ۳۸/۲۷	تخریبی یا بے کار اور بے مقصد پیدا نہیں کیا ہے۔

کائنات کے بالحق پیدا کئے جانے کا مقصد

وَخَلَقَ اللّٰهُ	اور اللہ نے اس کائنات کو
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ	بالحق اس لیے پیدا کیا ہے

وَلِتُجۡزٰی کُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا کَسَبَتۡ تاکہ ہر کسی کو اس کے کام کا پورا پورا نتیجہ مل جائے
وَھُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ O ۴۵/۲۲ اور کسی پر کسی قسم کی زیادتی اور ظلم نہ ہو۔

متعدد آسمان اور متعدد زمینیں

اَللّٰهُ الَّذِیۡ	اللہ وہ ہے جس نے
خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ	متعدد آسمان پیدا کئے
وَّمِنَ الۡاَرۡضِ مِثۡلَهُنَّ ؕ ۶۵/۱۲	اور ان کے مطابق زمینیں بھی۔

بروج

وَلَقَدۡ جَعَلۡنَا فِی السَّمَآءِ بُرُوۡجًا	ہم نے فضا کی بلندیوں میں ابھرے ہوئے کُرے پھیلار کھے ہیں
وَّ زَیَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِیۡنَ O ۱۵/۱۶	جو دیکھنے والوں کو خوشنما نظر آتے ہیں۔

آسمانِ دنیا

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا	ہم نے آسمانِ دنیا یا قریبی فضا کو
بِزِیۡنَةِۣ الۡكَوَاكِبِ Oۙ ۳۷/۶	ستاروں سے مزین کیا۔

آسمانی کُرّوں میں ذی حیات کی نشاندہی

وَمِنۡ اٰیٰتِهٖ	اور آیاتِ الٰہی میں سے ہے
خَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	تخلیق آسمانی کرّوں کی اور زمین کی
وَمَا بَثَّ فِیۡهِمَا مِنۡ دَآبَّةٍ ؕ	اور ان کرّوں میں ذی حیات کی آبادیاں پھیلادی گئی ہیں

وَهُوَ عَلٰی جَمۡعِهِمۡ ط	اور اللہ اس پر بھی قادر ہے کہ
اِذَا یَشَآءُ قَدِیۡرٌ ۝ ۴۲/۲۹	جب چاہے انہیں آپس میں ملادے۔

کائنات کی ہر شے نے قوانین الٰہیہ کے آگے سر تسلیم خم کیا ہوا ہے

وَلَهٗۤ اَسۡلَمَ مَنۡ	اللہ کے قوانین کے سامنے سر تسلیم خم کیا ہوا ہے ہر اس چیز نے
فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	جو کائنات کی بلندیوں و پستیوں میں موجود ہے
طَوۡعًا وَّ کَرۡهًا ۳/۸۳	خوشی سے بھی اور ناخوشی سے بھی۔

کائنات کی ہر چیز اللہ کے قوانین کے سامنے سر بسجود ہے

وَلِلّٰهِ یَسۡجُدُ مَنۡ	اللہ کے قوانین کے سامنے سر تسلیم خم کئے ہوئے ہے ہر وہ چیز
فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	جو کائنات کی بلندیوں و پستیوں میں موجود ہے
طَوۡعًا وَّ کَرۡهًا ۱۳/۱۵	خوشی سے بھی اور ناخوشی سے بھی۔

پوری کائنات پر اللہ کا قانون چھایا ہوا ہے

وَهُوَ اللّٰهُ	اللہ کا قانون چھایا ہوا ہے

فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الۡاَرۡضِ ط ۶/۳ آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی۔

قوانین الٰہیہ کی محسوس شہادت

وَ کَاَیِّنۡ مِّنۡ اٰیَةٍ	قوانین الٰہیہ کی کس قدر محسوس شہادات موجود ہیں
فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ط	آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی

یَمُرُّوْنَ عَلَیْهَا	جن سے یہ منہ پھیر کے گزر جاتے ہیں
وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ۝ ۱۲/۱۰۵	نہ توجہ دیتے ہیں اور نہ غور و فکر ہی کرتے ہیں۔

غور و فکر کی دعوت

قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا	کہو گہری نظر سے مطالعہ کرو اور غور و فکر کرو اس پر
فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ۱۰/۱۰۱	جو کچھ کہ ان آسمانوں اور زمین کے اندر موجود ہے

تم رحمٰن کی تخلیق میں کہیں کوئی نقص نہیں پاؤ گے

الَّذِیْ خَلَقَ	اللہ کی ذات وہ ہے جس نے
سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ	اجرام فلکی کے متعدد تہہ در تہہ طبقے پیدا کئے
مَاتَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ	کیا تمہیں رحمٰن کی تخلیق میں کہیں
مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ	کوئی بے ترتیبی نظر آتی ہے ؟
فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ	پھر پلٹ کر دیکھو
هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ۝	کہیں کوئی خلل نظر آتا ہے ؟
ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ کَرَّتَیْنِ	بار بار دیکھنے کی کوشش کرو اور خوب جانچ پڑتال کے بعد غور کرو
یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ	ہر بار تمہاری نگاہیں ناکام لوٹیں گی
خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیْرٌ ۝ ۶۷/۳-۴	اور تمہیں کوئی نقص اس نظام میں نظر نہیں آئے گا۔

کائنات کی ہر شے انسان کے تابع تسخیر کر دی گئی

وَسَخَّرَلَكُمْ مَّا فِی	دیکھو تمہارے تابع تسخیر کر دیا گیا ہے جو کچھ کہ

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ	آسمانوں میں ہے اور جو کہ زمین میں ہے
جَمِیْعًا مِّنْهُ ؕ	سب کچھ اللہ کی طرف سے
اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ	اور ان امور میں بڑی نشانیاں ہیں
لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ ۱۳/ ۴۵	ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔

❄❄❄❄❄❄❄❄❄

ملائکہ

فرشتے یا کائناتی قوتیں

اللہ تعالیٰ اس کائنات کو اپنی پیدا کردہ ان قوتوں کی رو سے چلا رہے ہیں جنہیں ملائکہ کہا گیا ہے۔ ان ملائکہ یا قوتوں کو خود کوئی اختیار و ارادہ حاصل نہیں یہ اللہ کے مقرر کردہ پروگراموں کو اس کی مشیت کے مطابق تکمیل تک پہنچاتے ہیں ان میں سے بعض وہ ہیں جن کا تعلق عالمِ امر سے ہے یعنی وہ عالم جہاں اللہ کے تدبیری امور طے پاتے ہیں۔ ہم اس عالم کے متعلق صرف اتنا ہی جان سکتے ہیں جتنا قرآن نے بتایا ہے اس لئے ہم ان ملائکہ کے متعلق بھی اس سے زیادہ کچھ کہہ نہیں سکتے جتنا قرآن میں آیا ہے۔

لیکن جو ملائکہ ہماری محسوس کائنات میں کارفرما ہیں جنہیں فطرت کی قوتیں کہا جاتا ہے۔ انسان ان قوتوں کا علم حاصل کر سکتا ہے اور اس علم کے ذریعہ سے انہیں مسخّر کیا جا سکتا ہے اور یہی وہ ملائکہ ہیں جو انسان کے سامنے سجدہ ریز ہیں یعنی انسان ان سے کام لے سکتا ہے ان میں سے بعض قوتیں خود انسان کے اندر کارفرما ہوتی ہیں۔ انہیں نفسیاتی قوتیں کہا جا سکتا ہے۔

انسان کے دورِ جہالت میں فطرت کی ان قوتوں کو دیوی دیوتا سمجھ کر ان کی پرستش کی جاتی تھی قرآن کریم نے ان توہم پرستیوں کو مٹایا اور ملائکہ کے صحیح مقام و منصب سے انسان کو آگاہ کیا اور بتایا کہ ملائکہ یا دیوی دیوتا انسان کے سامنے سجدہ ریز ہیں اس کے مطیع اور فرمانبردار ہیں لہٰذا انسان کا یہ منصب نہیں ہے کہ وہ ان ملائکہ یا کائناتی قوتوں کے آگے جھکے اور انہیں دیوی دیوتا بنا لے یہ شرف انسانیت کے خلاف بات ہو گی اس

سے انسان اپنے مقامِ بلند سے گر کر خس و خاشاک میں مل جائے گا۔

کائناتی قوتیں اللہ کی سکیموں کی تکمیل کا ذریعہ ہیں

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	قابلِ حمد و ستائش ہے وہ ذات جو تمام سلسلۂ کائنات کو عدم سے وجود میں لائی
جَاعِلِ الۡمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا	اس نے کائناتی قوتوں کو اپنی اسکیموں کی تکمیل کا ذریعہ بنایا ہے ان میں
اُولِىۡۤ اَجۡنِحَةٍ مَّثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ	سے کئی قوتیں دو دو تین تین چار چار خواص رکھتی ہیں وہ اپنے قانون مشیت
يَزِيۡدُ فِى الۡخَلۡقِ مَا يَشَآءُ ؕ	کے مطابق کائناتی تخلیق میں نت نئے اضافے کرتا رہتا ہے اور اس نے
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ○ ۳۵/۱	ہر شے کیلئے پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں جس پر اسکا اپنا کنٹرول ہے۔

مختلف قوتوں کا ذکر

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرۡوًا ۙ○	قسم ہے ان قوتوں کی جو اڑانے یا پھیلانے والی ہیں
فَالۡحٰمِلٰتِ وِقۡرًا ۙ○	اور ان کی جو اٹھانے والی ہیں
فَالۡجٰرِيٰتِ يُسۡرًا ۙ○	اور ان کی جو سبک رفتاری سے چلنے والی ہیں
فَالۡمُقَسِّمٰتِ اَمۡرًا ۙ○ ۵۱/۱-۴	اور ان کی جو تقسیم امور کرنے والی ہیں۔

مختلف قوتوں کا ذکر

وَالنّٰزِعٰتِ غَرۡقًا ۙ○	قسم ہے ان قوتوں کی جو ڈوب کر کھینچتی ہیں
وَّالنّٰشِطٰتِ نَشۡطًا ۙ○	اور جو آہستگی سے نکال لے جاتی ہیں
وَّالسّٰبِحٰتِ سَبۡحًا ۙ○	اور ان کی جو تیزی سے تیر رہی ہیں

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ	اور ان کی جو حکم بجالانے میں سبقت کرتی ہیں
فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ ۵۔۱/۷۹	اور ان کی جو تدبیر امور کرتی ہیں۔

مختلف قوتوں کا ذکر

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ	وہ قوتیں جو کائنات کے مرکزی کنٹرول اور اس کے تضمنات
وَمَنْ حَوْلَهٗ	کے پروگرام کو بروئے کار لانے پر مامور ہیں
يُسَبِّحُوْنَ ۷/۴۰	اور جو اپنے فرائض کی تکمیل میں سرگرم عمل ہیں۔

پیغام رساں قوتیں

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا ۷۵/۲۲ اور اللہ ملائکہ میں سے بعض کو پیغام رسانی کے لئے منتخب کرلیتا ہے۔

روح القدس

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ	کہو قرآن کو روح القدس تمہارے پروردگار کی طرف سے
مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ ۱۰۲/۱۶	بطورِ حقیقت ثابتہ لے کر اترا ہے۔

روح الامین

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۗ	یہ قرآن پروردگار عالمین کا نازل کردہ ہے
نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۙ	جسے روح الامین نے
عَلٰى قَلْبِكَ ۱۹۴۔۱۹۲/۲۶	تمہارے قلب پر اتارا ہے۔

جبریلؑ

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ	کہو جبریل پر خفا ہونے کی کیابات ہے
فَإِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ	اس نے قرآن کو قلب محمدؐ پر
بِإِذْنِ اللّٰهِ ۲/۹۷	اللہ کے حکم کے مطابق اتارا ہے۔

نگران قوتیں

وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۶/۶۱ اللہ نے ایسی قوتیں مقرر کر رکھی ہیں جو تم پہ نگران رہتی ہیں

اعمال کا ریکارڈ رکھنے والی قوتیں

إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ۝ ۱۰/۲۱ اللہ کی مقرر کردہ قوتیں تمہاری ایک ایک تدبیر کو ریکارڈ کرتی رہتی ہیں

تقویت دینے والی قوتیں

إِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ	جو لوگ اللہ کے نظام ربوبیت کو قبول کر لیتے ہیں
ثُمَّ اسْتَقَامُوْا	اور پھر اس پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں تو اللہ کی
تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ	کائناتی قوتیں انکا ساتھ دیتی ہیں اور ان کیلئے باعث تقویت بنتی ہیں
أَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا	اس طرح ان کے خوف و پریشانیاں ختم ہو جاتی ہیں
وَأَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ	یہ اس جنتی معاشرہ میں ہوتا ہے
كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ ۴۱/۳۰	جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔

دلوں پر سکون طاری کرنے والی قوتیں

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ	پھر اللہ نے دل کا سکون و قرار نازل فرمایا
عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	اپنے رسول اور مومنین پر
وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا	اور تمہارے قلوب کی دنیا میں وہ لشکر اتارے
لَّمْ تَرَوْهَا ۹/۲۶	جنہیں تم اپنی آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے تھے۔

ملک الموت

قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ	کہو وہ فرشتہ تمہیں وفات دیتا ہے
الَّذِىْ وُكِّلَ بِكُمْ ۳۲/۱۱	جو اس کام کے لئے تم پر متعین کیا گیا ہے۔

رعد و دیگر ملائکہ

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ	اپنے اپنے فرائض کی انجام دہی میں ہمہ تن مصروف رہتی ہیں رعد
بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ	اور دیگر کائناتی قوتیں قوانین الٰہیہ کی ہیبت سے
مِنْ خِيْفَتِهٖ ج ۱۳/۱۳	اور قابل حمد و ستائش بناتی ہیں اللہ کو اس کے قوانین کے نتائج سے۔

سب کچھ قوانین الٰہیہ کے سامنے سربسجود ہے

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ	اور اللہ کے قانون کے سامنے سر تسلیم خم کیے ہوئے ہے
مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ	یہ پوری کائنات اور جو کچھ اس کے اندر ہے سب کا سب
مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ	خواہ وہ جاندار مخلوق ہو یا کائناتی قوتیں ہوں
وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ ۱۶/۴۹	ان میں سے کسی کو بھی مجال سرتابی نہیں۔

اللہ کے پروگراموں کا پچاس ہزار برس میں مکمل ہونا

مِّنَ اللّٰهِ ذِی الْمَعَارِجِ ۝ ارتقائی منازل طے کرانا اللہ کی طرف سے ہے

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اور کائناتی قوتیں اور الوہیاتی توانائی اللہ کی سکیموں کو تکمیل تک

اِلَيْهِ فِیْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ پہنچاتی ہیں یہ مراحل بڑے بڑے طویل المیعاد وقفوں میں طے پاتے ہیں

خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝ ۴-۳/۷۰ جن کی مدت پچاس پچاس ہزار برس کی بھی ہو سکتی ہے۔

راہنمائی کے لئے اگر انسان کے بجائے ملائکہ آتے

وَقَالُوْا لَوْ لَآ اُنْزِلَ یہ لوگ کہتے ہیں ہمیں اگر ہدایت دینی ہی تھی

عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ تو اس کے لئے کسی فرشتہ کو کیوں نہیں بھیجا گیا

وَلَوْ اَنْزَلْنَا دیکھو! اس کام کے لئے اگر ہم فرشتہ بھیجتے تو معاملہ کچھ مختلف ہو جاتا

مَلَكًا فرشتے چونکہ خود حکم کے پابند ہوتے ہیں لہٰذا انہوں نے اگر حکم کی تعمیل ہی کرانی تھی

لَّقُضِیَ الْاَمْرُ اور حکم عدولی کی صورت میں تمہارا کام ہی تمام ہو جانا تھا

ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝ ۶/۸ اور اب جو مہلت تمہیں ملی ہوئی ہے وہ ہرگز نہ ملتی۔

اہل زمین کی حفاظت کرنے والی قوتیں

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ تمہاری کارستانیوں کی وجہ سے ہو سکتا تھا کہ

يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ تمہارے سروں پر آسمان پھٹ پڑتا

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ لیکن اللہ کی کائناتی قوتیں اس کی ربوبیت کو

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ موجب حمد و ستائش بنانے میں ہمہ تن سرگرم عمل ہیں

وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ ۴۲/۵ اور یوں قدرت کی طرف سے اہل زمین کی حفاظت ہو جاتی ہے۔

ملائکہ انسان کے سامنے سربسجود

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اور جب ہم نے کائناتی قوتوں کو حکم دیا کہ

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ وہ انسان کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں یعنی اسکی مطیع و فرمانبردار بن جائیں

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ ۲/۳۴ تو انہوں نے اس کے آگے سر تسلیم خم کر دیا سوائے ابلیس کے۔

ابلیس یعنی انسان کے اپنے سرکش جذبات کا اس کے آگے جھکنے سے انکار

ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ پھر ہم نے کائناتی قوتوں کو حکم دیا کہ وہ

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ انسان کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں یعنی اس کی مطیع و فرمانبردار بن جائیں

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ تو انہوں نے اسکے آگے سر تسلیم خم کر دیا سوائے اسکے اپنے سرکش جذبات کے

لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝۱۱/۷ وہ اطاعت کرنے والوں میں شامل نہیں ہوئے۔

ساجد کو مسجود نہ بنالو

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ اور ایسا نہ کرو کہ ملائکہ کی پرستش شروع کر دو

وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۭ ۳/۸۰ یا انبیاء کو خدائی کا درجہ دینے لگ جاؤ۔

❄❄❄❄❄❄❄❄❄

شیطٰن ۔ اِبلیس

شیطٰن

مادہ : ش ط ن

بنیادی معنی دور ہو جانا۔ محروم ہو جانا۔ اشتعال میں آ کر سرکشی اختیار کرنا اسکے علاوہ

۱۔ انسان کے مشتعل و سرکش جذبات کو بھی شیطان کہا گیا ہے۔

۲۔ عقل خودبین جو خلل کی ترغیب دیتی ہے، کو بھی شیطان کہا گیا ہے

۳۔ عقل بیباک جو سرکش جذبات کو بروئے کار لاتی ہے بھی شیطان سے تعبیر کی گئی ہے۔

۴۔ غلط نظام زندگی کے لیڈروں اور مذہبی پیشواؤں کو بھی شیطان کہہ کر پکارا گیا ہے

۵۔ غیر متمدن اور وحشی قبائل جو تمدنی زندگی کے اصول و قیود سے باغی ہوتے ہیں کو بھی شیطان کہا گیا ہے۔

۶۔ عربوں کے ہاں ایک قسم کے سانپ کو بھی شیطان کا جاتا ہے اور اسی نسبت سے ناگ پھنی تھوہر کو بھی شیطان کہا گیا ہے۔

۷۔ پیاس کی شدت سے جو جلن اور اضطرابی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اسے بھی شیطان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

ابلیس

مادہ : ب ل س

بنیادی معنی ناامیدی ومایوسی۔ قرآن حکیم میں شیطان وابلیس کو ایک ہی سکہ کے دو رخ اور ایک ہی حقیقت کے دو پہلو قرار دیا گیا ہے۔ انسان اور اس کے جذبات اگر بیباک ہو کر حدود اللہ سے باہر نکل جائیں تو شیطنت اور اگر یہ مایوسی وناامیدی طاری کرلیں تو ابلیسیت۔

قرآن کریم میں اکثر مقامات پہ ایک ہی بات کو کبھی شیطان سے منسوب کر دیا گیا اور کبھی ابلیس سے۔

o

ابلیس و شیطان انسانی جذبات کے روپ میں

ابلیس یعنی انسان کے تند و تیز جذبات کی تمثیلی انداز میں وضاحت

ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ ط	پھر ہم نے تمام کائناتی قوتوں کو حکم دیا کہ
اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ق	انسان کے آگے جھک جائیں اس کے مطیع وفرمانبردار بن جائیں
فَسَجَدُوْٓا	لہٰذا ان سب نے انسان کے آگے سر تسلیم خم کر دیا لیکن انسان
اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ o	کے اپنے تند و سرکش جذبات نے اسکے آگے جھکنے سے انکار کر دیا
قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ	ان سے پوچھا گیا تم نے اس کے آگے جھکنے سے انکار کیوں کیا
اِذْ اَمَرْتُكَ ط	باوجودیکہ ہم نے حکم دیا تھا انہوں
قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ج	نے کہا انسان کو جو کچھ ملا ہے اس میں سب سے بلند درجہ ہمارا ہے

خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ — ہماری تخلیق میں تیزی تندی اور آتش فشانی شامل ہے

وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ○ — اور اس کے علاوہ جو کچھ انسان میں ہے وہ تو نرا مٹی کا ڈھیر ہے

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا یَكُوْنُ — ان سے کہا گیا اس زعم باطل کی وجہ سے تم اپنے مقام سے گر گئے

لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِیْهَا — تمہاری تندی و سرکشی تمہاری بڑائی کی دلیل نہیں ہو سکتی

فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِیْنَ ○ ۱۳۔۱۱/۷ لہٰذا دور ہو جاؤ تم نے اپنے آپ کو ذلیل و خوار کر دیا۔

ابلیسی جذبات کی انسان پر یورش کا ذکر

قَالَ اَنْظِرْنِیْ — ان ابلیسی جذبات نے کہا ہمیں اسوقت تک انسان کیساتھ رہنے کی مہلت دیجئے

اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ○ — جب تک کہ یہ اپنے راستہ کے موانعات ہٹا کر حیات نو نہیں حاصل کر لیتا

قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ○ — جواب ملا ہاں تمہیں اس وقت تک کی مہلت ہو گی

قَالَ فَبِمَاۤ اَغْوَیْتَنِیْ — انہوں نے کہا آپ نے ہم پر سعادت کی راہ بند کر کے ہمیں تباہ و برباد کر دیا ہے

لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ۙ — اب ہم انسان کو متوازن روش زندگی کیطرف جانے سے روکنے کے لیے سکی

ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ — گھات میں بیٹھے رہیں گے اور اس پر ہر طرف سے یورش کریں گے

خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَیْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآىِٕلِهِمْ ؕ — سامنے سے پیچھے سے دائیں سے بائیں سے اس پر آئیں گے

وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِیْنَ ○ — اور آپ ان میں سے اکثر کو اپنی عنایات کا قدر شناس نہ پائیں گے

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ — ان سے کہا گیا تمہاری یہ حرکات ذلت و خواری کا سبب بنیں گی

لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ — اور جو لوگ تمہارے پیچھے لگ کر ابلیسی روشِ زندگی اپنا لیں گے

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ — ان کی اعلیٰ صلاحیتیں جھلس جائیں گی

مِنْكُمْ اَجْمَعِیْنَ ○ ۱۸۔۱۴/۷ — اور وہ حیوانی سطح پر جئیں گے۔

قوانین الٰہیہ کو چھوڑ کر مفاد پرستانہ شیطانی جذبات کے پیچھے لگنے والی قوم کا انجام عبرت

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا	اور لوگوں کو اس قوم کا حال سناؤ جسے ہم نے اپنے قوانین سے نوازا تھا
فَانْسَلَخَ مِنْهَا	لیکن وہ انہیں چھوڑ کر صاف الگ ہو گئی اور اپنے
فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ○	مفاد پرستانہ شیطانی جذبات کے پیچھے لگ کر غلط راہوں پر چل پڑی
وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا	ہم اپنے قوانین کے ذریعہ سے اس کے درجے بلند کرنا چاہتے تھے
وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ	لیکن وہ پستیوں کے ساتھ ہی چپک کر رہ گئی
وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ	اور ہوس پرستیوں نے اس کی حالت اس کتے کی سی کر دی
اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ	جو ہر حال میں زبان لٹکائے ہانپتا ہی رہتا ہے
ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ	یہ حالت ہو جاتی ہے اس قوم کی
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ	جو ہمارے قوانین کی عمل کے ذریعہ سے تکذیب کرتی ہے
فَاقْصُصِ الْقَصَصَ	لوگوں کو یہ باتیں سناؤ
لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○ ۷/۱۷۵-۱۷۶	تاکہ وہ ان پر غور و فکر کریں۔

مفاد پرستانہ شیطانی جذبات نے انہیں بڑی دور کی گمراہیوں میں ڈال دیا

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ	ان کی حالت پر غور کیا
يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ	جن کا دعویٰ ہے کہ وہ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں
اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ	اور کتب سابقہ پر بھی
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا	لیکن عملاً اپنے مسائل کے حل کے لئے وہ
اِلَى الطَّاغُوْتِ	انسانوں کے خود ساختہ باطل اصول و ضوابط کو اپناتے ہیں

وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ حالانکہ انہیں ایسا کرنے سے روکا گیا تھا
وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ ان کے مفاد پرستانہ شیطانی جذبات نے انہیں
اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ○ ۴/۶۰ بہکا کر بڑی دور کی گمراہیوں میں ڈال دیا ہے۔

ابلیسی جذبات کی پیروی کرنے والوں کی رہنمائی پُر عذاب زندگی کی طرف ہو جائیگی

وَمِنَ النَّاسِ اور انسانوں میں ایسے بھی ہیں
مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ جو قوانین الٰہیہ کے بارے میں یونہی جھگڑے نکالتے ہیں بغیر علم و بصیرت کے
وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ○ اور اپنے سرکش جذبات کے پیچھے چلتے ہیں
كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ حالانکہ یہ طے شدہ بات ہے کہ جو ان کے پیچھے چلا وہ گمراہ ہی ہو گا
وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ○ ۲۲/۳۔۴ اور اس کی رہنمائی پر عذاب زندگی کی طرف ہو جائے گی۔

شیطانی جذبات سے بچ کر اللہ کی پناہ میں آنے کی خواہش کرو

اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ اور دیکھو برائی کی مدافعت برائی، نہیں بلکہ احسن اور مثبت انداز میں کرو
نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ○ لوگوں کی تخریبی باتوں سے ہم خوب واقف ہیں
وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ لہٰذا کہو اے پروردگار میں اپنے تخریبی و منفی جذبات کے
مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ○ ۲۳/۹۶۔۹۷ شر سے بچ کر آپ کے قوانین کی پناہ میں آنا چاہتا ہوں۔

اے نوع انسانی مفاد پرستانہ شیطانی جذبات کے بھکاوے میں نہ آجانا

يٰبَنِىْٓ اٰدَمَ اے نوع انسان
لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ دیکھنا کہیں اپنے مفاد پرستانہ شیطانی جذبات کے بھکاوے میں نہ آجانا

کَمَآ اَخرَجَ اَبوَیکُم	ورنہ یہ مفاد پرستیاں تمہیں بھی اس طرح محروم کر دیں گی
مِّنَ الجَنَّۃِ	جس طرح تمہارے آباؤ اجداد کو جنتی معاشرہ سے محروم کر دیا تھا
یَنزِعُ عَنہُمَا لِبَاسَہُمَا	انہیں شرف انسانیت کے لباس سے عریاں کر کے
لِیُرِیَہُمَا سَواٰتِہِمَا ط ۷/۲۷	ان کے معاشرہ کی ناخوشگواریاں و ناہمواریاں عیاں کر دی تھیں۔

ابلیس و شیطان عقل فریب کار و عقل خودبین کے روپ میں

عقل فریب کار غلط کاموں کو اچھا بنا کر دکھاتی ہے

وَلَقَد اَرسَلنَآ اِلٰٓی اُمَمٍ مِّن قَبلِكَ	تم سے قبل بھی ہم قوموں کی طرف اپنی رہنمائی بھیجتے رہے ہیں
فَاَخَذنٰہُم	وہ جب ہمارے قوانین پر عمل کرنا چھوڑ دیتے
بِالبَاسَآءِ وَالضَّرَّآءِ	تو نتیجہ میں مشکلوں و مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتے
لَعَلَّہُم یَتَضَرَّعُونَ ۝	چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ اس ابتدائی تنذیر پر محتاط ہو جاتے
فَلَولَآ اِذ جَآءَہُم بَاُسُنَا تَضَرَّعُوا	اور اپنی اصلاح کر کے قانون الٰہیہ کے سامنے جھک جاتے
وَلٰکِن قَسَت قُلُوبُہُم	لیکن اس تنذیر سے عبرت حاصل کرنیکی بجائے انکے دل اور بھی سخت ہو جاتے
وَزَیَّنَ لَہُمُ الشَّیطٰنُ	اس لیے کہ ان کی عقلِ فریب کار نے ان کے کاموں کو
مَا کَانُوا یَعمَلُونَ ۝ ۶/۴۲-۴۳	ان کی نظروں میں بڑا خوشگوار بنا کر دکھا دیا تھا۔

عقلِ فریب کار مفاد پرستیوں کو خوشنما بنا کر دکھاتی ہے

اَفَلَا یَتَدَبَّرُونَ القُراٰنَ	حیرت ہے کہ یہ لوگ قرآن میں غور و تدبر نہیں کرتے
اَم عَلٰی قُلُوبٍ اَقفَالُہَا ۝	کیاان کے قلوب پر قفل لگ گئے ہیں

اِنَّ الَّذِیۡنَ ارۡتَدُّوۡا عَلٰۤی اَدۡبَارِهِمۡ	دراصل ان لوگوں نے قوانین الٰہیہ سے منہ موڑلیا ہے
مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الۡهُدَی ۙ	باوجود اسکے کہ انہیں واضح رہنمائی حاصل ہو چکی تھی
الشَّیۡطٰنُ سَوَّلَ لَهُمۡ ؕ	لیکن ان کی عقلِ فریب کار نے ان کی مفاد پرستیوں کو بڑا خوشنما بنا کر دکھایا
وَاَمۡلٰی لَهُمۡ ۝۲۵ ۲۵-۲۲/۴۷	اور انہیں طرح طرح کی فریب انگیز امیدیں دلائیں۔

عقل خود بین ناداری کا خوف دلا کر بخل جیسی فحاشی کی ترغیب دیتی ہے

اَلشَّیۡطٰنُ یَعِدُکُمُ الۡفَقۡرَ ج	تمہاری عقل خود بیں ناداری کا خوف دلا کر
وَیَاۡمُرُکُمۡ بِالۡفَحۡشَآءِ ۚ	تمہیں بخل جیسی فحاشی کی ترغیب دیتی ہے
وَاللّٰهُ یَعِدُکُمۡ مَّغۡفِرَةً	اور اللہ کا نظام تمہیں ہر قسم کی احتیاج سے محفوظ رکھنے
مِّنۡهُ وَفَضۡلًا ؕ ۲/۲۶۸	اور خوشحالی کی زندگی بسر کرانے کی ضمانت دیتا ہے۔

ابلیس و شیطان مذہبی پیشوائوں کے روپ میں

اللہ کی وحی میں آمیزش کرنے والے شیاطین

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِکَ	تم سے قبل ہمیشہ ایسا ہوتا رہا کہ ہمارا فرستادہ نبی ہمارا پیغام لیکر آتا اور اسکے
مِنۡ رَّسُوۡلٍ وَّلَا نَبِیٍّ	مطابق معاشرہ کی تشکیل کرتا لیکن اس کے جانے کے بعد مفاد پرست مذہبی
اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤی اَلۡقَی الشَّیۡطٰنُ فِیۡۤ اُمۡنِیَّتِهٖ ۚ	پیشوا اس کی وحی میں آمیزش کر کے اسے کچھ کا کچھ بنا دیتے لہٰذا ان مفاد پرست
فَیَنۡسَخُ اللّٰهُ مَا یُلۡقِی الشَّیۡطٰنُ	شیطانوں کی آمیزش کردہ وحی کو اللہ منسوخ کر دیتا اور ایک نئے رسول
ثُمَّ یُحۡکِمُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ ؕ	کے ذریعہ سے اپنے احکام و قوانین کو پھر سے محکم کر دیتا اسلئے کہ
وَاللّٰهُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ۝ ۲۲/۵۲	اللہ کو ہر بات کا علم ہوتا ہے اور اسکے سب کام حکمت پر مبنی ہوتے ہیں

اپنی خودساختہ شریعت کو اللہ سے منسوب کرنیوالے شیاطین

یَاَیُّهَا النَّاسُ اے نوع انسان

کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا دنیا میں حلال اور پاکیزہ ذرائع سے حاصل کردہ روزی کھاؤ

وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اور شیطان کے نمائندہ ان مذہبی پیشواؤں کے پیچھے نہ لگ جانا

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○ یہ تمہارے کھلے ہوئے دشمن ہیں یہ لوگ

اِنَّمَا یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ ایسے قانون بناتے ہیں کہ معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا ہو جاتی ہیں

وَالْفَحْشَآءِ اور افراد معاشرہ بخل اور مال جمع کرنے کی فحاشیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں

وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اور یہ لوگ اپنی اس خودساختہ شریعت کو اللہ سے منسوب کرتے

مَالَا تَعْلَمُوْنَ○ ۱۶۹۔۱۶۸/۲ اور اللہ کے متعلق ایسی باتیں کرتے ہیں جن کا انہیں علم ہی نہیں ہے۔

ان پر شیطان نازل ہوتے ہیں

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰی کیا ہم تمہیں بتائیں کہ

مَنْ تَنَزَّلُ الشَّیٰطِیْنُ ○ شیطان کن لوگوں پر نازل ہوتے ہیں

تَنَزَّلُ عَلٰی كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیْمٍ ○ ان جھوٹے اور فریب کار مذہبی پیشواؤں پر

یُّلْقُوْنَ السَّمْعَ جن کا تکیہ ہی محض سنی سنائی باتوں پر ہے

وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ○ ۲۲۳۔۲۲۱/ ۲۶ اور اکثریت تو جھوٹوں کی ہے۔

لوگوں کو توہمات میں پھنسا کر یہ اپنا اُلو سیدھا کرتے ہیں

وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ یہ مذہبی پیشوا لوگوں کو توہمات میں اس لیے پھنساتے ہیں کہ

عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفۡرُوضًا ۙ ۝ اللہ کے بندوں کی کمائی میں سے ایک مقررہ حصہ مفت مار لے جائیں

وَّلَاُضِلَّنَّهُمۡ عارضی مفاد کی خاطر اتنی بڑی قبیح حرکت اور ملعونیت وہ اپنے ان مقاصد

وَلَاُمَنِّيَنَّهُمۡ وَلَاٰمُرَنَّهُمۡ کے حصول کیلئے لوگوں میں طرح طرح کے باطل عقائد پھیلاتے ہیں کہ

فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الۡاَنۡعَامِ اسطرح جانوروں کے کان چیرنے سے اور اس طرح اشیائے فطرت میں

وَلَاٰمُرَنَّهُمۡ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلۡقَ اللّٰهِ ؕ تغیر و تبدّل کرنے سے ان کی مرادیں پوری ہوں گی اور ان کی آرزوئیں

وَمَنۡ يَّتَّخِذِ الشَّيۡطٰنَ وَلِيًّا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ برآئیں گی ظاہر ہے کہ جو قوم قوانینِ الٰہیہ کو چھوڑ کر ان مفاد پرستوں کو اپنا

فَقَدۡ خَسِرَ خُسۡرَانًا مُّبِيۡنًا ۝ پیشوا بنالے تو اس کا نتیجہ کھلی ہوئی بربادی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے

يَعِدُهُمۡ وَيُمَنِّيۡهِمۡ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ شیطان کے یہ نمائندے لوگوں کو جنت کے وعدے دیتے اور ان کی

الشَّيۡطٰنُ اِلَّا غُرُوۡرًا ۝ آرزوئیں برآنے کے مژدے سناتے ہیں جو سب دھوکا اور فریب ہے

اُولٰٓئِكَ مَاۡوٰٮهُمۡ جَهَنَّمُ ۡ ان سب کا ٹھکانا جہنم ہو گا

وَلَا يَجِدُوۡنَ عَنۡهَا مَحِيۡصًا ۝ ۴/۱۱۸-۱۲۱ جس سے خلاصی کی کوئی صورت یہ نہ پائیں گے۔

مذہبی پیشوا اور ان کے متبعین یعنی ابلیس کا سارا لاؤ لشکر جہنم رسید ہو گا

وَبُرِّزَتِ الۡجَحِيۡمُ لِلۡغٰوِيۡنَ ۙ ۝ اس روز جہنم ابھر کر گمراہ لوگوں کے سامنے آجائے گا

وَقِيۡلَ لَهُمۡ اَيۡنَمَا كُنۡتُمۡ تَعۡبُدُوۡنَ ۙ ۝ اور ان سے پوچھا جائے گا کہاں ہیں وہ ہستیاں جن کی تم

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ اللہ کے قوانین کی بجائے اطاعت کیا کرتے تھے

هَلۡ يَنۡصُرُوۡنَكُمۡ اَوۡ يَنۡتَصِرُوۡنَ ۙ ۝ آج کیا وہ تمہاری کچھ مدد کر سکتے ہیں یا کیا وہ اپنا ہی بچاؤ کر سکتے ہیں

فَكُبۡكِبُوۡا فِيۡهَا هُمۡ وَالۡغَاوٗنَ ۙ ۝ اس روز یہ پیشوا اور ان کے متبعین سب جہنم رسید کر دیے جائیں گے

وَجُنُوۡدُ اِبۡلِيۡسَ اَجۡمَعُوۡنَ ۝ یعنی ابلیس کا سارے کا سارا لاؤ لشکر۔

قَالُوۡا وَهُمۡ فِيۡهَا يَخۡتَصِمُوۡنَ ۙ وہاں یہ سب آپس میں جھگڑیں گے، متبعین اپنے پیشواؤں
تَاللّٰهِ اِنۡ كُنَّا لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۙ سے کہیں گے اللہ کی قسم تمہارے پیچھے لگ کر تو ہم گمراہ ہو گئے
اِذۡ نُسَوِّيۡكُمۡ بِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ○ ہم نے تمہیں اپنا ان داتا سمجھا اور خدائی کا درجہ دے دیا تھا لیکن تم
وَمَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا الۡمُجۡرِمُوۡنَ ○ سخت مجرم لوگ تھے جنہوں نے ہمیں اس طرح غلط راستوں پر ڈال دیا
فَمَا لَنَا مِنۡ شٰفِعِيۡنَ ۙ آج نہ کوئی ایسا ہے کہ ہماری سفارش کر سکے
وَلَا صَدِيۡقٍ حَمِيۡمٍ ○ اور نہ کوئی غم خوار دوست ہی ہے
فَلَوۡ اَنَّ لَنَا كَرَّةً کاش ہمیں ایک بار پھر واپس دنیا میں جانے کا موقع مل جائے
فَنَكُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ○ ۲۶/۹۱-۱۰۲ تو ہم پوری طرح قوانین الٰہیہ پر عمل کرنے والے لوگ بن جائیں۔

ان ابلیسوں کی پیروی کرنے والوں کے لئے مقام عبرت

وَبَرَزُوۡا لِلّٰهِ جَمِيۡعًا قیامت کے روز جب سب لوگ اللہ کی عدالت میں حاضر ہوں گے
فَقَالَ الضُّعَفٰۤؤُا تو وہ جو کمزور تھے اور دوسروں کے پیچھے چلتے تھے
لِلَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡۤا اپنے مذہبی پیشواؤں اور رہنماؤں سے کہیں گے
اِنَّا كُنَّا لَـكُمۡ تَبَعًا دنیا میں ہم تمہارے پیچھے چلا کرتے تھے
فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّغۡنُوۡنَ عَنَّا مِنۡ آج کیا تم ایسا نہیں کرو گے کہ
عَذَابِ اللّٰهِ مِنۡ شَىۡءٍ ؕ اس عذاب سے بچاؤ کی کوئی سبیل پیدا کر دو
قَالُوۡا لَوۡ هَدٰٮنَا اللّٰهُ وہ کہیں گے اگر ہمیں اپنے بچاؤ کی کوئی صورت نظر آجاتی
لَهَدَيۡنٰكُمۡ ؕ تو ہم تمہارے بچاؤ کی بھی کوئی شکل بتاتے
سَوَآءٌ عَلَيۡنَاۤ اَجَزِعۡنَاۤ اَمۡ صَبَرۡنَا اب ہم خواہ روئیں پیٹیں خواہ اسے جھیل لیں اس کے سوا کوئی چارہ نہیں

مَالَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ۝	اب ہمارے لیے چھٹکارا کی کوئی صورت نہیں ہے بہر حال
وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ	جب فیصلہ ہو چکے گا تو مذہبی پیشواؤں کے روپ میں یہ شیطان
اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ	اپنے متبعین سے کہیں گے ایک وعدہ اللہ نے تم سے کیا تھا جو سچا ثابت ہوا
وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ	اور ایک وعدہ ہم نے تم سے کیا تھا جو پورا نہ ہو سکا
وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ	بہر حال ہمارا تم پر کوئی زور تو نہیں تھا
اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ	ہم نے تمہیں اپنی طرف بلایا اور تم نے ہمارا بلاوا قبول کر لیا
فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ	اب ہمیں الزام دینے کی بجائے اپنے آپ کو الزام دو
مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ	آج نہ ہم تمہاری کچھ مدد کر سکتے ہیں نہ تم ہماری مدد کر سکتے ہو
اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ	ہم اس بات پر سخت بیزار ہیں کہ تم دنیا میں
اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ	اللہ کے قوانین کی اطاعت کے بجائے ہماری اطاعت کرتے رہے
اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ	حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کا نتیجہ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ۲۲_۲۱/۱۴	المناک عذاب ہوتا ہے۔

ابلیس و شیطان نجومیوں کے بھیس میں

علم نجوم کا چکر

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا	علم نجوم کی حقیقت صرف اسقدر ہے کہ فضا کی یہ بلندی جو تمہیں قریب
بِزِيْنَةِ ِۨ الْكَوَاكِبِ ۝	تر نظر آتی ہے اسمیں مختلف کرّے ہیں جو چمک سے تمہیں خوشنما دکھائی
وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝	دیتے ہیں اور ہم نے انہیں ہر قسم کے تخریبی عناصر سے محفوظ رکھا ہے
لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى	اس عالم امر تک جہاں اشیائے کائنات کے قوانین اور پیمانے طے ہیں کسی کی رسائی

وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۖۗ ○ — نہیں انسانی قیاس آرائیوں کو وہاں ہر طرف سے دھکے پڑتے ہیں
دُحُوْرًا وَّلَهُمْ — وہ مقام سرحد عقل انسانی سے ماورا ہے جو لوگ اس قسم کی توہم پرستیوں میں
عَذَابٌ وَّاصِبٌ ○ لا — مبتلا رہتے ہیں ان کے لئے سفر زندگی میں ذلتوں اور پستیوں کا عذاب ہے
اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ — انکی قیاس آرائیاں بعض اوقات درست بھی ثابت ہو جاتی ہیں
فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ○ — لیکن اب روشنی کے اس دور میں ہر ظن و تخمین کے پیچھے علم کا چمکتا ہو اشعلہ موجود
فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا — رہے گا لہٰذا ان سے پوچھو کہ تخلیق کے اعتبار سے یہ جامد کرّے زیادہ قوتوں
اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ط ۱۱۔۶/۳۷ — کے مالک ہو سکتے ہیں یا انسان جسے ہم نے صاحب عقل و ارادہ بنایا ہے۔

اللہ نے نظامِ فلکی کو مفاد پرستوں کے شر سے محفوظ رکھا ہے

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ — ستاروں سے قسمت کا حال بتانے والوں کی حقیقت یہ ہے کہ فضا میں پھیلے
زَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ○ لا — ہوئے کرّوں سے جو روشنی منعکس ہوتی ہے وہ دیکھنے میں خوشنما دکھائی دیتی ہے
وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ○ لا — اور ہم نے اس نظام فلکی کو ان مفاد پرستوں کے شر سے محفوظ رکھا ہے
اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ — ان لوگوں کی پیشگوئیاں محض قیاس آرائیاں ہوتی ہیں اور روشنی کے
فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ○ ۱۸۔۱۶/۱۵ — اس دور میں ایسی قیاس آرائیوں کے پیچھے علم کا چمکتا ہوا شعلہ ہے

ستارہ تو خود انسان کے تابع تسخیر ہے

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لا — اور تمہارے تابع تسخیر کر دیا گیا ہے رات اور دن کو
وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط — اور سورج اور چاند کو
وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ط ۱۲/۱۶ — اور ستارے بھی اس کے حکم سے تمہارے تابع تسخیر کر دیے گئے ہیں۔

ہوسِ زر کا شیطانی روپ

اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا	جو لوگ سرمایہ کا منافع کھاتے ہیں
لَایَقُوْمُوْنَ	ان کے معاشرہ کو استحکام و توازن حاصل نہیں ہو سکتا
اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ	اس معاشرہ کے افراد کو ہوسِ زر کا خبط ہو جاتا ہے
الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۲/۲۷۵	جیسے کہ انہیں شیطان نے چھولیا ہو۔

خود پرستانہ جذبات کی تسکین کا شیطانی روپ

وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ	جو لوگ اپنا مال محض نمود و نمائش کے لئے خرچ کرتے ہیں
وَلَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ	سمجھ لو کہ ان کا نہ تو اللہ پر ایمان ہوتا ہے اور نہ یوم آخرت پر ان کا
وَمَنْ یَّکُنِ الشَّیْطٰنُ	جذبہ محرکہ محض اپنے خود پرستانہ جذبات کی تسکین ہوتا ہے، ظاہر ہے کہ
لَهٗ قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًاO ۴/۳۸	جس عمل کی بنیاد اس قسم کے پست جذبات پر ہو اسکا نتیجہ خوشگوار کیسے ہوگا

خرچ بے جا کا شیطانی روپ

وَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰی حَقَّهٗ	اور دیکھو حقوق ادا کرو اپنے رشتہ داروں اور ہمسایوں کے
وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ	معذوروں، بیروزگاروں اور مسافروں کے
وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا O	اور مال کو فضولیات میں خرچ نہ کر دو
اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ	یاد رکھو جو لوگ فضولیات میں مال خرچ کرتے ہیں
کَانُوْآ اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ۱۷/۲۶،۲۷	وہ شیطانوں کے بھائی بند ہیں۔

حسد کا شیطانی روپ

قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقۡصُصۡ رُءۡیَاكَ (حضرت یعقوبؑ نے یوسفؑ سے) کہا بیٹے اپنا خواب بھائیوں کے سامنے
عَلٰۤی اِخۡوَتِكَ فَیَكِیۡدُوۡا لَكَ كَیۡدًا ؕ بیان نہ کرنا ایسا نہ ہو کہ وہ حسد میں آکر تمہارے خلاف کوئی خفیہ منصوبہ بنا
اِنَّ الشَّیۡطٰنَ لِلۡاِنۡسَانِ ڈالیں کیونکہ انسان کے حاسدانہ جذبات (شیطان)
عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ۝ ۱۲/۵ اس کے کھلے ہوئے دشمن ہیں۔

عملِ الشیطٰن

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ الٰہیہ کو قبول کر لیا ہے
اِنَّمَا الۡخَمۡرُ ہر قسم کا نشہ اور نشہ آور اشیاء
وَالۡمَیۡسِرُ ہر قسم کا جوا اور جوئے کی طرح بغیر محنت کے حاصل ہو جانے والی دولت
وَالۡاَنۡصَابُ اور تمام متبرک آستانے اور استھان وغیرہ
وَالۡاَزۡلَامُ رمل۔ فال۔ استخارہ اور قرعہ اندازی وغیرہ
رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّیۡطٰنِ یہ سب گندے اور شیطانی کام ہیں
فَاجۡتَنِبُوۡهُ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝ ۵/۹۰ ان سے بچو تاکہ تمہاری زندگی کامیاب ہو سکے۔

اسلاف پرستی کا شیطانی روپ

وَاِذَا قِیۡلَ لَهُمُ اتَّبِعُوۡا مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ ان لوگوں سے جب کہا جاتا ہے کہ اللہ کے نازل کردہ قوانین کا اتباع
قَالُوۡا بَلۡ نَتَّبِعُ مَا وَجَدۡنَا عَلَیۡهِ اٰبَآءَنَا ؕ کرو تو کہتے ہیں ہم تو اس روش پر چلیں گے جس پر اپنے بزرگوں کو پایا
اَوَلَوۡ كَانَ الشَّیۡطٰنُ یَدۡعُوۡ خواہ یہ روش شیطان کی وضع کردہ ہو اور وہ انہیں ایسی تباہی

هُمْ اِلٰی عَذَابِ السَّعِیْرِ ۝ ۳۱/۲۱ کی طرف لے جائے جس سے سب کچھ جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جائے۔

منافقت کا شیطانی روپ

وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	یہ مفاد پرست لوگ جب ایمان والوں سے ملتے ہیں
قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ	تو کہتے ہیں ہم نے تمہارے نظام کو قبول کر لیا ہے
وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ ۙ	اور تنہائی میں جب اپنے مذہبی پیشواؤں اور غلط رہنماؤں کے پاس ہوتے ہی
قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ	ہیں تو کہتے ہیں اصل میں تو ہم تمہارے ہی ساتھ ہیں
اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ۲/۱۴	ان لوگوں کو تو ہم محض بیوقوف بناتے ہیں۔

بڑی بڑی سیاسی قوتوں کا شیطانی روپ

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ	یہ ابلیسی قوتیں پروپیگنڈا کے زور
مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ	پر لوگوں کو اپنا ہموا بنا لیتی ہیں
وَاَجْلِبْ عَلَیْهِمْ بِخَیْلِكَ وَرَجِلِكَ	اور جو ان کے پروپیگنڈے سے متاثر نہیں ہوتے ان پر لشکر کشی کر دیتی ہیں
وَشَارِكْهُمْ فِی الْاَمْوَالِ	اور بعض مقامات پر کمزور قوموں کو مالی امداد دے کر اقتصادی تغلب
وَالْاَوْلَادِ	سے انہیں اور ان کی آنے والی نسلوں کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتی ہیں
وَعِدْهُمْ ۭ	وہ ان سے بڑے بڑے وعدے کرتی ہیں
وَمَا یَعِدُهُمُ الشَّیْطٰنُ	لیکن یاد رکھو ان شیطانی قوتوں کے وعدے اس کے سوا کچھ نہیں کہ
اِلَّا غُرُوْرًا ۝ ۱۷/۶۴	سراسر فریب اور دھوکا ہیں۔

شیطان بمعنی وحشی قبائل

وَلِسُلَیۡمٰنَ الرِّیۡحَ عَاصِفَۃً	اور ہم نے سلیمانؑ کے لئے تند ہواؤں کو مسخر کر دیا تھا
تَجۡرِیۡ بِاَمۡرِہٖۤ	وہ اس کے پروگرام کے مطابق ان کی کشتیوں کو لے جاتی تھیں
اِلَی الۡاَرۡضِ الَّتِیۡ	اس سرزمین کی طرف جس میں ہم نے
بٰرَکۡنَا فِیۡہَا ؕ	زندگی کی خوشحالیوں کا بہت سا سامان رکھ چھوڑا تھا
وَکُنَّا بِکُلِّ شَیۡءٍ عٰلِمِیۡنَ ۝	اور ہم ہر بات کا علم رکھتے ہیں
وَمِنَ الشَّیٰطِیۡنِ	اور ہم نے بڑے بڑے وحشی قبائل (شیطان) کو انکے تابع کر دیا تھا
مَنۡ یَّغُوۡصُوۡنَ لَہٗ	وہ ان کے لئے سمندروں میں غوطہ زنی کرتے تھے
وَیَعۡمَلُوۡنَ عَمَلًا دُوۡنَ	اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سے کام کرتے تھے

ذٰلِکَ ۚ وَکُنَّا لَہُمۡ حٰفِظِیۡنَ ۝ ۸۲ ۲۱/۸۱ اور ہم ان کی نگہبانی کرتے تھے تاکہ سرکش نہ ہو جائیں۔

شیطان تخریبی قوتوں کے روپ میں

وَقُلۡ لِّعِبَادِیۡ	اور میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ جو بات بھی کریں
یَقُوۡلُوا الَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ؕ	نہایت متوازن اور حسین انداز میں کریں کیونکہ معاشرہ کی
اِنَّ الشَّیۡطٰنَ یَنۡزَغُ بَیۡنَہُمۡ ؕ	تخریبی قوتیں تمہارے درمیان فساد پیدا کرنیکی تاک میں رہتی ہیں
اِنَّ الشَّیۡطٰنَ کَانَ لِلۡاِنۡسَانِ	خبردار رہو کہ یہ شیطانی قوتیں انسان کی
عَدُوًّا مُّبِیۡنًا ۱۷/۵۳	کھلی ہوئی دشمن ہوتی ہیں۔

حزب الشیطان

اِسۡتَحۡوَذَ عَلَیۡهِمُ الشَّیۡطٰنُ	جن لوگوں پر مفاد پرستیوں کے جذبات نے تسلط جمالیا ہے
فَاَنۡسٰهُمۡ ذِکۡرَ اللّٰهِ ؕ	اور انہوں نے ضابطہ خداوندی کو پس پشت ڈال دیا ہے
اُولٰٓئِکَ حِزۡبُ الشَّیۡطٰنِ ؕ	یہی لوگ ہیں جو حزب الشیطٰن ہیں
اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ الشَّیۡطٰنِ	اور اچھی طرح جان لو کہ شیطانی پارٹی
هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ۝ ۵۸/۱۹	والے ہی خسارہ میں رہتے ہیں۔

متقی لوگوں کو اگر منفی یا شیطانی جذبات کا ذرا سا لمس بھی محسوس ہو تو فوراً چونک جاتے ہیں

اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا	ایسے محتاط لوگ جو تباہی سے بچنا چاہتے ہیں
اِذَا مَسَّهُمۡ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیۡطٰنِ	اپنے اندر اگر منفی یا شیطانی جذبات کا لمس بھی محسوس کر لیں
تَذَکَّرُوۡا فَاِذَا هُمۡ	تو فوراً چونک جاتے ہیں اور پھر آنکھیں کھول کر
مُّبۡصِرُوۡنَ ۝ۚ ۷/۲۰۱	معاملہ کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

شیطانی جذبات سر اٹھائیں تو اللہ کے قوانین کی پناہ میں آجایا کرو

وَاِمَّا یَنۡزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیۡطٰنِ	اور اگر کبھی تمہارے اندر مفاد پرستانہ جذبات سر ابھارنے کی کوشش کریں
نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِ ؕ	تو فوراً اللہ کے قوانین کی پناہ میں آجایا کرو
اِنَّهٗ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ۝ ۷/۲۰۰	بلاشبہ وہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

جن

مادہ : ج ن ن

اس لفظ کے بنیادی معنی ہیں ہر وہ شے جو نگاہوں سے اوجھل ہو۔ قرآن کریم میں لفظ جن مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے مثلاً

۱۔ ایک ایسی مخلوق کو جن کہا گیا ہے جو انسان سے قبل اس زمین پر آباد تھی اور جس کے متعلق قرآن میں ہے کہ اسے آگ سے پیدا کیا گیا تھا غالباً یہ اس دور میں ہوگی جب یہ زمین سورج سے علیحدہ ہو کر ہنوز جل رہی تھی اور اس کا درجہ حرارت بہت تیز تھا۔

اور جب زمین کا درجہ حرارت کم ہوا تو وہ مخلوق (جن) ناپید ہو گئی لہٰذا اس کی جگہ انسان کو پیدا کر دیا گیا۔ اسی لیے قرآن میں انسان کو خلیفہ یا جانشین کہا گیا ہے یعنی انسان زمین پر اس پہلی مخلوق (جنّ) کا جانشین ہے۔

۲۔ غیر متمدن، غیر مہذب، غیر ترقی یافتہ اور وحشی قبائل یا اقوام کے لئے بھی قرآن میں "جنّ" کی اصطلاح استعمال ہوئی ہے۔

اور جہاں " جن و انس " کا اکٹھا ذکر آیا ہے وہاں "انس" سے مراد متمدن اور ترقی یافتہ اقوام یا لوگ ہیں اور "جنّ" سے مراد غیر متمدن اور غیر ترقی یافتہ اقوام یا لوگ ہیں۔

۳ انسان کے بھڑک اٹھنے والے باغی جذبات کے لئے قرآن میں شیطان و ابلیس کے علاوہ "جنّ" کی اصطلاح بھی استعمال کی گئی ہے۔

۴۔ جاہل اقوام جن دیوی دیوتاؤں کی پرستش کرتی ہیں انہیں بھی قرآن میں "جن" کہا گیا ہے۔

انسان سے قبل کی کوئی مخلوق

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ	اور ہم نے انسان کو پیدا کیا
مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۚ	سیاہ کیچڑ میں سے
وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ	اور اس سے قبل جنوں کو پیدا کیا تھا
مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۲۶-۲۷/۱۵	سخت تیز آگ میں سے۔

بھڑکتے ہوئے شعلوں میں پیدائش

خَلَقَ الْاِنْسَانَ	اور انسان کو پیدا کیا گیا
مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۙ	کھنکھناتے کیچڑ سے
وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ	اور جنوں کو پیدا کیا گیا
مِّنْ نَّارٍ ۚ ۱۵-۱۴/۵۵	آگ کے بھڑکتے شعلوں سے۔

اور انسان کے بھڑک اٹھنے والے جذبات بھی جن ہیں

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ	اور جب ہم نے کائناتی قوتوں (ملائکہ) کو حکم دیا کہ
اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ	انسان کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں اس کی مطیع و فرمانبردار بن جائیں
فَسَجَدُوْٓا	تو وہ سب اس کے سامنے سجدہ ریز ہو گئیں
اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ	سوائے انسان کے باغی جذبات کے

كَانَ مِنَ الْجِنِّ ۱۸/۵۰	کہ وہ بھڑک اٹھنے والے تھے (جن)۔

سلیمانؑ کے دور کے جن

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُودُهٗ	اور سلیمانؑ نے لشکر جمع کیے
مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ	وحشی قبائل میں سے بھی اور متمدن لوگوں میں سے بھی (جن وانس)
وَالطَّيْرِ	اور قبیلہ طیر کے شاہسوار بھی
فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ ۲۷/۱۷	جنہیں کیمپوں میں روک کر مناسب تربیت وٹریننگ دی جاتی تھی۔

وحشی اور بادیہ نشیں قبائل کے معنوں میں

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ	اور سلیمانؑ کو ہواؤں کے رخ کا ایسا علم حاصل تھا کہ
غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ	اس کے بادبانی جہاز مہینوں کا سفر صبح وشام میں طے کر لیتے تھے
وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ۭ	اور ہم نے اس کے لئے معدنیات کے چشمے بہادیے تھے
وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ	اور وحشی قبائل (جن) اس کی ہدایت کے مطابق
بَيْنَ يَدَيْهِ ۳۴/۱۲	اس کی زیر نگرانی کام کرتے تھے۔

ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ لوگوں کے لئے (جن وانس)

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ	اور جہنمی معاشرہ میں زندگی بسر کرتے ہیں
كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۙ ۖ	بیشتر ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ اقوام کے لوگ (جن وانس)
لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ	یہ لوگ دل ودماغ تو رکھتے ہیں لیکن ان سے سوچ سمجھ کا کام نہیں لیتے
وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ	ان کی آنکھیں بھی ہوتی ہیں لیکن ان سے بصیرت حاصل نہیں کرتے
وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ	ان کے کان بھی ہیں لیکن ان سے سماعت کا کام نہیں لیتے

اُولٰٓئِكَ كَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ هُمۡ اَضَلُّ ؕ	یہ لوگ حیوانی سطح کی زندگی بسر کرتے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ پست
اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡغٰفِلُوۡنَ ۝ ۷/۱۷۹	یہی لوگ ہیں جو غفلتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

جن وانس، پسماندہ اور ترقی یافتہ اقوام کے معنوں میں

وَيَوۡمَ يَحۡشُرُهُمۡ جَمِيۡعًا ۚ	اور جس دن تم سب کو جمع کیا جائے گا اور پسماندہ
يٰمَعۡشَرَ الۡجِنِّ	اقوام سے کہا جائے گا کہ (تم نظام خداوندی اپنانے کی بجائے)
قَدِ اسۡتَكۡثَرۡتُمۡ مِّنَ الۡاِنۡسِ ۚ	ان ترقی یافتہ اقوام سے استفادہ کی کوشش کرتے رہے
وَقَالَ اَوۡلِيٰٓـئُهُمۡ مِّنَ الۡاِنۡسِ	اور ترقی یافتہ اقوام میں سے ان کے دوست کہیں گے پروردگار
رَبَّنَا اسۡتَمۡتَعَ بَعۡضُنَا بِبَعۡضٍ	ہم دونوں ہی اپنے اپنے مفاد کی خاطر ایک دوسرے کو استعمال کرتے رہے
وَّبَلَغۡنَاۤ اَجَلَنَا الَّذِىۡۤ	اور اس طرح سے ہم آپ کے
اَجَّلۡتَ لَنَا ؕ ۶/۱۲۸	ٹھہرائے ہوئے انجام کو پہنچ گئے۔

ان پسماندہ اور ترقی یافتہ اقوام سے باز پرس ہوگی

يٰمَعۡشَرَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ	پوچھا جائے گا اے پسماندہ و ترقی یافتہ اقوام (جن وانس)
اَلَمۡ يَاۡتِكُمۡ رُسُلٌ مِّنۡكُمۡ	کیا تمہارے پاس تمہارے اندر ہی کے رسول
يَقُصُّوۡنَ عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِىۡ	ہمارے قوانین سنانے کے لئے نہیں آئے تھے
وَيُنۡذِرُوۡنَكُمۡ لِقَآءَ يَوۡمِكُمۡ هٰذَا ؕ	اور تمہیں اس انجام سے آگاہ نہیں کر دیا تھا
قَالُوۡا شَهِدۡنَا عَلٰٓى اَنۡفُسِنَا	وہ کہیں گے ہم اپنی ان کوتاہیوں کا اقرار کرتے ہیں
وَغَرَّتۡهُمُ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا ۶/۱۳۰	دراصل ہم طبعی زندگی کے پیش پا افتادہ مفادات کے چکر میں پھنس گئے تھے۔

جن دیوی دیوتاؤں کے معنوں میں

بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ — یہ لوگ جنوں کو دیوی دیوتا سمجھ کر ان کی پوجا کرتے ہیں
اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ۝ ۴۱/۳۴ — اور بیشتر ان پر ایمان رکھتے ہیں۔

انہیں اللہ کا شریک ٹھہرایا جاتا ہے

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ — وہ لوگ جنوں کو اللہ کے شریک ٹھہراتے ہیں
وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ — اور انہیں دیوی دیوتا کہہ کر ان کے بت تراشتے ہیں
بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ ۶/۱۰۰ — اور انہیں اللہ کے بیٹے بیٹیاں کہتے ہیں بغیر علم وبصیرت کے۔

❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄

انسان

انسانی ارتقاء کے ابتدائی مراحل

اِنُس" (باہمی مانوسیت کا مرحلہ)

مادہ: ا ن س

اُنُسُ" مانوس ہونا یہ وحشت کی ضد ہے۔ اِستَانَسَ الوَحشِیُّ کے معنی ہیں وحشی جانور مانوس ہو گیا اِنُسُ فُلَانٍ فلاں شخص کا خاص دوست یا رفیق۔ اَلْاَنَسُ وہ قبیلہ جو کسی جگہ مقیم ہو اِنُس" کے برعکس وہ خانہ بدوش قبائل جو جگہ جگہ پھرتے ہیں اور اس طرح عام نگاہوں سے او جھل رہتے ہیں "جن" کہلاتے ہیں۔ انسانی ارتقاء کا وہ مرحلہ جب وحشت سے نکل کر انسان مانوسیت کی حدود میں آیا۔

بَشَرٌ" (جسم کے بال جھڑنے کا مرحلہ)

مادہ: ب ش ر

بَشَرَۃٌ کے معنی انسانی جلد کی اوپر کی سطح کے ہیں چنانچہ اَلبَشرُ کے معنی ہیں کھال کو چھیل دینا۔ یعنی اس کے بال صاف کر دینا۔ پھر اَلْبَشَرُ کے معنی خود انسان کے ہو گئے۔ انسانی ارتقاء کا وہ مرحلہ جب انسانی جسم سے جانوروں کی طرح کے بال جھڑ گئے اور وہ بشریت کی حدود میں داخل ہوا۔

آدَمُ (آبادیوں میں مل جُل کر رہنے کا مرحلہ)

مادہ : ا د م

اُدْمَۃ کے معنی ہیں قرابت' موافقت مل جل کر رہنے کی صلاحیت یا خود میل جول اَدَمَۃٌ اور اُدُمَۃٌ کے معنی ہیں مخلوط ہونا، موافق ہونا ایک دوسرے میں میل محبت ہونا اَلْاِدَامُ ہر موافق چیز کو کہتے ہیں جو مل جل کر رہ سکے۔ انسانی ارتقاء جب آدمیت کے مرحلہ میں داخل ہوئی تو وہ آبادیوں میں مل جل کر رہنے لگے۔

تخلیق انسانی کی ابتداء

قرآن میں بتایا گیا ہے کہ انسان زمین پر آباد پہلی کسی مخلوق کا جانشین ہے انسان سے قبل زمین پر کوئی اور مخلوق آباد تھی جسے قرآن میں "جن" کہا گیا ہے اور جن کے متعلق بتایا ہے کہ اسے آگ سے پیدا کیا گیا تھا یہ غالباً اس وقت ہوا ہوگا۔ جب زمین سورج سے علیحدہ ہو کر ہنوز جل رہی تھی اور اس کا درجہ حرارت بہت تیز تھا۔ پھر جب زمین کا درجہ حرارت کم ہوا تو وہ مخلوق "جن" ناپید ہو گئی اور اس کی جگہ انسان کو پیدا کر دیا گیا اسی لئے قرآن میں انسان کو خلیفہ یا جانشین کہا گیا ہے یعنی انسان زمین پر اس پہلی مخلوق جن کا جانشین ہے۔

انسانی زندگی کی ابتدا جس جرثومہ حیات سے ہوئی وہ پانی اور کیچڑ میں پیدا ہوا پھر اس سے اگلے مرحلہ پر تخلیق نطفہ کے ذریعہ ہونے لگی۔ ابتدائی تخلیق کے وقت انسان کوئی قابل ذکر شے نہ تھا لیکن گردشیں دے دے کر اور مختلف مراحل سے گذار کر اسے سماعت و بصارت اور عقل و فکر کی حامل شخصیت بنا دیا گیا۔

o

اللہ کا انداز تخلیق

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ — اللہ کا انداز تخلیق یہ ہے کہ اس کے عالم مشیت میں ایک اسکیم آتی ہے
اِلَی الْاَرْضِ — وہ اس اسکیم کا آغاز اس کے پست ترین نقطہ سے کرتا ہے پھر آہستہ آہستہ
ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ — اسے ارتقائی منازل طے کراتا ہوا نقطہ تکمیل کی طرف بڑھاتا جاتا ہے
فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗٓ — اور ان ارتقائی منازل کی مدت تمہارے حساب و شمار کے مطابق ہزار ہزار
اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝ — سال (بعض حالات میں پچاس پچاس ہزار سال ۴۷/۲۲) ہوتی ہے یہ سلسلہ
ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَیْبِ — تخلیق و ارتقاء اس اللہ کی طرف سے کارفرما ہے جو ہر شے کی مضمر ممکنات سے
وَالشَّهَادَةِ — بھی واقف ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ ان میں کیا کچھ مشہود ہو چکا ہے
الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝ — اور یہ سب کچھ اللہ کے قوانین کی رو سے ہوتا ہے جن میں قوت بھی ہے
الَّذِیْٓ اَحْسَنَ — اور رحمت بھی اس مقصد کے لئے اس نے بہترین حسن و توازن رکھا ہے
كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ۳۲/۵-۷ — ہر شے کی تخلیق میں۔

انسانی تخلیق کی ابتدا

وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ — اللہ کی اسکیموں میں سے ایک انسان کی تخلیق ہے
مِنْ طِیْنٍ ۝ — اس کا آغاز بے جان مادہ یا مٹی سے ہوا
ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ — پھر اگلے مرحلہ پر اس کی افزائش نسل
مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ۝ — بذریعہ تولید ہونے لگی
ثُمَّ سَوّٰىهُ — اور اس میں تناسب و توازن پیدا کیا جاتا رہا
وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ — پھر اس کے اندر اپنی طرف سے اختیار و ارادہ کی حامل ذات ڈال دی گئی

وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ	جس سے وہ حیوانات سے مختلف علم وبصیرت اور
وَالْاَفْئِدَةَ ط ۹۔۷/۳۲	دل ودماغ کی حامل شخصیت بن گیا۔

انسان سے قبل زمین پر کوئی آتشی مخلوق آباد تھی

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ	اور ہم نے انسان کو پیدا کیا
مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۚ	سیاہ کیچڑ میں سے
وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ	اور اس سے قبل جنوں کو پیدا کیا تھا
مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۲۷۔۲۶/۱۵	سخت تیز آگ میں سے۔

انسان اس مخلوق کا زمین پر جانشین ہوا

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ	اور جب تمہارے پروردگار نے ملائکہ سے کہا کہ
اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ	ہم زمین پر ایک مخلوق پیدا کرنے لگے ہیں جو پہلی آبادیوں کی
خَلِيْفَةً ط	جانشین اور صاحب اختیار وارادہ ہوگی تو انہوں نے تعجب سے
قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا	عرض کیا بار الہا کیا آپ یہاں ایسی مخلوق پیدا کریں گے
مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ج	جو با اختیار ہو کر دنیا میں ناہمواریاں وخونریزیاں بپا کرے گی
وَنَحْنُ نُسَبِّحُ	اسکے برخلاف ہم ہیں کہ سپرد کردہ فرائض کی انجام دہی میں مصروف رہتے ہیں
بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ط	اور آپ کے پروگراموں کی تکمیل میں سرگرم ہیں رب کائنات نے
قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ۳۰/۲	فرمایا اس معاملہ میں جو کچھ ہم جانتے ہیں وہ تم نہیں جانتے۔

مسجود ملائکہ

وَاِذْقُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ	اور جب ہم نے ملائکہ یعنی کائناتی قوتوں کو حکم دیا کہ
اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ	انسان کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں یعنی اسکی مطیع و فرمانبردار بن جائیں
فَسَجَدُوْٓا ۲/۳۴	تو انہوں نے اس کے آگے سر تسلیم خم کر دیا۔

زندگی کی ابتدا پانی سے ہوئی

وَاللّٰہُ خَلَقَ کُلَّ دَآ بَّۃٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ	اور اللہ نے پیدا کیا ہر جاندار کو پانی سے
فَمِنْھُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰی بَطْنِہٖ ۚ	ان میں وہ بھی ہیں جو پیٹ کے بل رینگتے ہیں
وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰی رِجْلَیْنِ ۚ	اور وہ بھی جو دو پاؤں پر چلتے ہیں
وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰٓی اَرْبَعٍ ؕ	اور وہ بھی جو چار پاؤں سے چلتے ہیں
یَخْلُقُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ ؕ	اللہ نے ان سب کی تخلیق اپنے قانون مشیت کے مطابق کی
اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ ۲۴/۴۵	اور ہر چیز کے لئے پیمانے و قوانین مقرر کر دیے۔

پانی میں مٹی یا کیچڑ سے زندگی پھوٹی

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ	انسانی زندگی کی ابتدائی تخلیق
مِنْ صَلْصَالٍ	سیاہ کیچڑ میں سے ہوئی
مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ ۱۵/۲۶	جو سوکھ کر کھنکھنانے لگتا ہے۔

انسانی تخلیق کی ابتداء مٹی یا مادے سے ہوئی

ھُوَالَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ طِیْنٍ	وہی ہے جس نے تمہاری تخلیق کی ابتدا گیلی مٹی سے کی

ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا ؕ ۶/۲ — اور پھر تمہاری طبعی زندگی کے لئے میعاد مقرر کردی۔

انسان کو زمین سے اگایا گیا

وَاللّٰہُ اَنۡۢبَتَکُمۡ — اور اللہ نے اگایا تم کو

مِّنَ الۡاَرۡضِ نَبَاتًا ۙ ۷۱/۱۷ — زمین سے نباتات کی طرح۔

نفس واحدہ سے

وَھُوَالَّذِیۡۤ اَنۡشَاَکُمۡ — اللہ وہ ہے جس نے تمہاری زندگی کو آگے بڑھایا

مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ — واحد جرثومہ حیات سے پھر تمہاری

فَمُسۡتَقَرٌّ وَّمُسۡتَوۡدَعٌ ؕ ۶/۹۸ — زندگی کا کارواں منزل بہ منزل بڑھتا ہوا مقام آدمیت تک پہنچ گیا۔

اگلے مرحلے میں افزائش نسل نطفہ سے ہونے لگی

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ — بلاشبہ ہم نے انسانی تخلیق کی ابتدا

مِنۡ سُلٰلَۃٍ مِّنۡ طِیۡنٍ ۚ — مٹی کے خلاصہ یا بے جان مادہ سے کی

ثُمَّ جَعَلۡنٰہُ نُطۡفَۃً — پھر یہ تخلیقی پروگرام اس کڑی تک پہنچا جہاں افزائش نسل نطفہ

فِیۡ قَرَارٍ مَّکِیۡنٍ ۪ ۲۳/۱۲-۱۳ — سے ہوتی ہے جو رحم مادر میں قرار پاتا ہے۔

افزائشِ نسل انسانی میں گردش

اِنَّا خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ — ہم نے انسان کی تخلیق کی (مختلف مراحل میں)

مِنۡ نُّطۡفَۃٍ — ایک مرحلہ پر اس کی پیدائش نطفہ سے شروع ہوئی

اَمۡشَاجٍ ۖ جو تھا تو ایک قطرہ لیکن گوناگوں ممکنات کا مجموعہ

نَّبۡتَلِیۡهِ فَجَعَلۡنٰهُ سَمِیۡعًاۢ بَصِیۡرًا ۝ ۷۶/۲ جس کے بعد گردشیں دے دے کر اسے ایک صاحب بصیرت انسان بنا دیا۔

ان مراحل تک انسان کی کوئی قابل ذکر حیثیت نہیں تھی

هَلۡ اَتٰی عَلَی الۡاِنۡسَانِ انسان تخلیق کے سلسلہ میں ایسے مراحل سے بھی گذرا ہے

حِیۡنٌ مِّنَ الدَّهۡرِ جب دنیا میں اس کی

لَمۡ یَکُنۡ شَیۡئًا مَّذۡکُوۡرًا ۝ ۷۶/۱ کوئی قابل ذکر حیثیت نہیں تھی۔

رحم مادر کے مراحل

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ بلا شبہ ہم نے انسان کی تخلیق کی ابتدا

مِنۡ سُلٰلَةٍ مِّنۡ طِیۡنٍ ۝ۚ مٹی کے خلاصہ یا بے جان مادہ سے کی

ثُمَّ جَعَلۡنٰهُ نُطۡفَةً پھر مختلف گردشوں کے بعد اسکی افزائش نسل نطفہ سے ہونے لگی

فِیۡ قَرَارٍ مَّکِیۡنٍ ۝ۖ جو رحم مادر میں قرار پاتا ہے

ثُمَّ خَلَقۡنَا النُّطۡفَةَ عَلَقَةً پھر اس نطفہ کو خون کے لوتھڑے میں تبدیل کیا

فَخَلَقۡنَا الۡعَلَقَةَ مُضۡغَةً پھر خون کے لوتھڑے کو گوشت کا لوتھڑا بنایا

فَخَلَقۡنَا الۡمُضۡغَةَ عِظٰمًا پھر اس میں ہڈیوں کا ڈھانچہ ابھارا

فَکَسَوۡنَا الۡعِظٰمَ لَحۡمًا ٭ پھر اس ڈھانچے پر گوشت کی تہہ چڑھائی

ثُمَّ اَنۡشَاۡنٰهُ خَلۡقًا اٰخَرَ ؕ ۲۳/۱۲-۱۴ پھر آخر کار تم انسان کی صورت اختیار کر گئے۔

صورت دی

لَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ۱۱/۷ ہم نے تمہاری تخلیق کی اور پھر تمہیں صورت دی۔

حسین و متوازن پیکر دیا

وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ اور تمہیں حسین و متناسب پیکر عطا کیا

وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ۶۴/ ۴۰ اور تمہاری نشوونما کے لئے خوشگوار سامان زیست دیا۔

انسانی تخلیق میں بہترین حسن و توازن رکھا گیا

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ یقیناً ہم نے انسان کی تخلیق

فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ ۴/ ۹۵ بہترین متوازن اجزا کے ساتھ کی۔

قوت گویائی دی

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ۙ انسان کو پیدا کیا

عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ ۴-۳/۵۵ اور اسے قوت گویائی دی۔

حصول علم کی استعداد دی

الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ۙ اللہ وہ ہے جس نے انسان کو تحریر کے ذریعے حصول علم کی استعداد دی

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ؕ ۵-۴/۹۶ اور اسے ان حقائق کا علم دیا جنہیں وہ نہیں جانتا تھا۔

سماعت وبصارت دی اور عقل و فکر کی حامل شخصیت بنایا

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ طِيْنٍ ۝ۚ انسان کی ابتدائی تخلیق کیچڑ سے ہوئی

ثُمَّ جَعَلَ نَسۡلَه — پھر اگلے مرحلہ میں
مِنۡ سُلٰلَةٍ مِّنۡ مَّآءٍ مَّهِيۡنٍ ۚ — اس کی افزائش نسل کا سلسلہ نطفہ سے چلا
ثُمَّ سَوّٰهُ — پھر مزید ارتقائی منازل طے کر کے اس میں تناسب و توازن پیدا ہوا
وَنَفَخَ فِيۡهِ مِنۡ رُّوۡحِهٖ — اور ہم نے اپنی توانائی کا شمہ ڈال کر اسے صاحب اختیار و ارادہ بنا دیا
وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ — اور وہ سماعت و بصارت اور
وَالۡاَفۡـِٕدَةَ ؕ ۹۔۷/۳۲ — عقل و فکر کی حامل شخصیت بنا دیا گیا۔

عزت و فضیلت دی

وَلَقَدۡ كَرَّمۡنَا بَنِىۡۤ اٰدَمَ — اور ہم نے انسان کو عزت دی
وَحَمَلۡنٰهُمۡ فِى الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ — اور خشکیوں و تریوں پر تسلط دیا
وَرَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ — اور خوشگوار سامان زیست دیا
وَفَضَّلۡنٰهُمۡ عَلٰى كَثِيۡرٍ مِّمَّنۡ — اور اپنی مخلوق میں سے بیشتر پر
خَلَقۡنَا تَفۡضِيۡلًا ۞ ۱۷/۷۰ — فضیلت و برتری دی۔

اختیار و ارادہ جیسی انقلابی چیز دی

اِنَّا خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَةٍ اَمۡشَاجٍ ۖ — ہم نے انسان کو پیدا کیا نطفہ سے جو گوناگوں مخلوط ممکنات کا مجموعہ ہے
نَّبۡتَلِيۡهِ — پھر اسے گردشیں دی جاتی رہیں
فَجَعَلۡنٰهُ سَمِيۡعًاۢ بَصِيۡرًا ۞ — حتیٰ کہ اس نے ایک صاحب بصیرت انسان کی صورت اختیار کر لی
اِنَّا هَدَيۡنٰهُ السَّبِيۡلَ — ہم نے اسے صحیح راہ کی طرف رہنمائی دی

اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۝ ٣-٧٦/٧ اور پھر اسے اختیار دیا کہ چاہے تو قبول کر لے اور چاہے تو انکار کر دے

عمل کی آزادی دی

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً	اللہ اگر چاہتا تو تمام انسانوں کو ایک ہی امت بننے پر مجبور کر دیتا
وَّلٰكِنْ	لیکن اس نے تمہیں عمل کی آزادی دی
يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ	تم اپنی مرضی سے گمراہی بھی اختیار کر سکتے ہو
وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ	اور اپنی مرضی سے ہدایت کی راہ پر بھی چل سکتے ہو
وَ لَتُسْـَٔلُنَّ	یہ اس لیے کہ تم سے جواب طلب کیا جا سکے
عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ١٦/٩٣	اس کے متعلق کہ جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔

عمل کی آزادی لیکن نتیجہ قانون کے مطابق

اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ ۙ	تمہیں اختیار دے دیا گیا ہے کہ جو کچھ چاہو وہ کرو
اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ ٤١/٤٠	لیکن یاد رکھو جو کچھ بھی تم کرتے ہو اسے وہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔

انسان نے منزل بمنزل بلند ہوتے جانا ہے

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ۝	قسم ہے شام کی سرخی کی
وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۙ۝	اور رات کی اور جو کچھ وہ سمیٹ لیتی ہے اس کی
وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ۝	اور چاند کی جب وہ ماہِ کامل ہو جاتا ہے
لَتَرْكَبُنَّ	کہ تم نے ضرور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف
طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝ ١٩-٨٤/١٦	منزل بمنزل بلند ہوتے چلے جانا ہے۔

لیکن آگے بڑھنے کی رفتار تمھارے اپنے ہاتھ میں ہو گی

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ	تم میں سے جو چاہے اپنی کوششوں سے
اَنْ يَّتَقَدَّمَ	زندگی کے ارتقائی منازل میں آگے بڑھ جائے
اَوْ يَتَاَخَّرَ ۝	اور جو پیچھے رہنا چاہے پیچھے رہ جائے
كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ	یاد رکھو! یہاں ہر کوئی اپنے عمل
رَهِيْنَةٌ ۝ ۳۸۔۳۷/۷۴	کے شکنجہ میں جکڑا ہوا ہے۔

اور ارتقائی منازل میں آگے بڑھنے کے لئے کائناتی قوتیں انسان کے تابع کر دی گئیں

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ	اور جب تمہارے پروردگار نے کائناتی قوتوں (ملائکہ) سے کہا
اِنِّىْ خَالِقٌۢ بَشَرًا	ہم ایک نئی مخلوق انسان پیدا کرنے لگے ہیں
مِّنْ طِيْنٍ ۝	جس کی ابتدا بے جان مادہ مٹی سے ہو گی اور جب ارتقائی منازل
فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ	طے کرنے کے بعد اس میں تناسب و توازن پیدا ہو جائے
وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِىْ	اور ہم اپنی توانائی کا شمہ ڈال کر اسے صاحب اختیار و ارادہ بنا دیں
فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝	تو تم اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا۔ اس کے مطیع و فرمانبردار بن جانا
فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ	لہٰذا تمام کائناتی قوتوں نے اس حکم کی تعمیل کی
كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝ ۷۳۔۷۱/۳۸	اور انسان کے سامنے مطیع و فرمانبردار ہو گئیں۔

دریاؤں سمندروں سورج اور چاند جیسی چیزوں کو انسان کے لئے مسخر کر دیا گیا ہے

وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ	اللہ نے جہازوں اور کشتیوں کو تمہارے لئے مسخر کر دیا

لِتَجۡرِیَ فِی الۡبَحۡرِ بِاَمۡرِہٖ ۚ	تاکہ وہ اس کے قانون کے مطابق سمندروں میں چلتے رہیں
وَسَخَّرَ لَکُمُ الۡاَنۡہٰرَ ۚ	اور تمہارے لیے دریا بھی مسخر کر دیے (کہ ان سے آب پاشی کا کام لو)
وَسَخَّرَ لَکُمُ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ	اس نے سورج اور چاند کو بھی تمہارے لیے مسخر کر دیا
دَآئِبَیۡنِ ۚ	کہ وہ ایک مقررہ قاعدے کے مطابق برابر چلے جا رہے ہیں
وَسَخَّرَ لَکُمُ الَّیۡلَ وَالنَّہَارَ ۚ ۱۴/۳۲-۳۳	اور رات اور دن کو تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے۔

اس کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے سب انسان کیلئے مسخر کر دیا گیا ہے

اَنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ لَکُمۡ	اللہ نے تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے
مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ	ہر اس چیز کو جو آسمانوں میں ہے اور ہر اس چیز کو جو زمین میں ہے
وَاَسۡبَغَ عَلَیۡکُمۡ نِعَمَہٗ	اور تمہاری نشوونما کے لئے ہر طرح کی نعمتیں مہیا کر دی ہیں خواہ وہ
ظَاہِرَۃً وَّبَاطِنَۃً ؕ ۳۱/۲۰	محسوس اور مرئی اشیاء ہوں یا کائنات کے پردے میں چھپی ہوئی قوتیں

تسخیر کائنات اہل علم و عقل لوگ ہی کر سکتے ہیں

وَسَخَّرَ لَکُمُ الَّیۡلَ وَالنَّہَارَ	اللہ نے تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے رات اور دن کو
وَالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ	اور سورج و چاند کو
وَالنُّجُوۡمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمۡرِہٖ ؕ	اور ستارے بھی اس کے قانون کی رو سے تمہارے تابع تسخیر ہیں
اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ	دیکھو ان تمام امور میں بڑی نشانیاں موجود ہیں
لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ۙ ۱۶/۱۲	ان لوگوں کے لئے جو علم و عقل سے کام لیتے ہیں

آدم کی جنّت

انسان کو جملہ صلاحیتوں کے ساتھ دنیا میں بسادیا گیا۔ اس کی ابتدائی زندگی کا نقشہ یہ تھا کہ اس کی ضروریات بہت محدود تھیں اور سامان نشوونما کی بڑی فراوانی تھی۔ اس لیے ان میں نہ باہمی تصادم تھا نہ اختلاف وافتراق تمام انسان ایک برادری کی طرح رہتے تھے۔ لہٰذا اس پُر آسائش وپُر سکون معاشرہ کو جنت کہا گیا ہے۔

شجر ممنوعہ

شَجَرَ کے بنیادی معنی ہیں ہر وہ چیز جو مجتمع ہو کر پھر کسی وجہ سے متفرق ہو جائے اسی سے شَجَرَ بَیْنَھُمْ ۴/۶۵ باہمی اختلافات کے معنوں میں آیا ہے۔

اَلشَّجَرُ درخت کو بھی کہتے ہیں۔ غالباً اس لیے کہ اس کا تنا ایک ہونے کے باوجود اس کی شاخیں منتشر اور بکھری ہوئی ہوتی ہیں۔

قصہ آدم میں انسان کو جس شجر سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے وہ کوئی درخت نہیں تھا بلکہ انفرادی مفاد پرستیوں کی وجہ سے انسانوں کے درمیان جن اختلافات و فسادات کے پیدا ہو جانے کا خدشہ تھا۔ اس کا ذکر کیا گیا ہے۔

انسان سے کہا گیا کہ اگر تم نے انفرادی مفاد پرستیوں میں پڑ کر باہمی اختلاف وافتراق شروع کر دیا۔ تو یہ جنتی زندگی تم سے چھن جائے گی اور تم زندگی کے بلند مقاصد تو ایک طرف سامان زیست کے حصول میں بھی جان کاہ مشقتوں میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

o

جنت میں انفرادی مفاد پرستیوں کے شجر ممنوعہ سے بچنا

وَقُلْنَا يٰاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ	بنی آدم سے کہا گیا کہ تم باہمی رفاقت اور
وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ	ہم آہنگی سے اس جنتی معاشرہ میں رہو
وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۖ	اور فراغت سے کھاؤ پیو جہاں سے جی چاہے
وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ	لیکن انفرادی مفاد پرستیوں کے اختلافات (شجرہ) سے بچنا
فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ٥ ٢/٣٥	ورنہ اپنے ہاتھوں اپنے آپ پر زیادتی کر بیٹھو گے۔

اس جنتی معاشرہ میں تمہارے روٹی، کپڑے اور مکان کا مسئلہ حل کر دیا گیا ہے۔

فَقُلْنَا يٰاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا	بنی آدم سے کہا گیا بلاشبہ انفرادی مفاد پرستیاں
عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ	تم سب رفقاء کی دشمن ہیں
فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ	خیال رکھو کہ یہ تمہیں کہیں اس جنتی زندگی سے محروم نہ کر دیں
فَتَشْقٰى ٥	اور تم مشکلوں و مصیبتوں میں مبتلا ہو جاؤ
اِنَّ لَكَ اَلَّا	یہ جنتی معاشرہ جو تمہیں حاصل ہے
تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ٥	اس میں نہ تو تمہیں بھوک کی فکر ستاتی ہے نہ لباس کی
وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا	نہ پیاس کا خوف ہے
وَلَا تَضْحٰى ١١٧-١١٩/٢٠	نہ موسموں کی شدت کا۔

دیکھو اپنے ہاتھوں اپنے آپ پر ظلم نہ کر بیٹھنا

وَ يٰاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ اے نوع انسان تم سب رفقاء اس جنتی معاشرہ میں رہو

فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا	اور جہاں سے جی چاہے فراغت سے کھاؤ پیو
وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ	لیکن انفرادی مفاد پرستیوں کے اختلافات (شجرۃ) سے بچنا
فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۷/۱۹	ورنہ اپنے ہاتھوں اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھو گے۔

ہبُوطِ آدم

ہبوط کے معنی ہیں اُترنا۔ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف تبدیلی جبکہ دوسری حالت میں پہلی حالت کے مقابلہ میں کچھ کمی ہو۔

قرآن کریم میں ہے کہ اگر انسان وحی کی رہنمائی میں امت واحدہ بن کر رہیں تو یہ زندگی شرفِ انسانیت کی زندگی ہوگی جو اسے ارتقاء کی طرف لے جاتی ہے لیکن اگر وہ مفاد پرستیوں میں مبتلا ہو کر ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں تو یہ اس مقام سے پستی کی طرف تبدیلی (ہبوط) ہوگی۔

انسان کو عروج وارتقاء کے لئے پیدا کیا گیا ہے جمود یا انحطاط کے لئے نہیں لیکن جب یہ اللہ کے قانون سے سرکشی برتتا ہے تو یہ بلند ہونے کے بجائے پستی کے گڑھوں میں گر جاتا ہے۔

انسانی زندگی کے ابتدائی دور کی کیفیت یہ تھی کہ سامان زیست کی فراوانیاں تھیں اور کوئی انسان ان پر قبضہ جمانے کی کوشش نہیں کرتا تھا ہر کوئی جہاں سے جی چاہے بافراغت کھاتا تھا۔ پھر انسان کے اندر ابلیس یعنی اس کے مفاد پرستانہ جذبات ابھرے اور انسان کو اس شجر ممنوعہ یعنی ذاتی مفاد پرستیوں کی طرف لے گئے جس کے پاس اسے جانے سے روکا گیا تھا اس نے مشاجرت شروع کردی۔ اور وہ زمین جو تمام انسانوں کے لئے سامان زیست مہیا کرنے کا ذریعہ تھی۔ اسے مختلف لوگوں نے اپنی ملکیت میں لینا شروع کردیا۔ جن کے پاس طاقت ہوتی یا جن کا جتھہ مضبوط ہوتا وہ زمین کے بڑے بڑے ٹکڑوں پر قبضہ جما لیتے اور کمزور اور تنہا لوگ محروم رہ جاتے اس طرح انسانی معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کر کے اسے جہنم بنادیا گیا۔

اس ابلیس نے انسان کے کانوں میں یہ افسوں بھی پھونکا کہ اولاد اور جائیداد کے ذریعہ سے انسان کو حیات جاوداں حاصل ہو سکتی ہے۔ لہٰذا اس چکر میں پھنس کر انسان حیوان سے بھی پست سطح پر چلا گیا۔ حیوان تو صرف اپنا پیٹ بھرنا جانتا ہے۔ لیکن اس جذبہ کے تحت انسان کا پیٹ کبھی بھرتا ہی نہیں وہ اپنے بعد اپنا نام باقی رکھنے کے لئے اولاد در اولاد کے لئے بھی مال و دولت کے انبار جمع کرتا چلا جاتا ہے ظاہر ہے کہ جس معاشرہ میں ہر کوئی اپنے لئے زیادہ سے زیادہ مال سمیٹنا شروع کردے تو اس معاشرہ میں ناہمواریاں ہی پیدا ہوں گی اور باہمی کشمکش سے جہنم کا سماں بندھ جائے گا۔

ابلیس نے انسان کو جس چکر میں ڈال دیا

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ	انسان کے سرکش جذبات نے اسکے دل میں وسوسے پیدا کرنے شروع
لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَاوٗرِيَ	کردیے تاکہ انکے دلوں میں پنہاں خواہشات و جذبات کو ابھار کر
عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا	معاشرہ میں ناہمواریاں و ناخوشگواریاں پیدا کردے انسان کے اندر
وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا	کے اس ابلیس نے اس کے کان میں یہ افسوں بھی پھونکا کہ
عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ	اللہ نے جو ایک عالمگیر برادری بن کر رہنے کی تاکید کی ہے تو اس سے اسکا
اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ	مقصد یہ ہے کہ تم کہیں فرشتے نہ بن جاؤ
اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ○	تم اپنے مال و اولاد کے ذریعہ سے حیات جاوید حاصل نہ کرلو
وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ	ہر انسان کے اس قسم کے جذبات قسمیں کھا کھا کر اسے یقین دلاتے ہیں
لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۙ○ ۲۱۔۲۰/۷	کہ اس کا اپنا فائدہ انکی پیروی کرنے میں ہے اور وہ اس کے خیر خواہ ہیں

مفاد پرستیوں کے چکر میں پڑ کر انسان اپنے مقام بلند سے گر گیا

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا	انسان پر انفرادی مفاد پرستیوں کے جذبات غالب آگئے اور اس نے مفاد
فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۪	پرستانہ طرز کی زندگی شروع کردی جس سے اس کی وہ جنتی زندگی
وَقُلْنَا اهْبِطُوْا	چھن گئی انسان اس بلند مقام سے گر کر گروہوں میں بٹ گیا اور ہر گروہ
بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ ۲/۳۶	دوسرے کا دشمن بن گیا ان میں مفاد خویش کی بچریں حائل ہوگئیں۔

اور اس کا علاج

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ	اللہ نے کہا اے بنی آدم

اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ	اب تمہاری رہنمائی کے لئے ہمارے رسول آیا کریں گے
يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ	اور ہمارے قوانین تم تک پہنچایا کریں گے
فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ	اگر تم نے ان کی پیروی کر کے اپنے معاشرہ کی اصلاح کر لی
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	تو تمہارے معاشرہ سے ہر قسم کا خوف
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ ۳۵/۷	اور پریشانیاں نکل جائیں گی۔

****

خلیفه

مادہ : خ ل ف

خَلِیفَةٌ فِی الْاَرْضِ

خَلْفٌ کے معنی ہیں پیچھے نیز یہ بعد کے لئے بھی بولا جاتا ہے ایک قرن کے بعد دوسرا قرن ایک نسل کے بعد دوسری نسل۔ نیز ان انسانوں کو کہتے ہیں جو پہلے لوگوں کے جانشین ہوں۔ جیسے رسول اللہؐ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ ان کے جانشین یا خلیفۃ الرسول ہوئے اس سلسلہ میں یہ بات ذہن نشین کرنے کے قابل ہے کہ کوئی کسی کی موجودگی میں اس کا جانشین نہیں ہو سکتا۔ اس کی عدم موجودگی میں ہی ہو سکتا ہے لہٰذا قرآن میں انسان کے متعلق جو کہا گیا ہے کہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیفَةً تو اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ انسان اللہ کا جانشین ہو گیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہر وقت اور جگہ موجود ہے لہٰذا اس کی جانشینی کا تصور ہی باطل ہے۔ نہ انسان کو قرآن میں کسی جگہ خلیفۃ اللہ ہی کہا گیا ہے۔

انسان کو جو خَلِیفَةً فِی الْاَرْضِ کہا گیا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ دنیا میں اپنے سے پہلی کسی مخلوق کا جانشین (SUCCESSOR) ہے اور دوسرے یہ کہ انسان کو زمین میں بڑے اختیارات کا مالک بنایا گیا ہے۔ کائنات کی ہر شے اس کے تابع تسخیر کر دی گئی ہے۔

اس کے علاوہ یہ نظریہ بھی درست نہیں ہے کہ انسان اللہ کی نیابت کرتا ہے۔ نیابت کے معنی ہوتے

ہیں اپنے اختیارات کسی کو تفویض کر دینا اللہ اپنے اختیارات کسی کو تفویض نہیں کرتا۔ دنیا میں کسی کو خدائی اختیارات (DIVINE RIGHTS) حاصل نہیں نہ کسی بادشاہ کو نہ مذہبی پیشوا کو حتیٰ کہ نبی کو بھی نہیں۔ اللہ نے اپنے مطلق اختیارات سے قوانین مرتب کیے ہیں۔ اور اللہ کے بندے ان قوانین کو پہلے اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں اور پھر باقی دنیا پر۔ انسان کا فریضہ اللہ کے قوانین کی تنفیذ ہے قوانین سازی نہیں اللہ کا رسول بھی اللہ کا دین دنیا تک پہنچاتا اور اسے نافذ کرتا ہے دین بناتا نہیں لہٰذا ان معنوں میں انسان اللہ کا نائب نہیں البتہ اس سے اگر مفہوم اللہ کے قوانین نافذ کرنے والا لیا جائے تو اور بات ہے لیکن اس کے لئے "نائب" کا لفظ استعمال نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ اس سے تفویض اختیارات کا باطل مفہوم ذہن میں آجاتا ہے۔

خلیفۃً فی الارض کا مفہوم

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ	اور جب تمہارے پروردگار نے ملائکہ سے کہا
اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ	ہم زمین پر ایک مخلوق پیدا کرنے لگے ہیں
خَلِیْفَةً ؕ ۲/۳۰	جو پہلی آبادیوں کی جانشین اور صاحب اختیار واراده ہو گی۔

استخلاف فی الارض کا مفہوم

قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ	موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا دیکھو عنقریب تمہارا پروردگار
اَنْ یُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ	تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے گا
وَیَسْتَخْلِفَكُمْ فِی الْاَرْضِ	اور دنیا میں تمہیں ان کا جانشین بنا دے گا
فَیَنْظُرَ كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۲۹ ۷/	اور پھر دیکھے گا کہ تم کیسے کام کرتے ہو۔

اور وارثِ ارض کی وضاحت

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ	اور جس قوم کو اس قدر کمزور اور ذلیل و حقیر بنا دیا گیا تھا

الَّذِیۡنَ کَانُوۡا یُسۡتَضۡعَفُوۡنَ	اسے مختلف مراحل سے گذار کر ہم نے وارث بنا دیا
مَشَارِقَ الۡاَرۡضِ وَمَغَارِبَهَا	اس سرزمین کے مشرقی و مغربی حصوں کا
الَّتِیۡ بٰرَکۡنَا فِیۡهَا ؕ	جو ہمارے قدرتی خزائن اور پیداوار سے مالا مال تھی
وَتَمَّتۡ کَلِمَتُ رَبِّکَ الۡحُسۡنٰی	یوں تمہارے پروردگار کا پروگرام حسن و خوبی کے ساتھ
عَلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ۬ۙ	تکمیل تک پہنچا۔ بنی اسرائیل کے حق میں اس لیے کہ
بِمَا صَبَرُوۡا ؕ ۷/۱۳۷	اس تمام جدوجہد میں انہوں نے بڑی استقامت کا ثبوت دیا تھا۔

قوموں کی جانشینی کا اصول

هُوَ الَّذِیۡ جَعَلَکُمۡ	اللہ کا قانون مکافات قوموں کو ان کی صلاحیت کے مطابق
خَلٰٓئِفَ فِی الۡاَرۡضِ ؕ	دنیا میں ایک دوسری کا جانشین بناتا رہتا ہے
فَمَنۡ کَفَرَ	سو جو قوم اللہ کے قوانین سے انکار کرتی ہے
فَعَلَیۡهِ کُفۡرُهٗ ؕ	اسے اس کے تباہ کن نتائج بھگتنے پڑتے ہیں
وَلَا یَزِیۡدُ الۡکٰفِرِیۡنَ کُفۡرُهُمۡ	یاد رکھو اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ
عِنۡدَ رَبِّهِمۡ اِلَّا مَقۡتًا ۚ	وہ قوم انعاماتِ الٰہیہ سے محروم ہو جاتی ہے
وَلَا یَزِیۡدُ الۡکٰفِرِیۡنَ	اور جوں جوں وہ اس روش میں آگے بڑھتی جاتی ہے
کُفۡرُهُمۡ اِلَّا خَسَارًا ۝ ۳۵/۳۹	اس کے نقصانات میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

اللہ کا وعدہ استخلاف ارض

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ	اللہ کا وعدہ ہے ان لوگوں کے لئے

اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ	جو اللہ کے قوانین کی صداقت پر یقین رکھیں گے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اور ان کے مطابق اپنی ذات اور معاشرہ کی اصلاح کریں گے
لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ	کہ انہیں دنیا میں اقتدار و حکومت عطا کی جائے گی
کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪	جس طرح کہ ہم نے اقوام سابقہ کو اقتدار و حکومت عطا کیے تھے
وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ	اور ان کے نظام زندگی کو مستحکم کر دیا جائے گا
الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ	اس نظام زندگی کو جسے ہم نے ان کے لئے پسند کیا ہے
وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ	اور ان کی خوف کی حالت کو امن و آشتی میں بدل دیا جائے گا اور وہ
یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ	نہایت اطمینان سے ہمارے اور صرف ہمارے قوانین کی اطاعت کرینگے۔
لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ ۲۴/۵۵	اور ان پر کوئی جبر یا دباؤ نہیں ہوگا کہ وہ اسکے ساتھ کسی اور کی بھی اطاعت کریں

تاکہ دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو

ثُمَّ جَعَلۡنٰکُمۡ خَلٰٓئِفَ	اقوام سابقہ کے بعد ہم نے تمہیں
فِی الۡاَرۡضِ مِنۡۢ بَعۡدِہِمۡ	دنیا میں ان کا جانشین (خلیفہ) بنایا
لِنَنۡظُرَ کَیۡفَ تَعۡمَلُوۡنَ ۝ ۱۰/۱۴	تاکہ دیکھیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو۔

قوموں کے لئے سوچنے کا مقام

اَوَلَمۡ یَہۡدِ لِلَّذِیۡنَ یَرِثُوۡنَ	یہ لوگ جو پہلی قوموں کی تباہی کے بعد ان کے ملک اور دولت
الۡاَرۡضَ مِنۡۢ بَعۡدِ اَہۡلِہَاۤ	کے وارث ہوئے ہیں کیا ان پر یہ بات اب بھی واضح نہیں ہوئی کہ
اَنۡ لَّوۡ نَشَآءُ اَصَبۡنٰہُمۡ بِذُنُوۡبِہِمۡ ۚ	وہ بھی اپنے جرائم کی بنا پر ہمارے قانون کی گرفت میں آسکتے ہیں؟

وَنَطۡبَعُ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ فَهُمۡ لَا يَسۡمَعُوۡنَ ۝ ۷/۱۰۰

لیکن اسلاف کی اندھی تقلید اور مفاد پرستیوں کے اندھے جذبات نے ان کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں کو سلب کر رکھا ہے۔

* * * * * * * * *